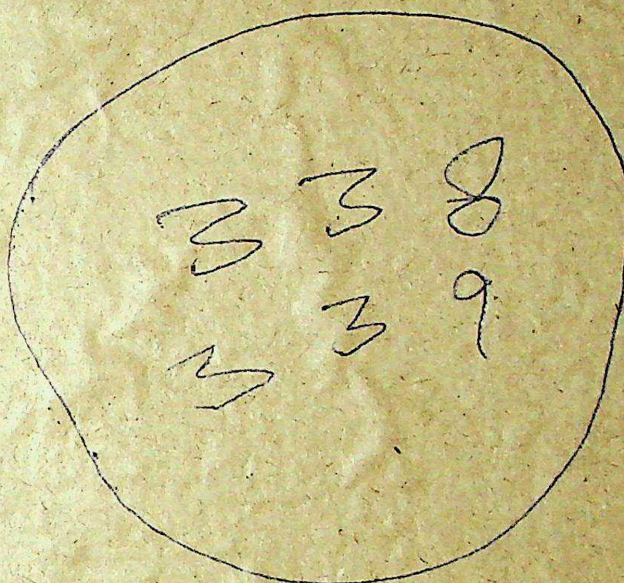




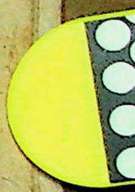

338
339
3















جوہر عقل

تصنیف منشی عزیز الدین سررشتہ دار محکمہ

ڈایرکٹری مدارس ممالک پنجاب وغیرہ

حسب الحکم

ایسا لجب

جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈایر[illegible] طرح اوسکے

اور عہدہ

دام اقبالہ منظوری محکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب

سنہ ۱۸۶۴ع

مطبع پنجابی لاہور باہتمام منشی محمد عظیم و مسٹر کینڈی مینجر و پرنٹر کے چھپا

دیباچہ جوہر عقل

بعد حمد و نعت کے فقیر حقیر پر تقصیر عزیز الدین بن فضل الہی ذات شیخ عرف پیرزادہ از اولاد خاندان
حضرت عبد النبی حبیب قدس سرہ العزیز ساکن قصبہ شام چوراسی علاقہ ضلع ہوشیارپور ارباب
دانش و بینش کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بستم ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۰ سنہ کو مطابق ماہ فروری ۱۸۶۴ سنہ ع
وقت رات کی مجکو یہہ خیال آیا کہ صدق و کذب کے باب مین ایک قصہ ایسے ڈہنگ سے لکہنا چاہیے
کہ عشق سے خالی اور تکلف سے معرا ہو مگر مضمون اوسکا ایسا دلچسپ ہو کہ طبیعت آدمی
کی جسطرح کتب عشق انگیز کیطرف متوجہ ہو جاتی ہے اوسیطرح اوسکے پڑہنے اور سُننے
کیطرف راغب ہو جاوے اور اوسمضمون مین ہنسی کی ہنسی اور عبرت کی عبرت ہو اور
تلازمہ و استعارہ جو اوسمین درج ہون وہ عین حسب حال اور اپنی اپنی جگہہ پر موزون ہون
اور اوس قصہ کے ذریعہ سے برائیان اور بیوقوفیان اور کیمیاگر ملنکے فریب اور نجومیونکے
مکر جو اسملک مین رائج ہین ایسی طرح پر بتلائی جاوین کہ جس سے لوگونکے ذہن مین
اونکی مذمت و خواری خوب طرح پر جم جاوے اور اونسے نفرت پکڑین اور کارہائے سررشتہ
عدالت یعنی ترتیب مثل مقدمہ و تحریر اظہارات وغیرہ کہ جسکا سیکہنا ہر ایک طالب العلم کے
واسطے بجائے ہنر و علم بلکہ سبب حصول روزی کا ہے اور آجتک اسبات مین کوئی کتاب تصنیف

نہین ہوئی اوس قصہ کے پڑہنے سے طلبا رکو آجاوے جب یہہ خیال میری طبیعت مین
آیا تو اوسوقت دور اندیشی نے روکا کہ ایسے قصہ کیواسطے بہت بڑا سامان مثل واقفیت کار
سررشتہ و مایہ علمی و زباندانی وغیرہ چاہیے اور تیرے پاس اسقدر سامان نہین ہے مگر
طبیعت نے نہ مانا اور اوسی خیالمین متفکر رہی غرض ڈیڑہ پہر رات تک مین اوسے پلنگ پر چپکا پڑا رہا اور
مضمون سوچتا رہا مگر جو مضمون طبیعت مین آتا تہا اوسکو اپنی ہی طبیعت کے
اعتراض رد کر دیتے تہے آخر کار مین اوسی خیالمین سوگیا جب پچھلا پہر ہوا تو اوسوقت
مین اوٹہا اور اللہ کا نام لیکر اور قلم اوٹہا کر لکہنے کو بیٹہہ گیا اوسوقت خدا کیطرفسے
کچھ ایسی مدد ہوئی کہ خودبخود مضمون چلا آتا تہا اور مین قلمبرداشتہ لکہتا جاتا تہا حتی کہ
مین قریب دو جزو کے اوسیوقت بیٹہا بیٹہا لکہہ گیا پہر تو یہہ شوق ہوا کہ کسیطرح ختم
کرنا چاہیے خدا نے ایسا فضل کیا کہ وہ ختم بھی ہوگیا یہہ سب کچھ خدا کی مدد اور اوسوقت
نورانی و متبرک کے یمن اور برکت سے ہوا ورنہ مین اپنے آپکو اس لایق نہین سمجہتا۔ اب
اس قصہ کے پڑہنے سے میرے قیاس مین فوائد مفصلہ ذیل متصور مین ایک تو یہہ
کہ کذب آجکل جہانمین بہت پہیل گیا ہے جسکو دیکہو وہ کذبمین گرفتار ہے اور صدق
کالعدم ہوگیا ہے جب لوگ اس قصہ کو پڑہینگے اور کذب کی مذمت اور اوسکا
انجام بد اور صدق کی صفائی اور اوسکی محبت مین اپنی بہلائی دیکہینگے تو تعجب
نہین کہ اونکی طبیعت مین صدق کا اثر پیدا ہو جاوے دوسرا یہہ کہ کار کچہری
و ترتیب مثل وغیرہ ایک علم اکام سے کہ وہ کتب علوم مروجہ و درسیہ سے کبھی حاصل نہین

ہوسکتا کیونکہ کسی کتاب درسیہ مین اظہارات وغیرہ کا ڈہنگ درج نہین
ہے اور زمانہ حالمین یہہ قاعدہ ہے کہ جو طالبعلم مدرسہ سے پڑہ کر کچہری مین واسطے تلاش
معاش کے جاتے ہین چونکہ وہ کچہری کے کام سے بالکل ناواقف ہوتے ہین کہ اظہار
کیا چیز ہے پروانہ اور روبکار کسکو کہتے ہین عرضی سے کیا مراد ہے تتمہ سوال کس
شے کا نام ہے فیصلہ کیا ہوتا ہے نتھی اور فہرست کیا بلا ہے رجسٹر مین کیونکر درج
کرتے ہین روبکار و فیصلہ وغیرہ کاغذات متعلقہ مثل کسطرح لکہی جاتے ہین تو وہ
اہلکار وسے پوچہا کرتے ہین کہ پروانہ کیا ہوتا ہے اہلکار اونکو ہنسا کرتے ہین کہ پروانہ ایک
جانور کا نام ہے جو شمع پر جلا کرتا ہے اور تمنے کتاب مین بھی پڑہا ہوگا یہہ بات
صرف اس سبب سے ہے کہ اونکو کارکچہری مین واقفیت نہین ہوتی اور اکثر لوگ جنکا
کچہری مین کوئی قریبی یا رشتہ دار اور دوست نہین ہوتا تو وہ بیچارہ مارے مارے
حیران اور سرگردان پہرا کرتے ہین کوئی اونکو کام بہی نہین سکہلاتا اس کتاب
مین مینے ایسے ڈہنگ سے ترتیب مثلکے بتلائی ہے کہ نتھی تک بلکہ نتھی الف اور
نتھی ب تک بتلادیا ہے اور سب قواعد ترتیب مثل عرضی دعوی سے داخل دفتر
ہونے تک معہ قواعد و طرز تحریر عرضی و اظہار و پروانہ و روبکار و فیصلہ جو اکثر
کچہری مین سب سے زیادہ تر بہی کارآمد ہین بالتشریح بتلادئے ہین اور آسانی فہم کیواسطے
صدق و کذب کے مقدمہ کو جو داوری گاہ حق مین دائر ہوا بطور تمثیل لکہدیا ہے
کہ جسکے پڑہنے سے طالبعلم مدرسہ سے ہی کارکچہری مین واقف ہوکر نکلے اور کچہری مین

اوسکو صرف اسقدر محنت کرنی پڑے کہ فرضی تمثیل کو اصلے سے مطابقت کرلے
اور میرے قیاس مین تو یہہ ہے کہ جو کوئی طالبعلم اس کتاب کو پڑہیگا اور صدق
وکذب کے مقدمہ کو یاد بھی رکھیگا تو وہ اگر مدرسہ سے اوٹھہ کر پہلے ہی دن کچہری مین
جاویگا تو یقین ہے کہ کارِ کچہری مین اگر زیادہ نہین تو اسقدر تو ضرور ہے واقف
ہوگا کہ جسقدر پانچ چھہ مہینکا امیدوار حاضر باش کچہری واقف ہو مگر یاد کرنا اسکا
شرط ہے اور بلکہ اگر کبھے کبھے دو چار دفعہ اپنی ذہن سے ایک فرضی مقدمہ
بنا کر مثل بنا لیا کرے اور استاد یا کوئی اور شخص اس کتاب کے قواعد مندرجہ کے
موجب اوس مثل کے پڑتال کر لیا کرے اور جہان نقص ہو بتلا دیا کرے اور امتحان کے
وقت بھی اسکا خیال رہے تو بہت ہی خوب ہے پہر تو یقین ہے کہ اگر طالبعلم کچہری مین
جاتا ہے نوکر ہو جاوے تو اوسکو کام مین کچھہ دقت نہ پڑے تیسرا یہہ فایدہ ہے
کہ اکثر مکّار اور دغاباز مثل کیمیاگر اور رمال وغیرہ لوگونکو جہوٹھی دم دیکر لوٹتے پہرتے
ہین اور لوگ اونکے دام فریب مین اسواسطے آجاتے ہین کہ اونکو اصل حال اونکے
فریب کا معلوم نہین ہوتا ہے کیمیاگر ونکے ہتہ ناٹک کہ جنکے ذریعہ سے وہ اعتقاد
بنا دینے چاندی سونیکا لوگونکو ذہن مین قایم کرتے ہین اور منجمان و رمالونکے
فریب کی اصل حقیقت کہ جس سے لوگونکو اونپر یقین آجاتا ہے ایسی طرحپر بتلائی ہین
کہ لوگ اونکے فریب سے بخوبی واقف ہو کر اونکی دغابازی سے محفوظ رہین چوتھا فایدہ
یہہ ہے کہ اسملک مین بہت سی برائیان اور بیوقوفیان مروج ہین جیسا تحصیل علم کیطرف

کم توجہی اور بچونکو زیور پہنانا اور مردونکو شکل عورات کے زیور ولباس عورات کا پہنانا
اور شادیمین صرف بیجا اور قماربازی و مرغبازی وغیرہ حرکات بیہودہ کا کرنا اور اسمین
تنازع پیدا کرکے مقدمات کا لڑانا اور لڑکیون کی تعلیم سے نفرت کرنا اور مرض
چیچک کو ماتا سمجھہ کر ٹیکا نہ کرانا اور ظلم بلاکت لڑکیونکا اپنے اوپر دہرنا علی ہذا القیاس
اور اسی قسم کے برائیان اور بیوقوفیان جو رایج ہین مینے بڑی بیوقوفی کی
زبان سے ایسے طرح پر واضح و مشرح کی ہین کہ جو شخص اوسکو پڑہیگا امید ہے کہ
اونکے کرنے سے خود بخود نادم ہوگا اور آیندہ کو اونسے نفرت کریگا سوای آن فواید
کے اور بھی کئی فایدہ ہین کہ جو کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتے ہین اور سمجھنے
والونکی واسطے تفریح طبع اس کتاب کے پڑہنے سے اسقدر متصور ہے کہ شاید کسی
کتاب عشق انگیز کے پڑہنے سے اوسقدر نہ ہوسکے ابناظرین کیخدمت مین یہہ
عرض ہے کہ میرے ذہن ناقص مین جو کچھ اچھا نظر آیا وہ مینے واسطے یادگاری
اور فایدہ عوام الناس کے زبان سلیس اور سادہ مین جو روزمرہ کے میرے
بول چال کی تہی لکھکر پیشکش و تحفہ خاطر احباب کردیا اگر مجھ سے کسی جگہ مضمون
مین یا تلازمات و استعارہ مین غلطی ہوگئی ہو یا محاورہ اردو مین بسبب اسکے
کہ مین اہل زبان نہین قابل اصلاح کے ہو تو آپ براہ نوازش اوسمین اصلاح فرماکر
مجکو مشکور فرماوین کیونکہ ہر یک بشر کہ سہو و خطا سے گریز نہین اور نام اس کتاب کا
بلحاظ مضمون مندرجہ **جوہر عقل** رکہا گیا امید کہ جو کوی اسکو پڑہے

اس عاصی کو دعاء خیر سے یاد کرے ✠

شکریہ

قدردانی ای آر کپتان فلر صاحب بہادر

ڈائرکٹر مدارس پنجاب وغیرہ

بیت اگر ہر موی من گردد زبانی ازو رانم بہر یک داستانی نیارم گوہر شکر تو سفتن سر موی ز احسانی تو گفتن جب یہہ جوہر عقل سلک تحریر مین منسلک ہوا خیال آیا کہ اس گوہر نایاب کیواسطے کوی جوہری مبصر اور قدردان ہو تاکہ جوہر شناسی کی داد دے نظر بران حضور معدلت ظہور جیبر فی علم و فن جوہر شناس اہل سخن حاکم ہنر پرور و اور کرم گستر جناب کپتان **فلر** صاحب بہادر ڈائرکٹر ممالک پنجاب وغیرہ کیخدمت مین پیش کیا حضور ممدوح نے بمقتضاء ذرہ نوازی بطبوع ومقبول فرمایا اور نیز چند رؤسا و ارکین و علما و فضلا نامی و گرامی شہر دہلی و لاہور کے پاس بہیجکر دریافت کیا کہ اونکی رائے مین یہہ کتاب کیسی ہے سب نے بعد ملاحظہ کتاب کے جو کچھہ اپنی اپنی رائے سے لکھی اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ کتاب بہت مفید اور مضمون تازہ و دلچسپ و بامحاورہ اور قابل تعلیم و ترویج تمام مدارس سرکاری کے ہے اور پہر صاحب ممدوح نے مجھہ مصنف کیواسطے دو سو روپیہ انعام تجویز فرماکر گورنمنٹ مین رپورٹ کی زبان اداے شکریہ مین اس مرحمت کے قاصر ہے اور قلم اس عنایت کی تحریر مین عاجز ہے خدا تعالے ایسے حاکم قدردان ذرہ نواز جوہر شناس غریب پرور کو ہمیشہ سلامت رکھے ✠

آغاز داستان

سلطنت سلطان دل کی اور سپہ سالاری صدق کی ملک سعادت مین اور قبضہ و تغلب سلطان شیطان کا خراب آباد شیطنت مین اور حیلہ اوٹھانا کذب بٹی شیطان نے واسطے تباہی و تسخیر ملک سعادت کے

راویان اخبار و ناقلان قصص و اسمار اس حکایت لطیف و روایت شریف کو ساتھہ نہایت خوش بیانی و غایت نکتہ دانی کے اس طور سے واضح و متشرح فرماتے ہین کہ جب سلطان دل نے قالب انسانی مین تخت نشین ہوکر ملک سعادت مین جلوس اقبال فرمایا تو اوس کے مقابل مین شیطان نام راہزن نے جسم شیطانی مین شیطنت کی سلطنت پر تغلب ادبار کر کے دعوے سلطنت کیا یہہ راہزن نہایت مکّار او گرگ کہن تھا اکثر اوقات حیلہ و تلبیس واسطہ تباہی و تسخیر سلطنت سلطان دل کے اوٹھاتا تھا مگر سلطان دل کے ملازمون مین ایک شخص ایسا سپہ سالار و منتظم ریاست جوانمرد و تنومند نہایت زیرک ملقب بنام صدق موجود تھا کہ اوسکی تدابیر معقول اور نیک نیتی کے سبب سے سلطان دل کو غنیم کے مکر و فریب سے کچھ خوف نہین تھا اور رعایا برایا سلطان دل کے اوس منتظم ریاست کے اخلاق ظاہری و باطنی سے ایسے راضی تھے کہ اپنی زندگی و آرام اوسی کے دم پر منحصر سمجھتے تھے یہہ منتظم ریاست اگرچہ صورت میں بہت سادہ

تھا مگر سیرت اوسکی ایسی خوبیون سے مملو و مزین تھی کہ ایمان جیسا صاحب جاہ و جلال
اوسپر اپنی جان سے مرتا تھا اور ایکدم کی جدائی اوسکی بلائے جان تصور کرتا تھا اور
خدا کے یہان اوسکا یہہ رتبہ تھا کہ گویا خشنودی خدا اوسکے سر کا تاج تھی اور
بارگاہ ایزدی سے حکم تھا کہ جو کوئی شخص اسکو آزردہ خاطر کریگا خواہ وہ
بادشاہ ہو یا گدا انواع انواع مصایب و تنگنات مین پڑیگا افسوس ہے کہ
تقدیر کے سامنے کسیکا کچھہ چارہ نہین جب یہہ آتی ہے بینا بھی نابینا ہوجاتا ہے
سچ ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان تمام عمر ایک سے آرام و خوشی سے
بسر ہونی بڑا امر محال ہے شاہد اسکی یہہ مثال ہے کہ سلطان شیطان کا ایک
بیٹا تھا جسکا نام کذب تھا اوسکی شکل و صورت ظاہری ایسی پاکیزہ تھی کہ جو کوئی
اوسکو دیکھتا تھا مفتون ہوجاتا تھا اگرچہ سیرت اوسکی نہایت بد اور ایسی شر
انگیز تھی کہ اگر ہر دو جہان کی خواری و ندامت کیواسطے اوسکو موجد کہین تو
کچھہ ایجاد نہین ہے مگر چونکہ صورت ظاہری پر اکثر لوگ مرتے ہین اور سیرت
بجز تجربہ اور امتحان کے معلوم نہین ہوتی اسواسطے لوگونکی تسخیر کے لئے اوسکی
جو فروشی گندم نمائی حکم سحر سامری کا رکھتی تھی اوسکو یہہ خیال ہوا کہ مین بھی
کسیطرح سلطان کہلاؤن اور کسی سلطنت کا بادشاہ بنجاؤن باپکے جیتے جی تو
باپ کی سلطنت پر بیٹھہ نہین سکتا تھا اور جب باپ کی حیات کے طرف خیال کرتا
تھا تو قیامت تک اوسکا قیام نظر آتا تھا تب اوسکو یہہ سوجھ پڑی کہ اور کوئی

سلطنت اپنی بازو اور ہمت کے زور سے لینے چاہیئے سوچتے سوچتے اوسکو یہہ خیال
آیا کہ جو سلطنت سلطان دل کی ہے اور اوسکی تسخیر کیواسطے اوسکے باپ کو بھی اکثر تردد
رہتا ہے اور ہاتھہ نہین آتی بہتر ہے کہ اوس کیواسطے کوشش کیجئے اور باپ سے
بھی مدد لیجئے اور باپ سے یہہ شرط کر لیجئے کہ اگر وہ سلطنت ہاتھہ آگئی تو آپ
مجکو ہی بخشدین یہہ منصوبہ دلمین ٹہراکر ایک دن موقعہ پاکر باپ کی خدمت مین عرض
کی باپ اوسکا اگرچہ اوسکو پہلے بھی نہائت سعادتمند اور ہونہار تصور کرتا تہا اور
اوسکی کیاست وفراست کو دیکھکر اکثر اوقات کہتا تہا کہ بیٹے تو میرے اور بھی
بہت ہین اور اس سے بڑے بڑے ہین مگر سب سے لایق اور فایق میرا یہی بیٹا ہے
اوس وقت اوسکی عرض کرنے سے جو ایک گونہ باپکے تردد اور فکر کے باٹنے
کی تدبیر تہی نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے فرزند سعادتمند جو تو کہتا ہے
اوسیطرح ہوگا مگر جسطرح سے ہو سکے غنیم کی ولائیت کو تسخیر اور اپنی اصالت اور
قابلیت کی تدبیر دکھلانی چاہیئے اوسدن سے شہزادہ کذب بہ تمنائے سلطنت
مارے خوشی کے پہولا نہ سماتا تہا اور اس تدبیر مین لگا کہ تسخیر ولائیت غنیم
کی کیا صورت کیجاوے ایک شخص جسکا نام فریب تہا وہ اوسکا حقیقی بہائی تہا
اوس سے شہزادہ کذب نے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے اوس نے جواب دیا
کہ یہہ کام مشکل سا ہے اسکے واسطہ بہاری انتظام چاہیے اگرچہ سلطان دل
تو ایک بہولا سا آدمی ہے اوسکے واسطے تو بہت انتظام کی حاجت نہین ہے

مگر اوس کے پاس جو ایک سپہ سالار اور منتظم ریاست ہی وہ بڑا زبردست ہے
اوسکے سامہنے ہم جیسے ناتوان لوگونکی کچھہ حقیقت نہین ہے بڑے بڑے
پہلوان اوس نے زیردست کئے ہین جبتک اوسکا بند وبست نہ ہو تب تک
کچھہ نہین ہوگا اور جب مین خیال کرتا ہون تو اوس کی ہلاکت کسیطرح ممکن نہین
پس سوائے اس کے اور کچھہ نہین ہوسکتا کہ کسیطرح وہ سلطان دل کے دل سے
اُتر جاوے جب وہ بادشاہ کی نظر پہری ہوئی دیکہی گا تو خود بخود اوسکا دل
کہٹا ہو جاویگا اور اوسکے نوکری چہوڑ دیگا اوسوقت سلطان دل کے مغلوب ہیت
اور تسخیر ولائیت مین کچھہ تامل نہین مگر اس کار عظیم کیواسطے حیلہ اور طمع کے
بہی بہت مدد درکار ہے یہہ مشورہ ہوتی ہے اول حیلہ کی یاد ہوئی وہ حاضر
ہوا اداب وتسلیمات بجالایا شہزادہ کذب نے بموجب مشورہ کے اوسکو ارشاد فرمایا
کہ تو اسکام مین کیا مدد کرسکتا ہے اوس نے دست بستہ ہو کر عرض کئے کہ قبلہ عالم
مینی اپنی تمام عمر حضور کے قدمون مین ہے صرف کئی ہے اجتک مینی سلطان
دل کی ولائیت دیکہی ہی نہین جبتک مین اوسکے ولایت کو نہ دیکہون اور سلطان
دلکا حال واحوال معلوم نہ کرون تب تک مین کچھہ عرض نہین کرسکتا کہ کیا مدد
دونگا یا کیا کرنا چاہئے البتہ یہہ صورت ہے کہ اب مجکو اجازت دیدین مین سلطان
دلکی ولایت مین جاتا ہون وہانکا حال دیکہہ کر جو کچھہ مناسب وقت ہوگا مدد
دونگا شہزادہ کذب نے اوس نامعقول کی عرض کو معقول سمجھہ کر پذیرا کیا اور حکم دیا

کہ بطور جاسوس یہان سے جاؤ اگر موقعہ ملے تو یہہ بہی اجازت ہے کہ سلطان دل کی
نوکری بہی قبول کر لو مگر خبردار اپنے کام سے جس کیواسطے بہیجی جاتے ہو ہرگز
غافل نہ رہو حیلہ حسب ارشاد شہزادہ کذب کے سلطان دل کی ولایت مین آیا اور
وہان آکر معلوم کیا کہ فرمانروائی ملک سعادت کی محض صدق پر منحصر ہے اوسکے
خیالمین یہ آیا کہ کسیطرح اول طمع کو اس بارگاہ مین داخل کرنا چاہیے اوسوقت
شاید کچھ کام نکلے یہہ سوچکر شہزادہ کذب کی خدمت مین عرضی لکھی کہ جناب عالی
مینے آج تک جسقدر حال واحوال کے معلوم کرنے مین کوشش کیی ہے اوسکا
نتیجہ یہہ ہے کہ میری دانست مین بالفعل طمع کا اس بارگاہ مین داخل ہونا مناسب
ہے مگر اوس کے داخل کرنے مین یہہ دقت ہے کہ سلطان دل کی ایک خاص
خدمتگار بڑی موہنہ چڑہی ہے جسکا نام قناعت ہے اوس کی اور طمع کی
آپسمین بڑی ضد ہے اس ضد کے سبب سے قناعت طمع کو دخل نہین دیتی اسکا
علاج اگر بہائی صاحب والامراتب حضرت فریب کو کچھہ یاد ہو تو اطلاع فرماوین
کہ اوسکے موجب بندوبست کیا جاسے شہزادہ کذب نے فریب سے پوچہا کہ کیا کرنا
چاہیے فریب نے عرض کیا کہ یہہ کام تو کچھہ مشکل نہین ہے حیلہ کے پاس تہمت
کو بہیجدو کہ وہ جاکر حیلہ کی مدد کرے تہمت بولائی گئی فوراً حاضر ہوئے
اور حیلہ کے پاس بہیجی گئی جب تہمت حیلہ کے پاس آئی تو حیلہ نے اوس
سے کہا کہ تم کسیوقت موقعہ پاکر سلطان دل کی خدمت مین نسبت قناعت

سے یہہ عرض کرو کہ آپ کی خاص خدمتگار جسکا نام قناعت ہی اور آپ کی اوسپر
بڑہی نظر عنایت ہی در پردہ آپ کی بڑہی دشمن ہے ہر یک ملازم جو ادنے
وجہ اعلی اپنی آقا کی ترقی چاہتا ہے مگر وہ ایسی بدطینت ہے کہ آپ کی ترقی
ملک کی ہرگز روادار نہین بلکہ کئی دفعہ ترقی ملک و دولت نے میرے سامہنی
قناعت سے کہا ہے کہ مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتی ہون مگر قناعت
نے اوسکو صلاح نہین دی اور جب ترقی ارادہ حاضری و قدمبوسی حضور کا
کرتی ہے قناعت اوسکو روک دیتی ہے اور ایسی باتین سنا دیتی ہے کہ جس سے
وہ خواہ مخواہ رک جاتی ہے فقط قسمت نے بموجب ارشاد حیلہ کے ویسا ہی کیا کہ ایکدن
موقعہ پاکر نسبت قناعت کے عرض کر دی بادشاہ سنتے ہی غضبناک ہو گیا
اور یقین کامل ہوا کہ ضرور قناعت حاضری ترقی کی مانع اور سد راہ ہوئی گی
کیونکہ ایکدفعہ پیشتر بادشاہ نے جو حاضری ترقی کے باب مین قناعت سے مشورہ
کیا تہا تو اوس نے کچھ ایسی ہی صلاح دی تھی جس سے یہہ ثابت ہوتا تہا کہ
ترقی کو ملا کر کیا کرو گے فوراً قناعت کو سامہنی بولایا اور فرمایا کہ اگرچہ
تو بپاداش نمک حرامی قابل پہانسی دینے کے ہے مگر چونکہ تو مدت تک
ہماری خدمتگاری خاص مین رہی ہے اس لئے ہم تیری قتل سے درگذر کر
یہی سزا کافی سمجھتے مین کہ تو نوکری سے موقوف کی گئی جب قناعت
موقوف ہو چکی تو بادشاہ کو دوسری نوکر کی تلاش ہوئی حیلہ نے جہٹ پٹ

طمع کو بولا کر اوس سے عرضی دلائی کہ بندی نوکری کی میدوار ہے چونکہ طمع خوب

ہار سنگار سے آراستہ پیراستہ اور سلیقہ خدمتگاری سے بخوبی واقف تھی

اور بادشاہ کو بھی نوکر کی تلاش تھی اس لئے عرضی وس کی منظور ہوی اور

وہ خدمتگاری خاص کے عہدہ پر مامور ہوی ایکدن بادشاہ کے پانو دب

رہی تھی عرض کرنے لگی کہ میری بڑی تمنا ہے اور ہر وقت خدا سے دعا

کرتی ہون کہ جس طرح ولائت شیطنت مین شہزادہ کذب لیاقت اور صورت

مین یگانہ آفاق ہے اسیطرح آپکے خاندان شاہی مین بھی خدا ایسا لے اوسی لیاقت

اور صورت کا شہزادہ عطا کرے بادشاہ نے فرمایا کہ کیا وہ شہزادہ بہت

حسین اور صاحب لیاقت ہی طمع نے اوسکی اسقدر تعریف کیکہ بادشاہ کو غائبانہ

یہہ شوق پیدا ہوا کہ اگر ہوسکے تو کسی طرح ہم اوسکو بطور متبنیٰ کے اپنا بیٹا بنالیں

طمع سے فرمایا کہ وہ کسیطرح ہمارے پاس بھی آسکتا ہے تاکہ ہم اوسکو دیکھیں

اوس نے عرض کی کہ ہان آسکتا ہے مگر چونکہ وہ شہزادہ ہے اور باپکے اختیار

مین ہے مناسب یہہ ہے کہ اگر حضرت کو اوسکا بلاکر دیکھنا منظور ہے تو کچھہ

نقد وجنس بقدر مناسب بطور تحفہ سلطان شیطان کی خدمت مین بھیجکر

لکھہ بھیجی کہ ہماری طبیعت شہزادے کے دیدار کو بہت چاہتی ہے اگر آپ

اجازت دیدین تو آپ کی عنایت ہے سلطان دل نے فوراً بغیر مشورہ صدق

کے کچھہ اشیاء اپنی خزانہ سے جو ملک سعادت کے خراج سے بہزار محنت و مشقت

جمع ہوئین تہین لیکر بطور تحفہ کے سلطان شیطان کی خدمت مین بہیجدین اور شہزادہ کذب کی طلب مین مراسلہ لکہا شیطان تو بہت مکار اور دور اندیش آدمی تہا اوس نے سوچا کہ شہزادہ کے جانے مین کچھ ہرج نہین ہے بلکہ کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہو رہیگا فورًا اجازت دے دی

آنا شہزادہ کذب کا واسطہ ملاقات سلطان دلکی ور بیدخل و معطل کر دینا کل ارکان سلطنت کا اور عمل و دخل کر لینا اپنا تمام ملک پر اور نظر بند کر دینا سلطان دلکو ایک مکان مین جسکا نام خسر الدنیا والآخرت تہا اور خود تخت نشین ہو جانا اور اپنی تخت نشینی کی اطلاع سے اپنی باپ شیطان کو مطلع کرنا

شہزادہ کذب لباس فاخرہ پہین کر اور خوب طرح اپنے آپ کو آراستہ اور پیراستہ کر کے معہ اپنے چند خدمتگارون کے کہ کسی کا نام دغا اور کسی کا حرام خورے اور کسیکا بی ایمانے اور کسیکا چوری اور کسیکا غیبت تہا اور فریب بہی انمین شامل تہا بڑی شان توزک سے سلطان دل کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایسے ڈہنگ سے اپنا جلوہ دکہایا کہ سلطان دل وسکو دیکھتے ہی فرط محبت مین بیہوش ہو گیا اور اوس کے متبنّی بنانے کے شوق مین دین تو کیا بلکہ خدا کا خوف بہی

بھول گیا شہزادے سے کہنی لگا کہ آپنے مجھ پر بڑی مہربانی کی کہ آپ تشریف لائے
مگر اول آپ یہہ فرمائیں کہ مین آپکو متبنی بنانا چاہتا ہون آپ ہمیشہ یہان رہین گے
یا نہان اگر آپ نہین رہین گے تو یقین جانئے کہ میرا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ
مجکو آپ سے کمال اُنس ہوگیا ہے شہزادہ نے عرض کی کہ قبلہ عالم مین تو ایک
ناچیز سا آدمی ہون کسی لائق نہین یہہ آپکی سراسر شفقت اور عنایت ہے کہ
آپ مجھ پر اسقدر مہربانی کرتے ہین رہنے کے باب مین جو آپ ارشاد فرماتے ہین
آپکے اخلاق اور اشفاق دیکھہ کر میرا خود جی نہین چاہتا کہ آپ کی خدمت سے
علیحدہ ہو جاؤن بلکہ اپنے رہنے کو آپکے اقدام مبارک مین عین سعادت سمجھتا ہون
مگر آپکے بارگاہ مین ایک شخص ہمارا دشمن جانی ملازم ہے اور اوسکی ہماری
آپسمین بڑی ضد ہے اوسکی سبب سے مین نہین رہ سکتا سلطان دل جو
اوسکی محبت مین محو ہو رہا تھا فرمانے لگا کہ وہ کون شخص ہے مین اوسکو
فوراً نکال دونگا شہزادہ کذب نے عرض کی کہ اوسکا نام صدق ہے سلطان
دل نے عقل کو کہ اوسکی مصاحب تھی حکم دیا کہ فرمان موقوفی صدق جاری
کرو عقل نے عرض کی کہ وہ شخص پایہ سریر سلطنت اور رکن دولت ملک سعادت
کا ہے اوسکی موقوفی سے سلطنت ہاتھہ سے جاتی رہیگی پیچھے پچھتاؤگے وقت
گذشتہ ہاتھہ نہین آوے گا بادشاہ نے جو مغلوب محبت شہزادے کا ہو رہا
تھا عقل کی کچھہ نہ سُنی اور فرمان موقوفی صدق کا جاری کردیا عقل بیچاری

چونکہ ملازم مجبور تھی چپکی ہو رہی جب صدق عہدہ منتظمی ریاست سے موقوف ہوا اور سلطان دل نے شہزادہ کذب کو اپنا بیٹا بنا کر کل انتظام سلطنت کا اوسکے ہاتھ مین دیدیا تو شہزادہ کذب نے اپنی مرضی کے موافق اُس ملک مین عہدہ وار تعینات کردے چنانچہ دغا کی کوتوالی فریب کی تحصیلداری قلب و حیلہ کی چودہراہٹ لغو و خلاف گوئی کی تھانہ داری غیبت کی جاسوسی بیحیائی کی سپہ سالاری حرام خوری کی دوکانداری اور رہزنی کی چوکیداری ہونے لگی غرض یہانتک ہوا کہ شہزادہ کذب کا سکہ چلنی لگا رفتہ رفتہ یہہ ہوا کہ ملک سعادت کا برباد ہو کر شہر شقاوت کا جو شہزادہ کذب کو وہی پسند و دلخواہ تھا بسنی لگا اور تحصیل ملک سعادت کی جو خزانہ مین جمع تھی قریب الاختتام پہنچی اور روز بروز سلطان دل پر حالت غفلت و نسیان و تیرگی کی وارد ہونے لگی

اشعار مولف

ہوا کذب جب بادشاہ جہان
کہون کیون نہ مین الاماں الاماں

دغا جب جہان کا ہوا کوتوال
سعادت کا کیونکر نہو وے زوال

ملا لغو کو تھانہ داری کا کام
ہوا صدق کا کام جانسے تمام

لگی ہونے غیبت کی جاسوسے جب
ہوا بیگناہون کی جانپر غضب

تجارت مین داخل ہوا جب حرام
زر و سیم پر نقش تھا اوسکا نام

مقرر ہو تحصیل پر جب فریب
وہان کیون نہو مکر کو خوب زیب

جہان بیحیائی کا ہو سامنا
حیا کا ہے مقدور وہان ٹھہرنا

ملی رہنے کو حفاظت جہان زہی بادشاہی زہے پاسبان

جہان چون نگیرد قرار و امان وزیرے چنین شہریارے چنان

ایکدن شاہزادہ نے دلمین سوچا کہ اب بادشاہ میرے اختیار مین ہے جسطرح چاہون رکہون زندگی کا کچہہ اعتبار نہین ہے بہتر یہ ہے کہ اسکو عہدہ بادشاہت سے معزول کرکے آپ تخت پر علی الاعلان بیٹہ کر تاج شاہی اپنے جیتی جی سر پر رکہی اور بادشاہ کو ایک جگہہ نظر بند کر دین چنانچہ اوس نے جہٹ پٹ ایساہی کرکے سلطان دلکو ایک مکان مین جسکا نام خسر الدنیا و الآخرت تہا نظر بند کر دیا اور کہانا اوسکے واسطے دونون وقت از قسم معصیت مقرر کیا باوجودیکہ بادشاہ اس مصیبت مین گرفتار رہا مگر چونکہ وہ شہزادہ کذب کے محبت مین بیہوش تہا اسواسطے وہ اپنے نظر بند ہونے سے کسی طرح متفکر نہین تہا اور یہی جانتا تہا کہ مین بڑے مزہ مین ہون اور ادہر شہزادہ کذب نے اپنی تخت نشینی کی خبر اپنے باپ یعنے شیطان کیطرف بہیجدی شیطان نے یہہ خبر سنکر جسقدر خوشی کی اوسکا حال آگے لکہا جاتا ہے

جشن کرنا شیطان کا خبر تخت نشینی شہزادہ کذب کے سنکر اور صف غم کا بچہانا آشنایان و دوستان صدق کا اوسکی معطلی و معزولی کی خبر پاکر اور بیوقوفی کا اپنی کارگذاری بیان کرنا اور شیطان کا خوش ہونا

کارگذاران کارخانہ تقدیر کا عجب رنگ و ڈہنگ ہے کہ اوسکے سمجہنے مین عقل آدمی کی

رنگ سے ایک ہی بات مین ایکطرف خوشی ہوتی ہے اور ایکطرف صنف غم
سمجھتی ہے فاعل ان دونونکا ایک ہی ہے مگر کچھہ پتہ نہین ملتا کہ ایک ہی
بات مین دو قسم کے جلوہ دکہانے سے کیا منظور ہے غرض اوس صانع کی
عجب کہیل ہین کہ جو کچھہ وہ کرتا ہے کوئی بات اصل حکمت سے خالی نہین
ہوتی جس بات کی اصل حکمت کو ہماری عقل تہ پہنچے تو وہ محض عقل کا قصور ہے
ورنہ اوس حکیم کی حکمت مین کچھہ شک نہین ہے جو لوگ اس کے خلاف سمجھتے
ہین اور کارخانہ الہی مین اپنی عقل کو دخل دیکر جس بات کے سمجھنے مین اونکی عقل
عاجز ہو جاتی ہے اوس کے وہ قایل نہین ہوتے وہ لوگ غلطی مین پڑے
ہوے ہین اسکے دلیلین ہزارون ہین مگر ایک یہہ بہی ہے کہ دنیا مین جو چیز منجملہ
مخلوقات کے ہم دیکھتے ہین وہ ایک سے ایک بڑہ کر ہے پس عقل بہی مخلوق ہے
اوس سے بڑہ کر بہی کوئی شے ضرور ہونی چاہیے سو اوس سے بڑہ کر وہ ہے
حکمت اوس حکیم کی ہے خیر اس معاملہ مین زیادہ گفتگو کی کچھہ ضرورت نہین ہے،
کیونکہ جو لوگ ذرا بہی عقل سے بہرہ ور ہین اون پر یہہ امر خود بخود بخوبی اظہر ہے،
اب مین کچھہ تہوڑا سا حال جشن شیطانی جو اہل بصیرت کیواسطے نہایت عبرت
انگیز ہے عرض کرتا ہون کہ جب سلطان شیطان کو یہہ خبر ملی کہ شہزادہ کذب
تخت پر بیٹھہ گیا اور اوس نے اپنے باپکے غنیم یعنے سلطان دل کو ایک مکانمین
نظر بند کر دیا اور ملک سعادت کو برباد کرکے شہر شقاوت مین جا بجا اپنی تھانہ دار

تعینات کردئے تو اوس وقت شیطان کو اسقدر خوشی ہوئی کہ قلم اوس کے لکھنے
سے عاجز ہے فرط خوشی مین کودتا تہا اور اچھل اچھل پڑتا تہا اوسحالت مین
اوسکا شادی مرگ ہوجانا کچھ داخل تعجب نہین تہا بار بار کلمات دعائیہ نسبت
کذب کے کہتا تہا کہ بیٹا کذب تجکو اسسے بہی بڑہ کر درجہ نصیب ہو کہ تو نے بوڑھے
باپ کی داڑھی کی شرم رکھی اور اس ضعیف العمری مین باپ کی ایسی پشت گرمی
کی کہ گویا جوان بنا دیا اور آپنے مصاحب خاص سے جسکا نام غرور تہا دم بدم فخریہ
یہہ کہتا تہا کہ کیون آدم نے میرے ساتھہ ہمسری کر کے کیسا مزہ پایا کہ آج اوسکے
نصیب مین زندان ہوا مجکو اپنی بیٹے کذب سے امید ہے کہ چند روز کے بعد اوسکو زندان
سے بھی بدتر مکانمین داخل کریگا اور کبھی اپنی قیافہ شناسی پر نازان ہوکر
کہتا تہا کہ ہم کیسے قیافہ شناس مین شہزادہ کذب کو ہم پہلے سے ہی اچھا جانتے
تھے اور اوس کی پیشانی سے پہچانتے تھے کہ یہہ ہونہار ہے غرور نے
عرض کیا کہ صاحب بہلا آپ سے ہمسری کرنا کسکا مقدور ہے آپ نور علےٰ نور
ہین آپسے ہمسری کا دعوے کرنا یا اپنے آپکو آپسے بڑا تصور کرنا محض نادانی
اور عقل کا فتور ہے اول یہہ کہ آپ نوری اور آدمی زاد خاکی دوسرا یہہ کہ آپ
مدت تک مقرب بارگاہ ایزدی رہے تیسرا یہہ کہ آدمی جو بنا تو وہ مٹی سے آپکے
سامہنے ہی بنا پس پہر اگر وہ آپسے ہمسری کا دعوے کرے تو سوائے نتیجہ خرابی
کے اور کیا ہوگا شیطان کو غرور کی یہہ باتین سنکر بہت سرد ہوا کہنے لگا

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ جشن کیا جاوے کیونکہ یہہ ان بڑے حُسن اتفاق سے نصیب ہوا ہے کہ غنیم مقہور اور اسیر ہوا ہے مدت دراز کے بعد یہہ مراد دلی ہے کہ جس سے دلکی کلی کھلی ہے کہ ذنبے وہ کام کیا ہے کہ باپ کا دل اوس سے نہایت شاد ہوا ہے پس مناسب یہہ ہے کہ خوب جشن کیا جاوے تا کہ شہزادہ کذب یہہ نہ جانے کہ باپ نے میری خدمت و کارگذاری کی کچھہ قدر نہین کی یہہ سنتے ہی خاص الخاص خدمتگار شیطانی یعنے حکم الہی کی نافرمانی بول اُٹھی کہ جناب عالی مین آگے ہی عرض کرنے کو تھی آپنے جو تجویز جشن کی فرمائی ہے وہ بہت ہی مناسب ہے ایسی خوشی مین اگر جشن نہو تو اور کسدن ہو گا کیونکہ یہہ دن وہ ہے کہ جس کے حاصل ہونے کیواسطے آپنے صدہا تدبیرین کین اور کئی طرح کی مصیبتین اوٹھائین یہہ صلاح ہوتی ہے شہزادہ حرام کو حکم ہوا کہ وہ جشن کا انتظام کرے اوس نے فوراً دربار شقاوت کو آگ کے شمعدان اور ظلمت کی چاندنی اور کبر کے جھاڑ فانوس اور ظلم کے فرش و فروش سے خوب آراستہ پیراستہ کیا اور صفائی و اطاعت الہی کو خس و خاشاک تصور کرکے باہر پھنکوایا اور حکم عام دیا کہ جس کسیکو جشن کا دیکھنا منظور ہو بیشک آجاوے بلکہ آج کے جشن مین جو شخص شریک ہو گا سلطان شیطان اوس سے نہایت راضی ہو گا اور یہانتک وس کی عزت کریگا کہ انکو ہمیشہ اپنی دربار مین سر اجلاس کرسے دیا کرے گا جب مکان دربار ہر طرح سے آراستہ پیراستہ ہوا تو شیطان تاج زرین جسپر کئی جواہرات کان لعنت کے

بڑی اب وتاب سے چمک رہی تہی سر پر رکہہ کر مسند بدی پر خوب طرح گاؤ تکیہ خبث کا
لگا کر بیٹہ گیا اور شہزادہ حرام و غرور مصاحب خاص کو اپنے پاس دائین بائین بٹہلا لیا اور باقی
ملازمان وغیرہ رعایا ملک شیطانی جنکے نام ممنوعات معصیات سے معلوم ہو سکتی ہین
اپنی اپنی رتبہ پر بیٹہہ گئے جب دیکہا کہ محفل جشن کی خوب جم گئی ہے اوسوقت شیطان
نے کہا کہ ہماری پرستاران خاص جنکا نام طوایف ہے کہان ہین شہزادہ حرام نے
عرض کی کہ حاضر ہین اونکو حکم ہوا کہ تم اسوقت کوئی ایسا راگ سناؤ کہ جسکو سب لوگ
حاضرین دربار سنکر خوش ہو جاوین اونہون نے سوچ سمجہ کر اور وقت کی شناخت
کر کے ایک راگ کو جسکا نام کلمات کفر تہا فحش کے سُر تار مین ایسا ادا کیا کہ سب
حاضرین دربار محظوظ ہو گئے سلطنت شیطانی مین ایک شخص نشہ نام بڑا رکن اور پایہ
سر پر سلطنت تہا مگر نہایت بیوقوف اور دشمن عقل معلوم نہین کہ شیطان نے
اوسکو رکن سلطنت کسطرح بنا لیا تہا یہی سبب ہوگا کہ جیسی سلطنت تہی ویسی ہی
رکن تہے اوسکو شہزادہ حرام نے اشارہ کیا کہ اس جشن مین کچہہ اب ہی تماشا
دکہائے اوس نے جہٹ پٹ اپنی شکل کو بہانڈون کی شکل پہ بنایا اور ایسی
تماشے کئے اور رنگ دکہلائے کہ حاضرین دربار کے مارے ہنسی کے ہوش بکہر
گئے بیوقوفی ہی واسطے دیکہنے سیر وتماشہ کے اوس دربار مین حاضر تہے نشہ کی تماشہ
دیکہکر اوس کی یہہ حالت ہوئی کہ وہ ہنسی کی حالتمین لوٹتے پہرتے تہے اور
اوسکے ہنسی بند ہی نہین ہوتی تہی اور بیخودی کی حالتمین واہیات بڑہی گئی تہی

اور ہر ایک شخص حاضر دربار کے سر پر چڑھ کر بیہودہ حرکات کرتی تھی شیطان نے اوسکی
یہہ حالت دیکھکر پوچھا کہ یہہ کون ہے کسی نے عرض کیا کہ اسکا نام بیوقوفی ہے
شیطان نے کہا کہ یہہ بڑی بے تمیز ہے جو اسطرح حرکات ناشایستہ اور بے سوچے
سمجھے باتین کرتی ہے بیوقوفی نے یہہ بات سنکر عرض کیا کہ جناب آپکے نزدیک مین
بیشک بے تمیز ہون اور مین یہہ دعوے نہین کرتی کہ مین دانا اور آپ کی بارگاہ کے
لایق ہون مگر جو کام مین کرتی ہون وہ جب آپ سُنینگے تو آپ کو یقین کامل
ہو جاویگا کہ مین بہی آپکی بارگاہ مین بڑی کارکن ہون شیطان نے کہا
کہ اچھا کچھ بطور نمونہ کے اپنے کارگذاری سناؤ مگر خبردار ایسی باتین سنانی چاہئین
کہ جس سے ہماری طبیعت مین سرور اور خوشی پیدا ہو ایسا نہو کہ ہمارے جشن مین
خلل آجاوے اور تیرے واسطے برا ہو اوس نے عرض کی کہ خیر جو نصیب مین
جو کچھ کرتی ہون وہ عرض کر دیتی ہون آگے آپ سمجھ لین اول یہہ کہ اس محفل
مین بہت ہنسی اور ہنستی ہنستی بیخود ہو جانے پر جو مجکو آپنے بے تمیز ٹہرایا در اصل
میرا بہت ہنسنا بیجا نہین بلکہ اس سبب سے ہے کہ نشہ کی سب کہیل محض میری ہے
طفیل سے ہین بس جب مین نشہ کے حرکات کو دیکھتی تہی تو اس سبب سے ہنستی
تہی کہ میرے ہی کہیل کیا اچھے مین دوسرا یہہ کہ مینی اپنی ترقی اور آپ کی
سلطنت کی بہبودی کیواسطے یہہ بنیاد قایم کر رکہی ہے کہ جہانتک ہوسکتا ہے
مین لوگون کے ذہن مین یہہ خیال ڈالتی رہتی ہون کہ پڑہنے سے کچھہ فایدہ نہین

محض اوقات ضایع کرنی ہے اور اپنی اوپر ناحق کی مصیبت اوٹہانی ہے چونکہ
مین عورت ہون اسواسطہ اکثر عورتین تو بہرے دم مین آجاتی ہین اور اپنے بال
بچون کو علم نہین پڑہاتین مگر بعض بعض مرد ایسے ہین کہ وہ مجہ پر غالب آجاتے ہین
پھر حتی الوسع مین اون کی بہی درپے رہتی ہون اور کچہ نہین ہوتا تو یہی خیال
اون کے دل مین جمادیتی ہون کہ جو وقت تحصیل علم مین صرف کرین وہ کسی ایسی کام
مین کیون نہ کرین کہ جس مین سر دست نکد ملے اور بعض اوقات عقل جو میری دشمن
ہے اور ہر وقت میری تخریب کے درپے رہتی ہے اون مرد اور عورتون کو جو میرے
دم مین آجاتے ہین بہکاتی ہی کہ علم کے پڑہنی مین بہت فایدہ ہین دل مین
نور آتا ہے اندہیرا دل کا دور ہوتا ہے پڑہا ہوا آدمی فریب کم کہاتا ہے دین و دنیا
کے بہلائی کا راستہ علم ہے دکہاتا ہے جب کوئی شخص کسی شے کو کہ جسکا اوسکو
کچہ علم نہو دیکہتا ہے تو اسکی اصل حال کے معلوم کرنیمین نہایت پیچ و تاب کہاتا ہے اور
طرح طرح کے صدمے اوٹہاتا ہے جس کو اوس شے کا علم ہوتا ہے وہ دیکہتے ہی فوراً
معلوم کر جاتا ہے یہی حال خواندہ اور ناخواندہ کا ہے ناخواندہ آدمی کچہ نہین
جانتا کہ اس جہان سے کیا مراد ہے مین یہان کسواسطے آیا ہون پہر کہان
جاؤنگا کیا کام مجکو کرنا چاہیے چاند اور سورج وغیرہ کے بنانے سے کیا مطلب
ہے اوسکو تو صرف یہی معلوم ہے کہ روٹی کہالینی اور سو رہنا اور یہ وہ ٹہہ سیج
کہہ کر گذارہ کر لینا کیونکہ ابتدا سے وہ یہی باتین سیکہتا رہا ہے غرض اور

بہی کئی باتین ایسی قسم کی میرے دشمن لوگونکو سمجہایا کرتی ہے بعض بعض لوگ عقل کے
فریب مین اکر میرے کہنے کے خلاف عمل کرنے پر مستعد ہوتے ہین یعنے تحصیل علم کے
شایق ہو جاتے ہین اوسوقت مین بڑا سر پٹکتی ہون اور ادہر اودہر ہاتہہ پانو مارتی
ہون کہ کوئی صورت نکلے جس سے میرے دشمن کا کہنا نہو اوسوقت مصیبت پر میرا
ایک بہائی جسکا نام جہل مرکب ہے بڑی ہی مدد دیتا ہے مین تو بسبب اسکے کہ عورت
ہون صرف اسقدر طاقت رکہتی ہون کہ لوگونکے دلونمین خیالات اپنے منشا کے
موجب پیدا کردون یہہ طاقت نہین کہ اپنی دشمن کے خیالات کو زور سے نکالدون
کیونکہ اسقدر مجہہ مین زور نہین مگر میرا بہائی بڑا بہادر اور زور آور ہے کہ وہ زبردستی
میرے دشمن کے خیالات کو لوگونکے دلونسے نکالدیتا ہے اور وہ خود ایسا جم کر بیٹہتا ہے
کہ عقل کے خیالات کو ہرگز دخل نہین دیتا اسواسطے مین اوسکی بڑی شکر گذار ہون
کہ اپنی بہن کے وقت مصیبت پر وہ بڑی مدد کرتا ہے تیسرا میرا یہہ کام ہے کہ مین
اکثر مردون اور عورتونکے دلونمین یہہ خیال ڈالدیتی ہون کہ چہوٹے چہوٹے بچون کو
خوب زیور پہنانا چاہیے بغیر زیور کے اچہی ورخوبصورت معلوم نہین ہوتے اور
سوائے اسکے جب تک زیور نہ ہوگا لوگ تمکو دولتمند نہ کہین گے جب وہ میرے
دم مین اکر زیور پہنا دیتے ہین تو مین شاہزادہ حرام کی خدمت مین حاضر ہوتی
ہون کہ میرا جو کچہہ کام تہا وہ مینے کر دیا اب آگے اپکا کام ہے وہ جہٹ پٹ
چند حرامیونکو فرما دیتے ہین کہ گہات مین رہو جب قابو لگے اوس بچہ کو مارکر

زیور اوڑالو چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہین کہ جب بچہ کو کسی جگہ اکیلا دیکھتے ہین اوسکو
اٹھا کر اور جان سے مار کر زیور اوتار لیتے ہین اور بعضے آدمی جو اپنی بچون کو زیور پہنا کر
بخوف حرامیون کے کسی وقت اکیلا نہین چھوڑتے وہان مین اسطرح کیا کرتے ہون
کہ جو اوس بچہ کے کہلانے والے ہین مین اونہین کے دلین معرفت طمع اپنی سمجھکے
دخیل ہوکر یہہ خیال پیدا کرتی ہون کہ بچہ کو مار کر زیور اوتار لو اور بچہ کو زمین مین
دفنا دو مالک سے کہدینگے کہ تمہارا بچہ یہان کہین کہیلتا کہیلتا خبر نہین کہان غائب
ہوگیا وہ ایسا ہی کرتے ہین کئی دفعہ یہہ کام کرکے وہ بچ جاتے ہین اور کئی دفعہ
پکڑے جاتے ہین مگر ان دونو صورتون مین آپ کی خوشی خاطر کمی نہین گئی کیونکہ
اگر وہ پکڑے جاوین تو آپ کی خوشی خاطر و ترقی سلطنت کیواسطے دو کام نکلتے
ہین ایک تو یہہ کہ بچہ مارا گیا دوسرا یہہ کہ مجرم کو پھانسی لگی اور اگر مجرم بچ گیا
تو بھی وار خالی نہ گیا کہ بچہ ہی مارا گیا اور جب تک مجرم جیتا رہیگا اسیطرحکے
اور کام کرتا رہیگا جو تہا میرا یہہ کام ہے کہ مین اکثر مردونکے دلونمین یہہ خیال
ڈال دیتی ہون کہ تمکو بھی مثل عورات کے زیور پہنا چاہئے کہ اسمین تم خوبصورت
معلوم ہوگے جب وہ یہہ حرکت کرتے ہین تو آپ کی سلطنت کیلئے مفید تین درجہ
بہت عمدہ ظاہر ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ اکثر لوگونکے مذہب مین مردون کو
زیور کا پہنا منع ہے وہ تو اوسکے مجرم ہوتے ہین دوسرا یہہ کہ زیور کیلالچ سے
کئی دفعہ وہ جان سے بہی مارے جاتے ہین چنانچہ آپنے سنا ہوگا کہ ایک شخص زیور پہین کر

امرت سر مین گیا تہا راستہ مین اوسکو رہزنان نے جان سے مارکر زیور اُتار لیا تہا
اور ایک شخص کو رات کو سوتے سوتے بطمع زیور ہلاک کرکے زیور اتار کر لے گئے تھے
تیسرا یہہ کہ رفتہ رفتہ اونکو اپنے بار سنگار کے زیادہ کرنے کیواسطے یہہ شوق ہوجاتا ہے
کہ ہم بالکل عورتین بنجاوین یہانتک کہ زیور پہنتے پہنتے اکثر آدمی لباس عورات کا
پہننے لگ جاتے ہین اور پہر اونمین سے کئی آدمی لباس عورات پر بہی اکتفا
نکرکے بالکل عورت بنجاتے ہین اور مخنثونمین جاکر ملتے ہین کہ یہہ بات آپکی سلطنت
کیواسطے بڑی ہی مفید ہے کیونکہ مخنث لوگ آپکے رعایا ہین بس جب رعایا مین
ترقی ہوگی تو سلطنت کیواسطے بہرحال مفید ہوگی کیونکہ مصرع رعیت چو بیخست و
سلطان درخت   پانچوان میرا یہہ کام ہے کہ مین اکثر عورات کے دلونمین
یہہ خیال ڈال دیتی ہون کہ جو بُرا کام تمہارے مرضی مین آوے کرو تمکو کوئی نہین
دیکہتا خاوند تمہارا باہر ہے جب وہ کرتی ہین تو اونکا خاوند اتفاقاً باہر سے آجاتا ہے
اور اونکو بُرا کام کرتے ہوے دیکہہ کر یا اور طرح سے معلوم کرکے خوب زدوکوب
کرتا ہے پہر اوسکا نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ باہم مرد و عورت کے نفاق پڑجاتا ہے
اودہر سے مرد خراب ہوتا ہے اور اودہر عورت مارے مارے پہرتی ہے کوئی نہین
پوچہتا کہ کون ہے بلکہ یہانتک کہ لوگ اوسکا نام بیحیا اور بے شرم رکہتے ہین اور
اوسکو اپنے گہرونمین بہی داخل کرنا معیوب سمجھتے ہین چھٹی یہہ کہ مین اکثر لوگون سے
شادیمین خوب صرف بیجا کراتی ہون اور اونکے دلونمین یہہ خیال ڈالدیتی ہون

کہ دولت کا کمانا صرف اسی دن کیواسطے بنا ہے اور یہہ خیال بالکل بہولا دیتی ہون
کہ دولت کا کمانا صرف اسی دن کیواسطے نہین بلکہ اپنی آسایش اور اپنے بال بچہ کی پرورش
اور وقت مصیبت پر کام آنے کیواسطے اور زاد راہ آخرت کے لیئے ہے وہ لوگ میرے
دم مین آکر بیدریغ اسقدر روپیہ صرف کر دیتے ہین کہ خود فقیر بنجاتے ہین پیچہے پچہتاتے
ہین فاقہ مرتے ہین پہر اونکو کوئی مونہہ نہین لگاتا وہ ساری شیخی جو میرے
اشتعال کے سبب سے شادی کیوقت اونکے دلومین پیدا ہوئی تہی اور بڑے صراف
بنے پہرتے تہے اوس فاقہ کی حالتمین سب بہول جاتے ہے اور تماشہ یہہ ہے کہ
پہر وہی لوگ اوسکو ہنستی ہین کہ جنکو شادی کیوقت اوس نے بیجا روپیہ عطا کیا تہا
مثلاً طوایف یا دولہ کے وارث کہ جنکو شادی کیوقت اوس نے اپنی حد سے بہت
زیادہ روپیہ دیدیا تہا یا برادری کے لوگ کہ جنکو اوسنے اپنی نام آوری کے لیئے
خوب بہاجیان اندازہ سے زیادہ دین اور اکثر اوقات ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے
کہ شادی کیوقت جن لوگونکو وہ ادنے آدمی سمجہ کر بطور خیرات اپنی نام آوری
کے لیئے کچہہ دیتے تہے پہر فاقہ کیحالت مین گدائی کرتے کرتے اونہین لوگونکے
دروازہ تک بہی پہنچ جاتے ہین اوسوقت اون صرافونکا حال دیکہنا چاہیئے
کہ اونکے دلومین کیا گذرتا ہوگا مگر مجہکو کیا مجکو تو صرف اپنے کام سے مطلب تہا
غرض آخرکار اوسکا نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ وہ چوریکا پیشہ اختیار کرتے ہین اور
گرفتار ہوکر قید ہوجاتے ہین ساتوین) میرا یہہ کام ہے کہ جب کوئی دولتمند

مرجاتا ہے اور اوس کے بیٹے رہ جاتے ہین تو مین اوس کے بیٹون کے پاس جا کر اون مین
بڑی جلدی کرتی ہون اور جاتے ہی پہلے تو یہہ کام کرتی ہون کہ اونکے آپسمین
نزاع کرا دیتی وہ تقسیم جائداد کے واسطے مقدمہ دایر کرتے ہین او سمقدمہ مین بہی بہت
سا روپیہ بیجا صرف ہو جاتا ہے پہر جب مال تقسیم ہوتا ہے تو مین ہر ایک بیٹے کو یہہ سمجہاتی
رہتی ہون کہ باپ نے جو مال جمع کیا تہا آخر چہوڑ گیا کسی کام نہ آیا اسیطرح تم بہی چہوڑ
جاؤگے بہتر ہے کہ اس کو صرف کرو اور اسبات کی نہایت کوشش کرتی
ہون کہ بیجا جگہہ صرف ہووے کیونکہ جگہہ پر صرف ہونے سے پہر میرے کارگزار
مین فرق آتا ہے میری صلاح سے کوئی ستار والا کو اور کوئی تنبورہ والہ کو اور
کوئی مرغباز و بٹیرباز وغیرہ کو اوستاد بنا لیتا ہے کبہی پتنگ اوڑاتا ہے کبہی
جشن کراتا ہے دن عید اور رات شب برات مناتا ہے کوئی لٹہ پیتا ہے کوئی
طوائف کو بولاتا ہے کوئی قماربازی کرتا ہے اوس کے ہمنشین اور صحبتی بہی
مین چہانٹ چہانٹ کر ایسی بنا دیتی ہون کہ جو میرے دلسے مرید ہون تا کہ
میری ہی مرضی کے موافق اشتعال دیتی رہین میرے کام مین نشہ بہی بڑی
مدد دیتا ہے وہ ہر ایک آدمی پر جو کوئی اوس سے ذرا بہی ہمنشینی اختیار کرے
ایسا غالب آجاتا ہے کہ اپنی تقریر و دلایل معقول کے سبب سے آدمی کی ہوش
بہلا دیتا ہے کیسا ہی آدمی کم خرچ ہو مگر جب وہ آتا ہے خواہ مخواہ اوسکو
خرچ کرنا پڑتا ہے غرض اسیطرح پہر مین اوسکو فقیر بنا دیتی ہون کہ پہر وہ

آدمی فرقہ بدمعاشان یعنے آپکی رعایا مین داخل ہو جاتا ہے اٹھوین میرا یہہ کام

ہے کہ یعنے خاص لڑکیون کی تعلیم مین مردون اور عورتون کے دلونمین یہہ

خیال خوب طرح پر جمار کہا ہے کہ لڑکیونکے پڑہانے سے کیا فایدہ ہے اونہون نے

کہین کمانے جانا ہے ناحق بیچاریونکو تعلیم دینی کیا ضرور ہے اور یہہ خیال مین

اونکے پاس کو نہین آنے دیتی کہ تحصیل علم کے صرف کمانے کیواسطے نہین ہے

بلکہ اس سے انسانیت حاصل ہوتی ہے جو عورت پڑہ جاوے اوس سے ہمیشہ

خاوند اوسکا ایسا راضی رہیگا کہ گویا غلام بنجاویگا کیونکہ جو عورت خواندہ ہوگی

اوسکو خانہ داری کا سلیقہ بہت اچہا آجاوے کا اور گفتگو اوسکی نہایت معقول

ہوگی نیک و بدمین برخلاف ناخواندہ عورتون کے بخوبی تمیز کرسکے گی علم اوسکے عقل کو

ایسا مجلی کریگا کہ وہ خاوند کو نہایت عزیز معلوم ہوگی غرض میرے کوشش

کی سبب سے جب لوگ اوس خیال پر عملدرآمد کرتے ہین تو اس تجویز سے قطع نظر اسکے

کہ میری کمال ترقی مقصود ہے بلکہ آپ کی سلطنت کیواسطے یہہ بات بڑی فائدہ مند ہے

کہ اکثر عورات سے خاوندونکی نااتفاقی ہو جاتی ہے اور اس سبب سے کئی ایسے فعل

سرزد ہوتے ہین جو آپکی مرضی کے موافق ہین نوین آپکو معلوم ہے کہ مرض چیچک

بڑے سخت بلا ہے ہر ایک بچہ پر آکر پڑتی ہے اور اکثر ونکو کئے طرحکے صدمہ

پہنچا کر جانسے ہلاک کرتے ہے جو بچہ اس مرض سے بچ جاوے لوگ اوسکی زندگی

از سر نو تصور کرتے ہین حکماء فرنگ نے بڑی بڑی کوششین کر کے اسکا ایک

علاج نکالا جسکا نام ٹیکا ہے عقل اور تجربہ کے قیاس مین تو یہہ علاج نہایت عمدہ ہے
گویا وہ تو اُس کے یہانتک معتقد اور قائل ہین کہ اگر سو آدمی کو ٹیکا لگایا جاوے
تو غالباً اونمین سے ایک دو آدمی کو غلبہ مرض کا ہوگا ورنہ اکثر ونکو تو اُس مرض کا
غلبہ نہین ہوگا اور جانسے بچ رہینگے مگر میرے قیاس مین یہہ علاج محض واہیات
اور بیفایدہ ہے دلیل اوس کی یہہ ہے کہ ایک تو وہ علاج عقل کا پیدا کیا ہوا ہے
بس عقل کو کیا عقل ہے جو کوئی اچھی تدبیر نکال سکے دوسرے یہہ کہ تجربہ جو اس
علاج کو اچھا کہتا ہے تو اسکی اسمین کچھہ خود غرضی ہی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اسکے
اچھاپن کی بابت صرف یہی دلیل دیتا ہے کہ جنکو ٹیکا لگایا اکثر انمین سے غلبہ مرض
سے بچ رہے سواے اس دلیل کے اور کوئی دلیل نہین دیتا بہلا صرف ایک دلیل
کسکام کی ہے اور علاوہ برین تجربہ کی دلیل سے یہہ بہی واضح ہے کہ بعضے بعضے
آدمی کو باوجود لگانے ٹیکہ کے پہر بہی غلبہ مرض کا ہوجاتا ہے پس آپ ہی خیال کریز
کہ اگر اکثر ونکو فایدہ ہوا اور بعض بعض کو نہ ہوا تو وہ علاج کسکام کا ہے بہتر یہہ ہے
کہ کوشش اس بات کی دور کرنے کی چاہیے جو آپکی سلطنت مین خلل انداز ہو مرض
چیچک تو آپ کی سلطنت مین کچھہ خلل انداز نہین ہے بلکہ یہہ بیچاری تو ایسی
بہلی مانس ہے کہ اس ہی کے سبب سے اکثر کام آپکے سلطنت کے مفید ہوتے رہتے ہین
کیونکہ جس بچہ کو یہہ قابو کرتی ہے اوس بچہ کے مان باپ وغیرہ اس مرض کی
خوشامد و آمد مین ایسی ایسی حرکات کرتے ہین جو بانین خلل انداز اور آپکے سلطنت کے مفید مین مگر یہہ امر محض ہے

ہوتا ہے کیونکہ بہتے لوگون کے ذہن مین یہہ جما دیا ہے کہ چیچک ماتا ہے اسکو یہہ چاہیے
چاہیے ٹیکا کرانے سے ناراض ہو جاوے گی اور علاوہ برین ٹیکا کرانے سے ناحق
بچہ کو زخمی کرانا کیا ضرور ہے اگر اوس کی زندگی ہے تو وہ آپ ہی بچ جاوے گا
پس اس سبب سے لوگ ٹیکا نہیں کراتے عقل پٹتی ہے رہ جاتی ہے اونکا کہنا
نہیں ہوتا اور آپنے بھی اکثر دیکھا ہوگا کہ جب ٹیکا کرنے والہ کسی محلہ مین آتا ہے
تو میرے مرید و معتقد اپنی بچونکو چھپا لیتی ہیں اور ٹیکا کرانے کو ایک بھاری ظلم
سمجھتے ہیں اگرچہ عقل نے کئی دفعہ اونکو بہکایا اور پکار کر سنایا کہ ٹیکہ کے زخم
سے جو تم لوگ اپنی بچہ کو بچانا داخل رحم سمجھتے ہو وہ دراصل رحم نہیں ہے بلکہ
وہ بڑا بھاری زخم ہے جو تم اپنے ہاتھ سے اپنے بچہ کی جانبر لگاتے ہو کیونکہ
ٹیکہ کا زخم کچھ منضر نہیں ہوتا بلکہ وہ زخم بچہ کیواسطے عین راحت کا نشان ہے
صرف دو گھڑی کی تکلیف ہے سو یہہ تکلیف اوس تکلیف سے بہت ہی کم ہے
جو غلبہ مرض چیچک کیوقت بچہ کو عاید ہوتی ہے اور کئی دن تک رہتی ہے اور
آخرکار اکثر اونکو جان سے ہلاک کرتی ہے بچہ کچھ نہیں جانتا کہ اوسکا فایدہ کس
بات مین ہے مگر تم جو اوس کے مان باپ اور وارث ہو تم پر فرض ہے کہ وہ
کام کرو جسمین ازروے دلایل عقلی و تجربہ کے بچہ کے حق مین فایدہ متصور ہو
اور چیچک کو جو تم ماتا سمجھ کر اوس کی ناراضگی کے سبب ٹیکا نہیں کراتے ہو ہرگز
ذرا اتنا تامل کر لو کہ اکثر لوگ ٹیکا کراتے ہیں اگر وہ ماتا ہوتی اور ناراض ہو جاتی

تو ضرور ہے کہ اون لوگونپر کچھہ صدمہ پہنچانے سو ایسا ہرگز نہین ہوتا مگر میرے مرید
میرے ایسے معتقد ہین کہ وہ ایک نہین سنتے اور اس سبب سے عقل کی کچھہ پیش نہین
جاتی اور یہہ قیاس آپ خود فرما سکتے ہین کہ میری اس خدمت نمایانسے آپ کی
سلطنت مین کسقدر ترقی متصور ہے دسوان میرا کام قابل انعام کے ہے کہ مین
بعض بعض آدمیونسے اونہین کے بچونکو اونہین کے ہاتھہ سے مروا دیتی ہون چنانچہ
آپنے بھی سنا ہوگا کہ بعضے کئی قومونمین یہہ رسم جاری کیا ہوی ہے کہ جب
کبھی لڑکے پیدا ہوتے ہے تو وہ اوسکو اپنے ہاتھہ سے مار دیتے ہین یہہ محض میری
ہی کوشش وکارگذاریکا نتیجہ ہے کیونکہ مین اون لوگونکے ذہن مین یہہ خیال
جما دیتی ہون کہ لڑکی کی شادی کیواسطے خدا جانے کیسا ٹھکانہ ملے اور وہ لڑکی
چال چلن مین کیسی نکلے اور رواج جہیز دینے کیواسطے بہت سا روپیہ چاہئے اگر نہ دینگے
تو برادری مین سبکی ہوگی اس سے بہتر ہے کہ ابھی مار ہی دین اس خیال سے وہ لوگ
مار دیتے ہین ورنہ آپ یقین جانین کہ اگر مین تندہی نہ کرون تو یہہ رسم کبھی
جاری نہو اور مجکو اسمعاملہ مین بڑی ہی کوشش کرنی پڑتی ہے تب یہہ مطلب
حاصل ہوتا ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اسمطلب کے بگاڑنے کیواسطے کئی لوگ مانع اور
سدراہ ہین چنانچہ عقل رحم خداترسی انسانیت آہ مظلومانکا خوف
بڑے خلل انداز ہین آپکو تو ان لوگونکے ساتھہ ورنارہ کا کبھی کاہے کو اتفاق پڑا ہوگا
یہہ لوگ بڑے بے ڈھب ہین کئی دفعہ میرے مطلب بنے ہوئے کو بگار دیتے ہین علی الخصوص جب

ان سب مین سے جس کا نام عقل ہے وہ تو بہت ہی طرح اور سدراہ ہے بلکہ اور لوگ
تو سب اوسی کے تابع ہین جہانتک اوسکو قابو ملتا ہے وہ اسمطلب کے بگارنے کیواسطے
طرح طرح کی کوششین کرتی ہے اکثر اوقات کئی آدمیونکو جنکو مین بڑی بڑی کوششین
اور تدبیرین کرکے اپنی مطلب کی راہ پر لاتی ہون اس طرح آکر بہکاتی ہے کہ خدا کے
قہر سے ڈرو جس نے تمکو پیدا کیا ایسی حرکت مت کرو جو حیوان بہی نہین کرتے تم
صریح دیکہتے ہو کہ حیوانونکو اپنے بچون کی محبت مین اپنے جانتک فدا کرنے کا دریغ
نہین تم انسان ہو کر یہہ کام کرتے ہو بچہ خدا کی امانت ہے خدا کی امانت مین
خیانت مت کرو اور اپنے اوپر ایسا سخت ظلم مت دہرو روز محشر مین اس کا کیا جواب دوگے
جب سب لوگ اول سے آخر تک خدا کے سامہنے کہڑے ہونگے اور یہہ بچہ تمپر اتم پر
دعوے خون کا کریگا اور یہی تمہارے ہاتہہ پیر جنکے زور سے تمنے بچہ کو ہلاک کیا گواہی
دینگے پہر اوس وقت تمہارا کیا حال ہوگا بڑے پچتاؤگے زار زار روؤگے اوسوقت
کچھ حاصل نہین ہوگا اگر سمجہنا ہے تو اب ہی سمجھ لو وقت ہے پہر وقت گذشتہ
ہاتہہ نہین آوے کا سوچو کہ اگر کسی ادنے آدمی نے تہوڑی سی محنت کرکے کوئی
کام مثلاً تصویر ہی بنائی ہو اور دوسرا آدمی اوسکو توڑ دے تو صانع اوسکا کسقدر
ناراض ہوتا ہے اور اوس کی ناراضگی خالی ہی نہین جاتی بلکہ توڑنے والے
کو کئی طرحکے تکلیف حکام وغیرہ کے طرف سے پونہچتی ہے باوجودیکہ وہ چیز بہی
محض نکمی ہے اور ایک ادنے آدمی کی بنائی ہوئی ہے خالق تمام مخلوقات جو

سے بڑا ہے اوس کے قدرت کاملہ نے کئی مہینہ تک متوجہ ہوکر بچہ کی تصویر بنائی ہے

اور اوس کو تم توڑتے ہو تو تم ہی لمبین سوچو کہ اوسکا بدلہ تمکو لیسا ملیگا اور یہہ بھی تم

دیکھتے ہو کہ اکثر آدمیون نے اپنے بچونکو مارکر اگلے جہانمین تو جو بدلہ اونکو ملے گا وہ

تو علاوہ رہا بلکہ اس جہان مین بھی پہانسی پائی اور جو تم سمجھتے ہو کہ ہمکو قتل کیوقت

کوئی نہین دیکھتا بدلہ کیونکر ملیگا یہہ تمہارا خیال محض غلط ہے وجہ اوس کی یہہ ہے

کہ اول تو خالق اوس کا ہر وقت اوس کے ساتھہ ہے کیونکہ اپنی چیز کو کوئی

شخص بغیر حفاظت کے نہین چھوڑتا گو اوسکو تم نہین دیکھتے مگر وہ تمکو یہہ ظلم

کرتے ہوئے ضرور دیکھتا ہے جیسا کہ اگر تمارے سر مین درد ہو باوجودیکہ تم درد

کے موجودگی کے قائل ہو مگر درد کی شکل تم نہین دیکھہ سکتے اور درد تمارے

جسم کو ضرور دیکھہ رہا ہے کیونکہ جب وہ کسی عضو پر مسلط ہے تو ضرور ہے کہ وہ اوسکو

دیکھتا بھی ہوگا یہی خدا کی موجودگی کا حال ہے اور وہ اسباب پر بہی ضرور قادر ہے

کہ اگر چاہے تو تمکو قتل بچہ سے روک دے یا تمکو اوسوقت اپنے قہر سے ہلاک کردے

مگر چونکہ اوس نے تمکو فعل کا مختار کر رکہا ہے اور تمسے وعدہ ہو چکا ہے کہ نیک و بد کا

حساب عقبے مین ہوگا کہ ان دونونکام کے نتیجہ کیوسطے بہشت اور دوزخ موجود ہے

اسواسطے تمکو یہہ ظلم کرتے وقت کچھہ نہین کہتا اور دوسرا یہہ خیال تمارا اس سبب سے

بھی غلط ہے کہ جہانمین دو قسم کے کام مین ایک رحمانی اور دوسرا شیطانی رحمانی

وہ کام مین جو عقل کے نزدیک اچھے ہون اور شیطانی کام وہ ہین جو عقل کے خلاف ہون

اور شیطان کے مشورہ سے ہوی ہے ان یہہ کام مجہ عقل کے نزدیک نہایت برا اور نازیبا ہے
تو اس سبب سے لازم آیا کہ یہہ کام شیطانی ہے اور جب شیطانی ہے تو ضرور ہوا کہ یہہ کام
تمنے شیطان کے مشورہ سے کیا ہے اور جب مشورہ ہوا تو ضرور ہے کہ اس کام مین
شیطان تمہارا محرم راز ہے اور یہہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ شیطان کی دشمنی تمہارے
ساتھہ ابا و اجداد سے چلی آتی ہے اور وہ دل سے چاہتا ہے کہ دشمنی کا بدلہ تمسے لے
اور یہہ ضرور نہین کہ دشمن دشمنی کا بدلہ دشمن ہی بنکر لے دوست بنکر بھی لے سکتا ہے
کیونکہ اوسکو تو بدلہ لینے سے کام ہے پس جب تم یہہ کام کر چکتے ہو تو اوس وقت
شیطان جھٹ پٹ اپنی شکل بدل کر حکام وغیرہ کو خبر کر دیتا ہے کہ اس سبب سے تم
فوراً پکڑے جاتے ہو اور پہانسی پاتے ہو شیطان کے دو فایدہ نکلتے ہین ایک
تو یہہ کہ تمکو جان سے مروا دیا دوسرا یہہ کہ تمہارے ہی بچہ کو تمہاری ہی ہاتھہ سے
قتل کروا دیا اور تمکو دارین مین روسیاہ اور مجرم بنا دیا اور جہان مین جو مثل
مشہور ہے کہ پاپ چھپا نہین رہتا اوس کا بھی سبب ہے کہ ہر پاپ شیطان کے
مشورہ سے ہوتا ہے اور چونکہ شیطان آدمی کا جانی دشمن ہے اسواسطے وہ بلباس
دوستی پاپ کرا کر پہر دشمن بن جاتا ہے اور جھٹ پٹ اوسکا اشتہار دیدیتا ہے
اور اگر تمکو یہہ خیال ہے کہ بعض بعض پاپ چھپے بھی رہتے ہین اول تو یہہ امر شاذ و
نادر ہے اگر شاید کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی پاپ کسیقدر عرصہ تک چھپا
رہتا ہے تو اوسکی یہہ وجہ ہے کہ شیطان کی کبھی کبھی یہہ مرضی ہو جاتی ہے کہ میں

اونہین لوگونسے جنہون نے یہہ پاپ کیا ہے چند اور بھی پاپ کرالیوین تاکہ طرح طرح
کے عذاب کے لائق ہوجاوین پہر اونکو پکڑوا دو انکا تمنے بھی دیکھا ہوگا کہ کئی آدمی
جو ایک دو پاپ کرکے بچ جاتے ہین آخر کار جب وہ کسی چھوٹی ہوئی بات مین
پکڑے جاتے ہین تو اونہین پچھلے جرم بھی ثابت ہوجاتے ہین چنانچہ چند روز ہوئے
کہ ایکشخص چوری کے مقدمہ مین پکڑا گیا جب اوسکے گہر کی تلاشی ہوئی تو اوس کے
گہر سے ایک چیز ایسے شخص کی برآمد ہوئی کہ جسکو رہزنان نے قتل کرکے
وہ شے چہین لئی تھی جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اوس شخص کا قاتل
بھی وہی شخص تہا آخر کار اوسکو پہانسی لگی اور کئی طرحکے عذاب سے مارا گیا
غرض اسی قسم کی واہیات باتین عقل اونکو سنایا کرتی ہے میری مرید اول تو
دل لگا کر سنتی ہے نہین اگر شاید عقل زبردستی انکو سنا دیتی ہے تو وہ میرے اجازت
وصلاح سے اوسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ ہم لڑکیونکو نہ مارین تو ہمکو داج اور
جہیز دینے کے واسطے بہت سا روپیہ چاہئے ہم کہانسے لاوین اگر نہ دیوین
تو ہمارے واسطے لوگو نمین سبکی ہوتی ہے پہر اونکو عقل یہہ جواب دیکر بہگاتی
ہے کہ اول تو بہت داج جہیز دینے کی ضرورت نہین جسقدر مقدور ہوا دیدیا اور جو شخص اپنے
مقدور کے موافق داج جہیز دے اوسکی کبھی سبکی نہین ہوتی دوسرا یہہ کہ یہہ کیا ضرور
ہے کہ تمکو داج جہیز زیادہ دینے کیواسطے مقدور ہے نہین ہوگا خدا جانے اوس
لڑکی کے نصیب کا کیا کچھ تمارے پاس آجاوے کیونکہ دولت کو آتے ہوئے دیر نہین لگتی

تیسرا یہہ کہ بہت لوگ ایسی ہیں کہ جو اپنی بچونکو نہیں مارتے ہیں اونکا بھی تو کسیطرح
گذارہ ہوتا ہے چوتھی یہہ کہ بالفرض اگر تمکو دنیا میں کچھ سبکی بھی ہو تو تم خیال کرو
کہ وہ سبکی اچھی ہے جو چندروز زندگی تک چند لوگونکے سامہنے دنیا میں ہوگی یا وہ
سبکی اور طرح طرح کی سختی جو خدا کے سامہنے ہوگی جسوقت تمام مخلوقات اول سے آخر تک
کہڑی ہوگی اور سب کے سامہنے ہلاکت بچہ کی سبب سے تم آگ میں ڈالے جاؤگے اور مدت
لاانتہا تک وہان رہوگے جب میں دیکہتی ہون کہ عقل میرے مریدونکا پیچھا ہی نہیں
چہوڑتی اور اونکے دلمیں اپنا اعتقاد جمانا چاہتی ہے تو میں اوسوقت بڑی چالاکی
کرتی ہون کہ جو راستہ عقل کے آنے کا ہے میں اوس کے دروازہ پر بیٹہہ جاتی
ہون عقل کو اندر جانے نہیں دیتی عقل ہر چند مجہہ سے کشتی کرتی ہے اور زور
لگاتی ہے مگر میں جلدی سے جہالت و غفلت اپنے دوستونکو بولالیتی ہون
وہ میری مدد کرتے ہیں اور عقل کو اندر جانے سے روک دیتے ہیں غرض مجکو
اسمعاملہ میں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے گیارہوان میرا یہہ کام ہے کہ جتنے آدمی
شہزادہ کذب کے رعایا بنی ہوئے ہیں اور بنتے جاتے ہیں وہ سب میرے ہی ترغیب
وکوشش کا نتیجہ ہے اور میرے ترغیب کرنے کی وجہ بتفصیل یہہ ہے کہ جب چہوٹا بچہ
کوئی برا کام کرتا ہے اور اوسکا باپ یا کوئی اور شخص پوچھتا ہے کہ یہہ کام اوسنے
کیون کیا تو اُس بچہ کی مان یا اور کوئی میرے صلاح سے یہہ کہدیتی ہے کہ اجی
بچہ نے تو یہہ کام نہیں کیا وہ بچہ اس سبب سے باپ کی دہمکی سے بچ جاتا ہے جنبار عر

تک اسیطرح ہوتا رہتا ہے جون جون وہ جوان ہوتا ہے سمجھتا جاتا ہے کہ جھوٹ ایسی
چیز ہے کہ جس سے آدمی برا کام کرکے بچ جاتا ہے کیونکہ مین اپنی بزرگون کے خلاف
گوئی کے سبب سے کئی دفعہ برا کام کرکے بچتا رہا غرض رفتہ رفتہ وہ خلاف گوئی مین
خوب ہوشیار ہو جاتا ہے یہانتک کہ پھر شہزادہ کذب کی رعایا مین داخل ہوکر
آگے خوب خیر خواہی کرتا ہے غرض اسی طرح اور بھی بہت سے میری کارگذاریان ہین مثلاً
فحش گیتونکا گانا یا تصاویر فحش کا بنانا یا ایام ہولی و تعزیہ مین کئی آدمیونکو بلا مرض
پاگل بنا دینا یا ایسی ہی گالی بالی بکنا یا تمسخر کا کرنا فقط

شیطان نے جب یہہ سب باتین سنین فوراً بیوقوفی کو اپنے پاس بڑی عزت سے بٹھا لیا
اور بڑی معذرت کی کہ افسوس ہے کہ ہمنے تیری قدر پہلے نہ جانی تو تو ہماری سلطنت
کے قیام کیواسطے بڑی بھاری رکن ہے آج سے تجکو عہدہ وزارت کا عطا ہوا اور یہہ
بھی ہم وعدہ کرتے ہین کہ چند روز کے بعد ہم تجکو اپنی جورو بھی بنا لین گے جسقدر
تو نے تجویزین کیئن ہین وہ نہایت ہی برجستہ اور پسندیدہ ہین خصوصاً یہہ تجویز کہ
تحصیل علم سے اکثر لوگونکو تو مانع رہتی ہے ایسی عمدہ ہے کہ اوسکی تعریف مین
ہماری زبان عاجز ہے کیونکہ ہماری سلطنت کے زوال کیواسطے علم ہی بڑا بھاری
مفسد ہے اس علم کے سبب سے ہی غنیم بعضے اوقات ہمپر غالب آجاتا ہے ورنہ بیعلم کو
تو ہم جسطرح چاہین دم دے سکتے ہین کئے بیعلمونکو ہمنے بن آئی جان سے مروا دیا اور
کئی بیعلمونکو ہمنے اپنی رعایا مین شامل کر لیا مگر علم وار آدمی بڑا بے ڈھب ہے کہ وہ

ذرا مشکل سے ہی رام کہاتا ہے اگرچہ اوس کے قابو کرنے کے واسطے بھی ہماری بارگاہ مین
میان غرور بڑا ہوشیار ہے اور اکثر آدمیونکو اوس نے قابو مین بھی کر رکھا ہے اور
کرتا جاتا ہے مگر تاہم بڑی محنت کرنی پڑتی ہے بیوقوفی نے عرض کی کہ حضرت غرور
بھی میرا ہے بیٹا ہے پہلے مینے اسواسطے عرض نہین کی تہی کہ وہ آپکے پاس اپنی
طرف مسند پر بڑی عزت سے بیٹہا تہا اور مین عالم وہمیونمین بیٹھی تہی مینے اوسوقت
یہہ خیال کیا تہا کہ اگر اس وقت یہہ کہونگی کہ غرور میرا بیٹا ہے تو شاید غرور کو ناگوار
گذرے گا اور تعجب نہین کہ اوسوقت میان غرور انکار بھی کر دیتا کہ یہہ میری
مان نہین ہے مگر اب چونکہ مین بھی آپکے اقبال سے اچھی پایہ پر پہنچ گئی ہون
اس واسطے ظاہر کر دیا فقط غرض ادہر تو اسی قسم کا جشن ہو رہا تہا اور عملہ فعلہ
شیطانی اپنے اپنے پایہ اور حوصلہ کے موافق اپنی اپنی کارگذاری عرض و معروض
کر کے شیطان کے دلکو خوش کر رہی تہی اُدہر صدق کے دوستونکو جب یہہ خبر پہنچی
کہ صدق عہدہ سے معزول ہوگیا انکو اسقدر غم ہوا کہ زار زار روتی تہی اور نہایت
تاسف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ صدق عہدہ سے معزول ہوگیا اب ہم کیا کرین
کہان جاوین ہمارا کچھ ٹہکانا نہین کذب ہمارا دشمن جانی ہے اوسکی سلطنت
ہوگی اوسکا ظلم ہمسے نہین اٹہایا جاوے گا صدق کے دوستونمین سے دو شخص
ایک کا نام ایمان اور دوسرےکا نام خداترس صدق کی بڑی خیر خواہ اور یار غار
تہی اونہون نے صدق کی معزولی کا اسقدر غم کیا کہ صف غم کی بچہا دی اور لوگ

معذرت معزولی صدق کے کرنے کیواسطے انہین کے پاس آتے تہے آخر کار ہان ورخدا ترسے
کی یہہ صلاح ٹہری کہ اب یہان رہنے کا لطف نہین صدق کو ساتہہ لیکر مکان
علیین مین جہانکا حاکم حقیقے ہے چلے جاوین چنانچہ وہان چلے گئے رہنمائی
ہدائیت ازلی کی واسطے سلطان دلکی ورا گاہی اپنے حال پر ول
سے ازروئی خواب عبرت افزا کے اور سفارش توبہ کے

جناب باریتعالے کی خدمتمین واسطے نجات سلطان دل کے

ایکدن بادشاہ کو بحالت خواب یہہ نظر آیا کہ ایک جنگل لق و دق ہے ور بادشاہ اسمین تن
تنہا بہاگتا ہے پیچہے پیچہے اوس کے ایک بہیڑیا منہہ کہولے ہوئے اس ارادہ
سے لگا ہوا ہے کہ جہان کہین قابو ملے بادشاہ کو ہلاک کرے جاتے جاتے بادشاہ کو
ایک غار نظر آیا کہ جسپر ایک درخت نصب تہا بادشاہ جلدی سے اپنی جان بچانے کیواسطے
اوس درخت پر چڑہ گیا بہیڑیا نیچے کہڑا رہا کہ جب اوترے گا اوسوقت مار ونگا بادشاہ
نے جس شاخ پر بیٹہا تہا جب اوسکو دیکہا تو معلوم ہوا کہ دو موش ایک سیاہ اور ایک سفید
اوس شاخ کو کاٹ رہے ہین نیچے غار کیطرف جب نظر کی تو ایک اژدہا منہہ کہولے
ہوئے اوسمین بیٹہا تہا اور بادشاہ کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ جب درخت پر سے گرے
مین نگل لون اوسوقت بادشاہ نے دلمین خیال کیا کہ اب کسیطرح زندگی ممکن
نہین اسی خیالمین اوپر کو نظر کی ایکشاخ سے محال شہد کا لگا ہوا نظر پڑا اوسکے

دیکھہ کر بہت خوش ہوا اور بطمع شہد اوسمین ہاتہہ ڈالا شہد اوس مین سے گرا اور بادشاہ نے
اونگلی سے چاٹنا شروع کیا اوس کی لذت مین ایسا پہنسا کہ بادشاہ اون سب چیزونکو
جو اوسکی مہلک تہین بہول گیا اسی اثنا مین آنکھہ کہل گئی تب بیدار ہوکر
نہایت متردد ہوا کہ یہہ کیا معاملہ ہے اور اوس حیرت تردد کی حالتمین محبت شہزادہ کا
خیال کم اور خوابکے تعبیر کا خیال زیادہ ہوا اب کوئی شخص سوائے تیرگی و ظلمت کے مونس و ہمدم کا
نہین کس سے پوچہی البتہ ایک خدمتگار جسکا نام بیکسی تہا وہ اوس وقت بہی ہمراہ
تہی اوس کی معرفت جناب باری کی خدمتمین عرض کی کہ اس خوابکے تعبیر چاہتا ہون
وہ جناب تو ایسی ہے غفور الرحیم ہے اوسکی عرض قبول ہوی عقل کو حکم ہوا کہ تو
جاکر خوابکا جواب دے عقل آکر حاضر ہوی آداب و تسلیمات بجا لاکر عرض کیا کہ پہلے
آپنے میرا کہنا نہ مانا پہلا اب تو مجکو بہیجا نا فرمائے اب کیا ارشاد ہے بادشاہ مغرور
نے فرمایا کہ مینے کل کے رات یہہ خواب دیکہا ہے اوسکی تعبیر پوچہتا ہون عقل نے
جواب دیا کہ اسکی تعبیر بعینہ آپکے حسب حال ہے وہ جنگل لق و دق جو آپنے دیکہا ہے
وہ دنیا سے مراد ہے کہ جسمین آپ بستی مین بہیڑیا جو آپکے پیچہے پیچہے تہا وہ ملک الموت
ہے جسکے تعلق خدا کیطرف سے جان نکالنے کیخدمت سپرد ہے اور وہ ہر وقت آدمی
کے پیچہے لگا رہتا ہے کہ جب وقت آوے اوسکی جان قبض کرون اور وہ شاخ درخت
جسپر آپ بیٹہے تہے آپکی عمر سے مراد ہے اور وہ ہر دو موش سیاہ و سفید دن اور رات
ہین کہ آپکے عمر کو برابر کم کرتے جاتے ہین اور غار مین جو اژدہا ہے وہ لحد قبر ہے کہ ہر وقت

آپ کی تمثیل ہے شہد سے مراد دنیا کی لذت ہے وہ ایسی چیز ہے کہ اوس نے سب آپ کو
بہولایا ہوا ہے مہلک چیزون تک کا بھی خیال نہین بادشاہ کو یہہ تعبیر سنتے ہی
عبرت پیدا ہوئی اور لرزہ کہایا عقل کا جواب بہت پسند آیا فرمایا کہ اب میرے
نجات کی کوئی صورت ہے عقل نے عرض کیا کہ البتہ ایک صورت ہے اور وہ یہہ ہے
کہ ایک میری دوست ہے جسکا نام توبہ ہے اور وہ اوس بادشاہ جل جلالہ کی مقرب
بارگاہ ہے کہ جس بادشاہ کے سامنے یہہ دونو جہان ایک ذرہ کے برابر بھی قدر نہین
رکھتے وہ اگر آپ کی وسیلہ مددگار ہو جاوے تو تعجب نہین کہ آپکی رہائی کی صورت
نکل آوے سلطان دل نے عقل سے فرمایا کہ تو ہماری قدیمی نمکخوار ہے اگرچہ ہمنے تیرے
ساتھہ بیچ مین بدسلوکی کی مگر تاہم تیرے ذمہ حق نمک کا باقی ہے کسیطرح توبہ
کو حاضر کرنا چاہیے عقل نے توبہ کو حاضر کیا اور بادشاہ معزول کی مددگاری و دستگیری
کیواسطے سفارش کی توبہ نے اپنے بادشاہ یعنے جناب باری کیخدمت مین بڑی عجز
اور نیاز سے یہہ عرض کی کہ اے تمام جہانکے پالنے والے اور اے گنہگارونکے
بخشنے والے اے خالق تمام مخلوقات اے برتر از وہم و خیالات اے بیکسون کے والی
اے مالک ملک لایزال اے کل نشانونکے پیدا کرنیوالے اور خود بے نشان اے دار السلطنت
تقدس کے تخت نشین اور شہنشاہ کون و مکان اے عادل نواز و اے ظالم گداز اے
شیطان کے مردود کرنیوالے اور اے کذب سے بچانے والے اے ہادی راہ سعادت و اے
فریادرس روز مصیبت اے طرفۃ العین مین کچھ کا کچھ کرنیوالے اور اے ایک پلمین گدا کو

بادشاہ اور بادشاہ کو گدا بنا دینے والے ای ہفت آسمان کو ایکدم مین بے ستون کہڑا کرنے والے اور اے زمین کو پانی پر بچہانے والے

اشعار

بر در آمد بندۂ بگریخت — آبروی خود ز عصیان ریختہ

چشم دارم از امید لطف تو — زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطو

چشم دارد گرگنہ پاکش کنی — پیش ازان کاندر لحد خاکش کنی

اگرچہ یہہ شخص نہایت روسیاہ اور کروڑہا گناہون مین مبتلا ہے اگر تو عدل کرین تو کسی صورت مین یہہ شخص قابل عفو کے نہین ہے بلکہ اس لایق ہے کہ آسمان اس پر گر پڑے اور سنگ قہر الہی سے اسکا وجود پاش پاش ہو جاوے اور ہر طرح سے ذلت اٹھاوے کوئی اسکو مونہہ نہ لگاوے اور اپنے حال پر پچہتاوے اور آنکہون سے خون بہاوے اور وقت گذشتہ کو یاد کرے مگر ہاتہہ نہ آوے اور جب وقت مقررہ پر فرشتہ قضا اسکی جان قبض کرے اور اوسکو اوسکے دوست اور وارث ہی کہ جنکی خاطر اوس نے جہوٹہہ فریب کے ذریعہ سے مال کمایا اپنے ہاتہہ سے زمین مین گاڑ دین تو اوسوقت قبر مین طرح طرح کی تکلیف اوٹہاوے اور لذت دنیا کی سانپ اور بچہون کی شکل بنکر اوسکو ہر وقت کاٹے اور کہاوے اور قبر مین بڑا شور کرے کہ اے میرے وارثان و محبان و رشتہ داران جگری مین صرف تمہاری خاطر گناہ کر کے اس بلا مین گرفتار ہوا پہر تم اب مجہ سے کیون کنارہ کش ہو گئے اور فریاد کے جواب تک نہین دیتے اور پہر سقر کی آگ مین مدت لا انتہا تک جلے

اور کہانے کی جگہہ آگ ہی کہادے اور زمانہ ماضی کو یاد کرکے رووے کہ ہاے دنیا مین
مینے کیون ایسا کام کیا کہ جسکا انجام بہت ہوا اگرچہ چونکہ تیری بارگاہ غفور الرحیم ہے اور تیرا نام
رحیم کریم ہے جو شخص تیرے دروازہ پر میرے ذریعہ سے حاضر ہوا ہے خواہ وہ کیسا ہی
عاصی اور گنہگار ہو مگر وہ کبھی خلعت عفو سے خالی نہین گیا ہے اب یہہ شخص بڑا پختہ
وعدہ کرتا ہے کہ پہر مین ایسا کام ہرگز نہین کرونگا اور یہہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر
اسوقت اسکا تون دستگیر نہوگا تو پہر اسکا کہین ٹہکانہ نہین ہے پس میری یہہ
عرض ہے کہ تو اپنے فضل و کرم سے اسکا قصور معاف کر جناب باری سے حکم ہوا کہ اگرچہ
یہہ شخص قابل معافی کے نہین ہے کیونکہ اس نے صدق جیسے شخص نیک خصلت
پاک طینت فرشتہ سیرت کو بلا گناہ معزول کرکے کذب جیسے بدذات کو دوست بنایا
اور اوسکی دوستی مین آکر بہت کام نازیبا اور نالایق کئے مگر چونکہ تمہاری یہہ پہلی
سفارش ہے اور تمنے پہلے اس شخص کی کبھی سفارش نہین کی اسواسطے تمہاری عرض
قبول ہے مگر یہہ شرط ہے کہ اسکی نجات اوسحالت مین ہوگی جبکہ صدق کو پہر
اپنے پاس بلاکر بڑی عزت اور تکریم سے اوسے عہدہ پر نوکر رکہیگا توبہ نے عرض کیا کہ آپکے آگے اسکی
کیا مجال ہے کہ آپکے خلاف کرے اگر آپکے خلاف کریگا تو پہر مین اسکی سفارش بہی
نہین کرونگی جب خدا کی جناب سے یہہ حکم ہوا تو توبہ نے جلدی سے آکر حکم ربانی سے
عقل کو مطلع کیا عقل نے بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ اب جسقدر جلدی ہوسکے
صدق کو بلا لانا چاہئے تاکہ اس زندان بلا سے نجات ہو صدق بیچارہ بسبب خفگی

بادشاہ اور حکومت و بادشاہت کذب اپنی مفاد کے اپنی جان بچاکر کہین چلاگیا
تھا عقل نے اوسکے بولانے کیواسطے تمنا کو بہیجا وہ گئی صدق اگرچہ اپنی معزولی
ناحق کے سبب سے بادشاہ کیطرف سے سخت کشیدہ خاطر ہو رہا تھا مگر بپاس حق
نمک سابقہ اگر حاضر ہوا اور عقل کے ذریعہ سے پیش ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ ہمسے
ضرور تیرے ساتھہ زیادتی ہوگئی ہے مگر اب تجکو پہر اوسے عہدہ پر بحال کیا جاویگا
بشرطیکہ ہماری اس زندان سے نجات ہوجاوے اوس نے عرض کی کہ خدا آپکو
سلامت رکھے مین ہر طرحسے تابعدار ہون اور آپکی مخلصی و نجات کی نسبت جو مینے
سوچا تو وہ اس بات پر منحصر ہے کہ شہزادہ کذب سے جو بوسیلہ حسن صورت و چاپلوسی
و فریب و دغا و مکر و طمع کے آپکی ولائیت کو چہین لیا ہے اور خود حاکم بن بیٹھا ہے
وہ نکالدیا جاوے بادشاہ نے کہا کہ ہان صدق نے عرض کی کہ اوسکے نکالنے
کیواسطے ایک لشکر جرار اور بہت سامان چاہیے اور اسوقت بالکل بے سامانی ہے
مگر چونکہ میری سلسلہ داری و منتظمی ریاست اکثر لوگ چاہتے ہین اور کذب کیطرفسے
ناراض ہین چنانچہ خداترسی اکل حلال ایمانداری صفائی قلب
زہد و غیرہ جو شجاعت مین یگانہ آفاق ہین وہ کذب کے ظلم سے ناراض ہوکر کہین
کو چلے گئے ہین مین ایسے ایسے لوگونسے بلا تنخواہ بہی مدد لے سکتا ہون مگر آپکے
طرفسے جسطرح مجہسے وعدہ پرورش آئندہ کا ہوا ہے اون لوگونکے ساتہہ بہی
ہونا چاہیے تاکہ وقت پر مدد دین اور ایک یہہ بہی تجویز ہے کہ اول کذب سے

آدمی یافت کرلین کہ لڑائی کرکے آپ کا ملک آپکو دیگا یا کسی اور طرح پر اگر لڑائی

کرکے دیگا تو اُس صورت مین سامان لڑائی کا جمع کیا جاوے گا اگر کوئی اور صورت

نکلے تو اوس کے بموجب تجویز کی جاوے گی اور یہہ بھی مناسب ہے کہ اون لوگونکو جنکے

نام مینے اوپر عرض کئی مین بولا کر آپ وعدہ پرورش آیندہ سے استمال کردین تا کہ

وہ جمع رہین اگر لڑائی کی تجویز ہوئی تو فوراً لڑائی مین کود پڑین بادشاہ کو یہہ تجویز

بہت پسند آئی اوسی کے بموجب عملدرامد ہوا کذب کے نام مراسلہ لکھا کہ تمہاری کیا مرضی ہے

جواب شاہزادہ کذب کا بادشاہ کو اور باغ سبز دکھانا اوس بیگناہ کو اور بنظر اظہار اپنی کارگذاری کے کیمیاگرون اور منجمان و نجومیان وغیرہ کی اصل حقیقت فریب ہو کہ دہی کو اپنی رپورٹ مین قلمبند کرنا

کذب نے جواب لکھا کہ مجکو لڑائی کی ضرورت نہین ہے مین ہر طرح سے آپکا تابعدار ہون

مجکو آپکی ہی اطاعت سے یہہ رتبہ حاصل ہوا ہے اور جو کام مینے کیا ہے وہ آپ کی

ہی ارشاد کے بموجب کیا ہے اب جو صدق نے میری بنسبت جہوٹ سچ کہہ کر آپکو ناراض

کردیا ہے اور اسبات پر امادہ کیا ہے کہ مجہ سے آپ ملک چہین کر اوسکے حوالہ

کردین یہہ آپکی خوشی ہے جسطرح پر چاہین کرین مگر اصلمین یہہ بات ہے کہ صدق

جو میرا شریک ہے اور مجہ سے اوسکی کمال دشمنی ہے اوس نے صرف براہ عداوت

آپکے پاس غیبت کی ہے ورنہ در اصل وہ بر سر خلاف ہے اور مینے سنا ہے کہ صدق

میری نسبت یہہ کہا ہے کہ کذب نے ملک کو بالکل ویران اور بیچراغ کر دیا ہے اور
آپکی ناراضگی کا بہی یہی بہاری سبب ہے کیونکہ آپکو تو بہر حال وہی شخص چاہیئے
کہ جسکے وجود سے ملک مین ترقی پیدا ہو مگر اگر آپ سنین تو مین کچہہ عرض کرتا ہون
اور اون ترقیات کو بیان کرتا ہون کہ جو میرے وجود سے ہو مین یا ہونے
کی امید ہے اور مین چاہتا ہون کہ آپ صدق کی کچہہ نہ سنین بلکہ عقل سے
اسمین استصواب کرین کہ جو کچہہ کذب لکہتا ہے وہ درست ہے یا غلط اور آپ
یقین جانین کہ میری عادت ہرگز جہوٹ کہنے کی نہین ہے یہہ عادت خدا
نے صدق کو ہی دی ہے کہ وہ ہمیشہ سے خلاف گوئی کرتا ہے اور خدا اوسیکو
مبارک رکہے اگرچہ جو ترقیات میرے وجود سے ہوئین یا ہونگی اونکی تفصیل
کما حقہ کرنیکی واسطے تو ایک دفتر چاہیئے اور علاوہ برین حضرت کو اونکے سننے کی کہان
فرصت ہوگی اس لئے منجملہ اونکے تہوڑی سے بیان کرتا ہون جالی رائے عالی ہو
کہ میرا باپ بہت نامی گرامی بادشاہ ہے بلکہ کل ولایتو نمین اکثر اوسیکا سکہ چلتا ہے
کوئی ولایت ایسی ہوگی جو اوسکے سکہ سے خالی ہو وہ پہلے جناب باریکی بارگاہ مین بہی عرصہ تک
مقرب ہو گئے اوس نے مجکو ایک عمل سکہلایا تہا جب مین اوس عمل کو استعمال مین لایا تو مجکو کچہہ غفلت سی
اور اوس غفلت مین ایک شخص برگزیدہ خدارسیدہ نیک سیرت نورانی صورت نظر آیا مینے پوچہا کہ آپ کون ہین
جواب دیا کہ مین وہی راہ سعادت کا ہون چونکہ اس خیرخواہ سرکار کو ہمیشہ سے راہ سعادت کی تلاش
تہی سو اسواسطے مینے اونسے پوچہا کہ جناب ملک سعادت کی ترقی درحقیقت کس کس بات پر ہے

ہنسکر جواب دیا کہ یہہ تونے ایسا معقول سوال کیاہے کہ اجتک بشر کے ذہن مین بہی نہین

آیا اور اسی سبب سے اکثر لوگ غلطی مین پڑے ہوے ہین اور راہ راست نہین پکڑتے

اور یہی باعث ہے کہ اونکو سعادت نہین ملتی سُن ای شاہزادہ کہ سعادت کی ترقی

درحقیقت ان چیزونکی ترقی پر منحصر ہے جو ذیل مین بتلائی جاتی ہین حرام خوری

غیبت فریب دغا چوری رہزنی کم وزنی قلب سازی وغیرہ

جو لوگ اسکے خلاف سمجہتی ہین وہ غلطی مین پڑے ہوئے ہین اور یہہ تجویز ترقی ملک

سعادت کی جو ہمنی براہ غریب نوازی تجکو بتلادی ہے اون لوگونکی کبہی خیالمین بہی

نہین آئی اور نہ ہمنی اونکو بتلائی وجہ یہہ کہ اونکو راہ راست کی تلاش نہین ہوئی

اور ہم اونہین لوگونکو بتلایا کرتے ہین کہ جنکو راہ راست کی تلائیش ہوتی ہے جیسا

تون ہے اور اسی سبب سے ہماری تجہپر زیادہ نظر عنایت ہے یہہ خطاب جب اوس

ہادی راہ سعادت سے مینے سُنا میری آنکہین کہل گئین جسوقت مین مدعیسی سے

آپکی مرضی اور منشا کے موجب اسملک سعادت مین فرمانروا ہوا تو مینے اُنہین باتونکا

اسملک مین واسطے ترقی سعادت کے رواج دینا شروع کیا اب میری کوشش اور

فریب کے مددسے اونکا اسقدر رواج ہواہے کہ ہریک شخص اونکا خوگردہ ہوگیا ہے

جابجا دوکانات قلب سازی کے جاری ہین اونکا چلن ایسے ڈہنگ سے کیا جاتا ہے کہ

کسیکو خبر بہی نہین ہوتی کم وزنی نے اسقدر ترقی کی ہے کہ ترازو مین باٹ سے اوسکو

زیادہ جگہہ ملتی ہے فریب دغا کی یہہ گرم بازاری ہے کہ جو کوئی شخص نکرسکے واسطے اوسکو خداہی بس ہے

چوریکو یہہ عروج کہ کسی حالتمین کوئی شخص اوس سے خالی نہین ہے ایکدفعہ ہمنے بزازون اور تاجرون
و دیگر پیشہ ورونسے مواخذہ کیا تہا کہ چورون نے تو چوریمین خوب ترقی کی ہے تم لوگون
نے بظاہر کچھہ ترقی نہین کی حالانکہ ہمنے تمکو حکم دے رکہا ہے کہ جہانتک ہوسکے چوری
مین ترقی کرو اونہون نے عرض کیا کہ ہم آپکے حکم کی تعمیل مین دل وجان سے سرگرم
ہین اور ہم ایسی طرح چوری کرتے ہین کہ وہ مشہور کم ہوتی ہے اور اسی سبب سے چورون مین ہمارا نام
نہین ہوتا مگر چونکہ فایدہ اوسمین زیادہ ہے اسواسطے ہم اوسمین مصروف ہین ہمنے کہا کہ وجہ معقول
اپنے کارگذاری و تعمیل حکم کی جو چوری کی ترقی مین کی ہو تبلاؤ تب رہا ہوگے ورنہ قید کیجاوگے
انہون نے یہہ جواب دیا کہ جو چیز ہم ایک پیسہ کو خرید کرتے ہین اوسکی نسبت ہم خریدار کے پاس قسمیہ کہدیتے
ہین کہ دو پیسہ کی خرید ہے اسقدر ہمکو نفع چاہیے خریدار کو بسبب قسم کے اعتبار آجاتا ہے جب ہم
اوسکو وہ چیز دیتے ہین تو حتی الوسع جسقدر زیادہ کہتے ہین اوسقدر نہین دیتے کچھہ کم دیتے
ہین اور بعضے وقت نظر بچاکر اوس چیز کو دوسرے چیز سے جو اوس سے مول مین سستے
خرید کی ہو بدل کر دیدیتے ہین اور گز ہمارے پاس دو قسم کے ہین لینے کا تو ۱۸
گرہ کا اور دینے کا چودہ گرہ کا پہر اوسکو ناپتی کیوقت بجائے چودہ گرہ
حتی الوسع ۱۳ گرہ بلکہ اوس سے بہی کم دیتے ہین اور ایک اور ہوشیاری
ہماری قابل انعام کے ہے کہ جب ہم کپڑہ کو ناپتے ہین باوجودیکہ کم ناپتے ہین مگر خریدار کو یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ ایک دو گرہ زیادہ بڑہا کے پہاڑا ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ جب ہم پہاڑتے ہین تو خریدار کے سامنے ایک یا دو
گرہ بڑہا کر ارادہ پہاڑنیکا کرتے ہین اور پہر نظر بچاکر وہ گز کم کرکے پہاڑدیتے ہین

اور ایک کاغذ مین خوب طرح مضبوط باندہ کر خریدار کے حوالہ کر دیتے ہین اگرچہ شاید کبھی ایسا اتفاق
ہوتا ہے کہ وہ گہر جاکر اوسکو پاتا ہے اور کم ہوتا ہے اور پہر ہمسے آکر پوچہتا ہے تو ہم
پتہ نہین لگنے دیتے صاف سُنا دیتے ہین کہ تمہارے گہر مین کسی نے پہاڑ لیا ہوگا
اور ترازو کا بھی یہی حال ہے کہ علاوہ جہوک کے صرف پانسنگ مین ہم سیر بہاؤ ڑا لیتے ہین اور
لینے کیوقت اوس سے خلاف کرتے ہین ڈنڈی کا اولٹا پولٹا کر دینا یا پنسیریونکا دبہوا کہا
دیدینا علاوہ رہا اور اکثر ترازو کی ڈنڈیونمین ہم سیماب بہروالیا کرتے ہین تو لینے
کیوقت جسطرف کو جہوک دینی منظور ہوئے وسطرف سیماب کو اولٹا دیا اور باٹ یعنے وزنہ جو
ہمارے پاس لینے دینے کے کم و بیش ہین اونکے واسطے کارروائی کیلئے اون باٹونکے نام ہمنے
ایسے رکھے ہوئے ہین کہ آپ بھی سنکر ہنسینگے چنانچہ کسی باٹ کا نام سبحان اللہ اور کسیکا نام
استغفر اللہ اور کسیکا نام لاحول ولاقوت الا باللہ یہہ نام ہمنے اسواسطے رکھے ہین کہ جب
کوئی خریدار آتا ہے اور ہمکو خود وزنہ تلاش کرنیکی یا اندر سے لانیکی فرصت نہین ہوتی
اور نوکر کی معرفت منگوانا ہوتا ہے اور نوکر ہمسے خریدار کے سامنے پوچہتا ہے کہ کونسا وزنہ
لاؤن پس اگر ہم اوس خریدار کے سامنے از روے تعداد وزنکے وزنہ کا نشان دین تو پردہ
نہین رہتا ہے اسواسطے اس اصطلاح مین اوسکو کہدیا کرتے ہین کہ استغفر اللہ یا سبحان اللہ کوئی وزن بھی
وزنہ ہم وہی وزنہ جو اندر پڑا ہے نوکر تو اس اصطلاح کو سمجھ جاتا ہے اور وہی وزنہ لاتا ہے جو ہمکو مطلوب ہوتا ہے
مگر خریدار اس اصطلاح کو کچھ نہین سمجھتا بلکہ وہ یہہ سمجھتا ہے کہ استغفر اللہ یا سبحان اللہ از راہ نیک بختی کے
تکیہ کلام کہا ہے اسطرح ہم آپکے اقبال سے خریدار کو خوب ہولہ دیتے ہین کہ وہ کچھ بھی بل دیکے کرے

یعنی آٹھہ آنہ کی چیز ایک روپیہ کے عوض مین دیتے ہین اور وہ ہماری چالاکی کے سبب سے اور دوہرا
اس سبب سے کہ وہ ہمکو نیکبخت اور تسبیح خوان سمجھہ چکا ہے یہی سمجھتا ہے کہ یہہ پوری اکبروینہ کے درقیمت کرلیتے
چیز ہے اگر ہماری بیانکی صداقت مین انکو کچھہ شک ہو تو آپ حیلہ سے جو بازار کا چوہدری ہے
بعض بعض لوگ اون بازارون تاجرونمین سے چپکے ہو رہے اور انہون نے ہمارے مواخذہ
وسوال کا کچھہ جواب نہ دیا ہمنے پوچھا کہ تم جواب کیون نہین دیتے اونہون نے عرض کیا کہ
ہم خداترسی کے سبب سے کچھہ چوری نہین کرتے چونکہ وہ لوگ ملک سعادت کی ترقی مین نہایت
سدراہ اور خلل انداز تھے اسواسطے ہمنے اونکو طمع کے سپرد کردیا طمع ہماری بارگاہ مین بڑی کارگزار
ہے اوسکو ایسا ڈھنگ یاد ہے کہ آدمی کیسا ہی سخت ہو نرم کرلیتی ہے اوسنے اون لوگونکو خوب طرح پر
نرم کیا ہے اور وہ بھی سمجھہ گئی اور انہون نے بھی اپنے کام مین خوب ترقی کی رہزنی کا یہہ حال ہے
کہ ممکن نہین کہ کوئی آدمی راستہ مین سلامت چلا جاے اگر کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے
تو لالچ جو خاص اسی کام کیواسطے مقرر ہے اوسکو سخت تنبیہ دیجاتی ہے غیبت کا یہہ عالم ہے
کہ گویا بجاے وظیفہ کے وہی مقرر ہے اور رات ودن اوسیکا ذکر شغل رہتا ہے حرام خوری سے
ہر ایک آدمی کیواسطے گوشت و پوست ہو رہی ہے ہماری کوشش کے سبب سے بے ایمانی سے
لوگونکو ایسا انس ہو گیا ہے کہ لوگ اوسکو بیٹے سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہین اور ہر وقت
اوسی کا دم بھرتے ہین اور چونکہ انکو خلاف گوئی کیطرف خاص ہماری توجہ
بہت زیادہ ہے اسواسطے اوسکی ترقی کا کچھہ بیان نہین ہوسکتا مختصر عرض
کردیتا ہون کہ اب گویا زبان رعایا کی اوسی سے بن گئی ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ جو کام

پسند ہوتا ہے رعایا کی بھی توجہ اوسکی طرف زیادہ ہوجاتی ہے چند امر لغو و خلاف گوئی
کی ترقی کے باب مین صرف واسطے اطمینان خاطر مبارک کی گذارش کیجاتی ہین تاکہ حضرت
کو صدق کا یہ کہنا کہ کذب نے کچھ ترقی نہین کی صاف باطل معلوم ہوجاوسے ایکدفعہ
ہمنے اپنی رعایا مین سے چند لوگونکو طلب کرکے پوچھا کہ لغو کی ترقی کا کیا حال ہے
اونہون نے عرض کیا کہ آپکے اقبال سے لغو کی ترقی خاطر خواہ ہورہی ہے جب بجملہ
آپکے رعایا کے کسی شخص کو فریب دہی و غیبت و مکر وغیرہ سے کسیوقت ذرا بھی فرصت
ملتی ہے تو وہ اوس فرصت کو غنیمت سمجھکر لغو کی ترقی مین ساعی ہوجاتا ہے
اور خوب گل کھلاتا ہے یہانتک کہ زمین و آسمان ایک کردکھاتا ہے ہمنے کہا
کہ کچھ ہمکو بھی سناؤ تاکہ بخوبی اطمینان ہوجاوسے کہ ہان لغو نے ضرور ترقی کی ہے
انہون نے عرض کیا کہ سنئے ایکنے کہا کہ حضرت دو چار روز ہوئے کہ میری دلمین
آیا کہ آسمان سے روپیونکا مینہہ بجائے پانی کے برسانا چاہئے مینے آسمانکو طلب کیا وہ
حاضر ہوا اگرچہ اوسکا طول و عرض بہت بڑا ہے مگر میری حکمت کیطرف خیال کیجئے کہ اوسکے
گنجایش صرف میرے مکانمین ہی ہوگئی اوسکے آتیہی مینے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ بطور
بارش کے بہت سے روپیہ زمین پر برسین اگر تمہارے پاس روپیہ موجود نہین تو ہمسے لیجاؤ اوسنے
زمین چوم کر عرض کی کہ قبلہ عالم روپیہ تو میرے پاس بھی بہت ہین مگر کسی قدر آپ
بھی بخشدین ایک چھوٹی کا گھر زمین مین تھا مینے آسمان کو حکم دیا کہ اسمین گھس کر
جسقدر روپیہ چاہئے لیجاؤ وہ بموجب حکم کے اوسمین گھس گیا اور بیشمار روپیہ دبانے

لیکر اوپر چڑھ گیا اور برسانا شروع کیا اسقدر برسایا کہ لوگونکو سیری ہوگئی باقی جسقدر
رہے وہ مینے زمین کے کنارے کنارے جمعکرائے اور حکم دیدیا کہ انمین سے کچھ پتھر
بنجاوین اور کچھ زمین کے نیچے چلے جاوین چنانچہ اوس روپیہ کے پتھر بن گئے کہ ابتک
اوس پتھر کے پہاڑ بنے ہوئے موجود ہین اور جو اونمین سے زمین کے نیچے چلے گئے
وہ ابتک وقت ضرورت کے لوگ نکالکر کہاتے پیتے ہین دوسرے نے کہا کہ
حضرت ایک دفعہ مینے چیونٹی کو حکم دیا کہ وہ ایک ہاتھی کو ماردے اوسنے ہاتھی
کو سونڈ سے پکڑکر اور زمین سے اوٹھاکر پہر زمین پر ایسا مارا کہ وہ مرگیا اور گوشت
اوسکا جسقدر تہا وہ چیونٹی ہی کہاگئی تیسرے نے کہا کہ ایکدفعہ آندہی
ائی مینے اوسکو کہا کہ ایک بنگلہ کلکتہ سے اوڑاکر میانمیر مین ڈالدے
اوسنے ایسا ہی کیا میانمیر مین جب وہ بنگلہ اگر پڑا وہان اگر اسقدر بڑا ہوگیا
کہ اب سب میانمیر اوسی بنگلہ مین بستا ہے اسیطرح اور لوگون نے ہمارے سامنے
ترقی لغو کے باب مین عرض کیا مگر اونکے لکہنے سے مین اسواسطے درگذر کرتا ہون
کہ رپورٹ مین طوالت نہو ہماری عایا مین ایک فرقہ رمال ہے یا بہت عمدہ اور خیرخواہ سرکار ہے کہ اونہون
نے خلاف گوئی کی ترقی مین بڑی مدد دی ہے مردونکو خصوصا عورتونکو وہ ایسی باتین خلاف
جاکر بتاتے ہین کہ وہ سواے خلاف گوئی کے بے ایمانی کی ترقی مین بھی بہت ہی مفید ہین اکثر
لوگ اس فرقہ کو بیانامتہ کہتے ہین کہ یہ لوگ بانگی ادر بدا ونہین کی زبان سمجہ جاتی ہین ایکدفعہ
ہمنے اونکو بولاکر پوچھا تھا کہ تم لوگ کسطرح اپنی باتونکا معتقد کرنے ہوا ونہون نے

عرض کیا کہ حضرت فریب کی ہم پر بڑی نظر عنایت ہو مخص اونکی برکت اور نظر عنایت کے سبب سے
لوگ ہمارے معتقد ہین اور ہم فریب کی مدد سے اسطرح کیا کرتے ہین کہ جب ہم عام و خاص کا
ہاتہہ دیکھتے ہین یا قرعہ ڈالتے ہین تو اکثر لوگونکو ہم وہی باتین تبلاتے ہین کہ جنکا یقین
خواہمخواہ آجاوے چنانچہ لوگونکو ہم اسقسم کی باتین بتلایا کرتے ہین کہ تم کو پہلے وقتون ہمارے یہ
ہوئی تھی اور لوگ تمارے ساتہہ ناحق دشمنی کرتے ہین تماری نیت بہت ہی نیک ہے تم
ہر ایک کے ساتہہ نیکی ہی کرتے ہو دوستون سے تمکو فایدہ نہین ہوتا جو شخص تمسے فایدہ اوٹہاتا ہے
وہی تمارا دشمن بنجاتا ہے کبھی کبھی تمارے دلمین کسی کسی بات کا فکر بھی رہتا ہے ترقی دولت
کیواسطے تم فکر کرتے ہو مگر جسقدر طبیعت چاہتی ہے اُسقدر نہین ملتی ایک شخص جسکو تم
دوست سمجہتے ہو وہ درپردہ تمہاری خرابی چاہتا ہے مگر تمہاری نیک نیتی کے سبب
سے اوسکی پیش نہین جاتی تمارے بدن پر ایک خال ہے وہ بہت ہی مبارک ہے
ایک بات کی تماری طبیعت مین بہت خواہش ہے مگر وہ ابھی تک حاصل نہین ہوئے
غرض اسی قسم کی اور باتین حسب موقعہ کہدیتے ہین یہہ باتین ایسی ہین کہ خواہمخواہ
لوگونکے ذہن مین سچے معلوم ہوتے ہین کیونکہ کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جسکو تمام عمر مین
کبھی بیماری نہوئی ہو یا اوس کا کوئی دشمن نہ ہو یا اوسکو کسی بات کی خواہش
نہو یا وہ آپنے آپکو نیک نیت نہ سمجھتا ہو یا اوس کے بدن پر کوئی داغ نہو اور
بعض بعض لوگونکا حال ہم کسی اور کی زبانی حکمت عملے سے سُنکر اوسکو ایسے
طرح پر بتلاتے ہین کہ اوسکو یہی یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ ہمکو بتلاتا ہے وہ ہمارے

پیشانی یا ہاتہہ سے لکہا ہوا دیکہہ کر بتلاتا ہے جب ہم دیکہتے ہین کہ ہماری ان باتونپر لوگونکو
یقین آگیا ہے تو پہر زمانہ آیندہ کی باتین مناسب حال بتلاتے ہین اور اوسی کے ساتہہ
ہم اپنے مطلب کی بہی سنا دیتے ہین کہ ایک گرہ تمپر آیا ہوا ہے اگر وہ ٹل جاوے تو اچہی
بات ہے ورنہ وہ خرابی لاوے گا اور اوس گرہ کے ٹالنے کا یہہ علاج ہے کہ کچہہ چاندی
کچہہ آٹا وغیرہ چاہیے چونکہ سائل کو ہماری پہلی باتین سنکر ہماری غیب گوئی کا یقین آچکا ہے
اس واسطے وہ واسطے ٹالنے گرہ کے ہمکو اشیاء مطلوبہ دیدیتا ہے اور ہمنے ایک بات نہایت
عمدہ فریب کے مدد سے سیکہی ہوئی ہے کہ لوہے کے قسم ایک ایسے کل پیچدار بنائی ہوئی ہے
اوسمین ہم ذرا سا نمک پہنسا کر لوگونکے سامہنے کٹورہ مین پانی کے اندر رکہدیتے
ہین جسکو ہم کہتے ہین کہ تیرا گرہ ٹالتے ہین اوس کے سامہنے ہم یونہین مونہہ ہلاتے
رہتے ہین تاکہ وہ جانے کہ یہہ کچہہ پڑہتا ہے اور بعض بعض وقت کچہہ واہیات بہی
زبانسے کہتے رہتے ہین تہوڑی دیر کے بعد جب وہ نمک پانیمین گلجاتا ہے تو وہ لوہا
اوچہلکر خود بخود کٹورہ سے باہر گر پڑتا ہے لوگونکو یقین ہوجاتا ہے کہ گرہ ٹل
گیا مگر اس معاملہ مین ہماری طرفسے بڑی ہوشیاری ہوتی ہے کہ کسیکو
یہہ خبر نہین ہوتی کہ یہہ سب کہیل نمک کا ہے بعض بعض لوگ از راہ جہالت
کسی مطلب کے حاصل ہونے کیواسطے ہمسے مدد چاہتے ہین اور نہایت منت
کرتے ہین کہ یہہ مطلب ہمارا آپ پورا کردین ہم اونکو اٹکل پچو ایک نقش لکہہ کر
دیدیتے ہین کہ اس سے بڑا فایدہ ہوگا اگر کبہی وہ مطلب تقدیراً ہوجاتا ہے

تو ہم جا کر فوراً اوس سے کہدیتے ہین کہ یہہ مطلب ہمارے نقش کے سبب سے
ہوا ہمسکو کچھ مال دلاؤ اوسکو اوس وقت یقین آجاتا ہے کہ ہان یہہ
نقش لکھکر دے گیا تہا اوسی کے طفیل سے یہہ مطلب حاصل ہوا ہے
اگر اسکو مین کچھ نہین دونگا تو شاید پہر میرا مطلب بگڑ جاوے اسواسطے
وہ کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے حمل والی عورتین اکثر ہمسے پوچہا کرتے
ہین کہ ہمارے یہان کیا پیدا ہوگا اس معاملہ مین ہمکو خوب حکمت
یاد ہے کہ اوس عورت کو ملکی سے کہدیتے ہین کہ بیٹا پیدا ہوگا وہ خوش
ہو جاتی ہے اور خوشی کے خالتین ہمسکو کچھ دیدیتے ہے اور ایک اور
عورت حاملہ عورت کے ہمسایے سے چپکے سے یون کہدیتے ہین
کہ اسکو بیٹی پیدا ہوگی جب پیدا ہوگا بہرحال بیٹا ہوگا یا بیٹی پتھر تو پیدا
ہونے سے رہا جب ہمکو خبر ہوتی ہے کہ بیٹا پیدا ہوا ہم جھٹ پٹ جاکر
موجود ہوتے ہین کہ دیکھو ہمارا ہی کہنا ہوا جب وہ عورت یون کہتی
ہے کہ تم نے ہمسایی عورت سے کہا تہا کہ لڑکی پیدا ہوگے اوس کے
تسلی اسطرح کر دیتے ہین کہ ہمنے ہمسایی سے بیٹا پیدا ہونے کے خبر
اسواسطے نہین کی تھے کہ شاید وہ یہہ خبر سنکر مارے حسد اور
رشک کے پیچ وتاب کہاتے اور تیرے واسطے کچھ جادو ٹونا کرتے
اور اگر بیٹی پیدا ہوتے ہے تو اوسوقت ہم یون کہدیتے ہین کہ ہمنے

تجھسے بیٹا پیدا ہونے کی بابت صرف اسواسطے کہدیا تہا کہ تیری دل شکنی اور
آزردگی خاطر نہ ہو ورنہ ہمنے فلانی ہمسایٔ عورت سے اوسیدن کہدیا تہا کہ
بیٹی پیدا ہوگی وہ ہمسایٔ اسبات کو تصدیق کرتی ہے اوسکو یقین آجاتا ہے
کہ ضرور نجومی صاحب سچے ہین غرض آپکے عنایت سے ہمارا خوب بہرم دہرم بنا ہوا ہے
اور گذارہ معقول چلا جاتا ہے ہم اپنی طرفسے حتی الوسع دمبازی مین قصور
نہین کرتے فقط ہم اونکی تقریر سنکر بہت ہی خوش ہوئ اور اونکے
خاص و عام کے سامنے نہایت تحسین کی کہ یہہ لوگ خیر خواہی سرکار مین
سب سے بڑہکر ہین بلکہ ہمنے اونکو ایک تمغا بطور خلعت عنایت فرمایا جس پر
لکھا ہوا تہا کہ ان لوگون نے خلاف گوئی و بے ایمانی کی ترقی مین دل و
جان سے نہایت کوشش کی ایکدفعہ ہمکو شک پڑ گیا کہ ہمارے سلطنت مین دغا
نے کچھ ترقی نہین کی چونکہ ہمکو ملک کے ترقی کا ہر وقت خیال رہتا ہے اسواسطے
دغا کے نام حکم بہیجا کہ تمنے اپنے کار متعلقہ مین جسقدر ترقی کی ہو اوسکے مفصل
حقیقت و وجہ معقول عرض کرو ورنہ تمہارے واسطے اچھا نہین ہے وسنے ایک شخص
کو ہمارے پاس بہیجدیا اور عرض کر بہیجا کہ مجھکو زیادہ عرض
کرنے کے حاجت نہین یہہ شخص جو حضور کے خدمت مین
بہیجا جاتا ہے وہ سب حال میرے کوشش و ترقی کا مفوضہ
کا حضور مین

عرض کردیگا ہمنے اوس شخص سے پوچھا کہ تم کیا عرض کرتے ہو اوس نے عرض کیا
کہ حضرت دغا کی ترقی مین جو آپکو شک ہے وہ شک آپ دل سے دور کرین کیونکہ دغا
ترقی کے باب مین اس قدر ساعی ہے کہ حضور کے ملازمون مین سے شائد کوئی
شخص اس قدر ساعی نہین ہوگا چنانچہ مین ایک اونے اور کمترین خدمتگار دغا
کا ہون اونکی ترقی تو در کنار رہی میری یہی کوشش و سعی جو کار مفوضہ متعلقہ
دغا مین کئی ہے آپ سنئے کہ مینے اپنا نام خلق اللہ مین کیمیاگر مشہور کیا ہوا ہے
لوگونکو ہم ایسا دم دیتے ہین کہ ہزارہا روپیہ اونکا مفت مین اوڑا لیتے ہین چنانچہ
مین چند باتین اپنی حکمت و کارگذاری کی عرض کرتا ہون اول یہہ کہ ایکدفعہ مینے
تولہ بہر چاندی لئی اور بارود کو پانیمین ملاکر پہر اوس پانیمین وہ چاندی ڈالدی
اوسکا رنگ بعینہ مثل تانبی کے ہوگیا جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا یہی سمجھتا تھا
کہ تانبا ہے ایک شخص بڑا دولتمند تھا مینے اوسکے پاس جاکر اسقدر لن ترانیان
مارنین شروع کئین کہ میری نسبت اوسکو یہہ یقین ہوگیا کہ یہہ شخص
کیمیاگر ہے اوس نے مجھہ سے کہا کہ حضرت کچھہ عنائت کرو مینے اوسکے یقین کے
پختہ کرنے کیواسطے کہا کہ بابا ہم فقیرونکو کیون تنگ کرتے ہو فقیرونکے پاس کیا دہرا
ہوا ہے اگر کچھہ ہمارے پاس ہوگا تو جب خود بخود ہمارے دلمین آویگا ہم تمکو بخشینگے وہ یہہ بات
سنکر اور زیادہ معتقد ہوگیا ایکدن مینے اوس سے کہا کہ لے بابا ہم تجکو ایک چیز دیتے ہیں لیکن
تاکہ تو عمر بہر تک یاد کرے مگر خبردار ہمارا زیادہ پیچھا نہ کرنا اور نہ کسیکو ہمارے

خبر کرنا اوس نے کہا کہ حضرت کیا مجال ہے کہ مین آپکے ارشاد کے خلاف کرون
ہمنے کہا کہ ایک کٹھالی بناکر یہہ ٹکرہ تانبے کا اوسمین رکھدو اور آگ دینی شروع
کرو ہم ایک دوا ڈالدینگے چاندی بنجاوے گی اوس نے اوسیطرح کیا ہمنے ایک
چٹکی مٹی کی یا اور جو کچھ اوس وقت نظر پڑا اوسمین ڈالدی تہوڑی دیر کے بعد جب اوسکو آگ سے
نکالا تو وہ چاندی ہی تھی چاندی نظر آئی مگر اوس شخص کو تو میری نسبت یہہ
کرشمہ دیکھکر یقین کامل ہو گیا کہ کیمیا گر ہے وہ اسقدر معتقد ہو گیا کہ مجھ پر دل
جان سے مرتا تہا اور میری ہر یک بات کا یقین سمجھتا تہا دوسری دفعہ پھر ہمنے اوسکو
ایک اور ایسا ہی کرشمہ دکھایا یعنے اوس سے خفیہ ایک ٹکرہ سونے کا لیکر اوس کو
پارہ مین ملا وہ مثل چاندی کی سفید ہو گیا دیکھنے والے کو وہ چاندی ہی نظر
آتی تھی اوسکو کہا کہ یہہ چاندی لیکر آگ مین رکھہ دو ہم دوا ڈالتے ہین سونا بنجاویگا
ہمنے یونہین کچھ خاک بلا اوسمین ڈالدے وہ در اصل سونا ہی تہا پارہ جو اوس کو
لگا ہوا تہا وہ اوڑگیا سونا باقی رہ گیا جب نکلا اوس شخص کو تو میری نسبت
یقین کامل ہو گیا جب ہمنے جانا کہ اوس کا یقین کامل ہو گیا ہے تب ہمنے کہا کہ لو بابا اب
فقیر جاتا ہے وہ دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضرت مجھ سے آپ کیون ناراض
ہو گئے ہین تو آپکا زر خرید غلام ہون ہمنے کہا کہ بابا ہم فقیر لوگ ہین ایک جگہہ
زیادہ رہنا پسند نہین کرتے ہم ضرور چلے جاوینگے جب اوس نے دیکھا کہ یہہ
شخص ضرور یہاں سے چلا جاوے گا تب اوس نے عرض کیا کہ حضرت مجکو ترکیب

چاندی سونا بنانے کی اگر آپ بتلا جاوین تو مین آپکو سارے عمر دعا دیتا رہونگا
ہمنے کہا کہ یہہ ترکیب ہم دنیا دارونکو بتلانی مناسب تو نہین سمجھتے مگر تیرے غریبی
و خدمتگذاری پر رحم آتا ہے اسواسطے ہم تیرے حال پر صرف اسقدر مہربانے
کرتے ہین کہ جسقدر تو چاندی لاوے رات بہر مین ہم اوس سب چاندیکا سونا
بنا دین اوسنے کہا کہ بہت اچہا وہ تمام گہر کا زیور وغیرہ اسباب نقدی
میرے سامہنے لے آیا اور میرے آگے لا کر رکہدیا مینے کہا کہ اسکو یہان رہنے دو
اور ایک بوٹی شہر سے باہر جو فلانے باغمین ہے وہ جا کر لے آو مگر خبردار کہ کسیکو
اسکی خبر نہ کرنا وہ شخص تو میرے فریب مین آچکا تہا اور میرا دلی معتقد ہو چکا تہا
اسباب رکہکر چلا گیا جب وہ باہر گیا مین تہوڑی دیر کے بعد اسباب لیکر رفو چکر ہوا اسیطرح
اور بہی بہت سے کرتب یاد ہین چنانچہ ایک شخص کو ہمنے اسیطرح دہوکہ دیا تہا کہ ایک
کٹہیالی لی اور اوسمین چاندی کے باریک باریک ٹکڑے رکہکر اوسکے اوپر
گاجنی سے صفائی دیدی تا کہ وہ ٹکڑے نظر نہ آوین اوسکو کہدیا کہ تم
پارہ لو اور اس کٹہالی مین ڈالکر آگ دو ہم دوا ڈالدینگے جب اوسنے آگ دی پارہ
تو اوڑ گیا اور چاندی ڈہلکر گرہ ہو گئی وہ شخص ہمارا معتقد ہو گیا ایک اور صورت فریبکے
ہو کہ ایک یا دو کوئلہ مین چاندی کے باریک ٹکڑے بہر دے جسکو فریب دینا منظور ہوا اوسکو کہدیا
کہ پارہ برتن مین رکہکر کوئلونکی آگ دو پارہ اوڑ گیا چاندی کوئلونسے گر کر اوس
برتن مین پڑ گئی دیکہنے والے نے یہی سمجہا کہ پارہ کی چاندی بن گئی غرض اور

اور بہی ہمکو کئی طرحکے ہتہکنڈے یاد ہین کہ جنکے ذریعہ سے ہم لوگونکو خوب دم دیتے
ہین اور مال اڑاتے ہین فقط ہمنے جب اس شخص کی زبانی یہہ حال سنا تو ہمکو دغا
کے کارگذاری و ترقی مین جو ایک تنک سا پڑ گیا تہا وہ سب جاتا رہا بلکہ ہمنے دغا کو
پروانہ خوشنودی مزاج عطا فرمایا اور لکہا کہ جو شخص تمنے بہیجا تہا اوسکی لیاقت ہمکو
نہایت پسند آئی اسواسطے ہمنے اوسکو کونسل انتظام ترقی دغا مین بہرتی کر لیا فقط
دغا کو جب ہماری خوشنودی اپنی نسبت ظاہر ہوئی تو اوسکا حوصلہ بیشتر از پیش بڑہ گیا
اور ترقی مین تو وہ پہلے سے ہی مصروف تہا مگر پہر اور زیادہ ہوا چند روز کے بعد
اوسنے ایک اور شخص کو بہیجا اور عرض کر بہیجا کہ یہہ شخص اوسکا بہی اوستاد ہے
جو پہلے حاضر خدمت ہوا تہا آپ اسکا بہی حال سنئے اوس سے پوچہا گیا کہ تمہارا
کیا حال ہے اوس نے عرض کیا کہ جہانپناہ مین دغابازی و دغاسازی مین خوب ہی ہوشیار
ہون جو لوگ اچہے اچہے عقلمند کہلاتے ہین مین اونسے بہی ایسا داؤ کہیلتا ہون کہ وہ بہی
دیکہتے ہی رہ جاتے ہین اور مین کبہی فقیر بنکر داؤ مارتا ہون اور کبہی کیمیاگر اور
کبہی کچہہ اور غرض جو مناسب وقت دیکہتا ہون کرتا ہون ایک دفعہ
مین شہر لاہور مین چلا گیا وہان ایک شخص اچہا مالدار تہا میرے دلمین آیا
کہ اسکا مال کسیطرح اوڑانا چاہیے مینے خفیہ اوس شخص کا حال دریافت کرنا
شروع کیا تحقیقات سے مجکو معلوم ہوا کہ اوسکا لڑکا چہہ سات برس کی عمر کا تہا جب سے
گہر سے نکل کر کہین کو چلا گیا ہے اور اتبک باوجود گذر جانے پندرہ برسکے اوسکا کچہہ

پتہ نہین ملا مین یہہ خبر پاکر ایکدن اونکی گہر مین چلا گیا اور سب گہر والونکو درجہ بدرجہ
سلام کیا گہر کے سب لوگ مجکو دیکہنے لگے کہ یہہ کون ہے مینے کہا کہ کیا دیکہتے ہو
مجکو پہچانتے نہین ہین وہی تمہارا لڑکا ہون جو گہر سے باہر نکل گیا تہا اور کچھ
پتہ مینے پہلے سے دریافت کر رکہی تہی وہ بتلانے شروع کئے وہ دم مین آگئے
اور اونکو یقین ہوگیا کہ یہہ شخص ضرور وہی لڑکا ہے اب سبب تبدیل صورت جوان
ہوجانے کے پہچانا نہین جاتا سب گہر کے لوگ جہٹ پٹ مجکو لپٹ گئے اور نہایت
محبت کرنے لگے اور نذر نیاز دینے لگے غرض یہانتک ہوا کہ مین اونکا بڑا معتمد
اور مدار المہام بن گیا اور جس طرح بیٹے سے کسی بات کا پردہ نہین ہوتا اوسیطرح
مجہہ سے بہی گہر کا کچھ پردہ نرہا کیونکہ مجکو وہ اپنا بیٹا سمجھ چکے تھے ایکدن مین موقعہ
پاکر کل اسباب زیور و نقدی لیکر الگ ہوا اونہون نے ہرچند تلاش کی بندہ
درگاہ کا پتہ بہی نہ لگا دوسری اور سنئی کہ ایکمین شخص کے پاس گیا وہ نہایت مالدار
تہا مینے اُس کے سامہنی اسقدر خرچ کرنا شروع کیا کہ اوسکو یقین ہوگیا کہ یہہ شخص
بڑا مالدار ہے حالانکہ مین اس طرح کرتا تہا کہ پانچ سات آدمی اپنے چیلہ تھے اونسے
مینے کہدیا تہا کہ جب وہ شخص میرے پاس بیٹہا ہو اوسوقت اگر سو سو دو دو سو روپیہ مجہہ سے
نقد طلب کیا کرو چنانچہ وہ آتے تھے اور مجھ سے طلب کرتے تھے مین دیدیتا تہا پہر وہ مجکو
واپس دیدیتے تھے غرض وے چار پانچ سو روپیہ کے اندر ہیر پہیر ہوتی تہی مگر وہ شخص
یہہ جانتا تہا کہ ہزار ہا روپیہ ہر روز یہہ شخص نقد خرچ کرتا ہے اوسکو خیال گذرا کہ بظاہر اسکو

اسکو کوئی آمدنی نہین اسقدر مال کہان سے آتا ہے ایکدن مجھے پوچھا کہ سائین تمہارا خرچ
بہت ہے صدہا روپیہ تم ہمارے سامنے صدقہ دیتے ہو وہ کہانسے آتے ہین ہمنے کہا
کہ بابا خدا مالک ہے ہمکو ایک فقیر نے عمل سکہلایا ہوا ہے اوس عمل کے ذریعہ سے
چاندی اور سونیکو سہ چند کر لیتے ہین اس سبب سے ہماری دولتمین باوجود خرچ کرنیکے
کم نہین ہوتے اوس نے کہا کہ مجھ پر بھی مہربانی کرو یعنی مین بھی جسقدر چاندی وسونا
دیتا ہون اوسکو سہ چند کر دو مین تمہارا ساری عمر شکر گذار رہونگا ہمنے کہا کہ خیر بابا
اگر تیرا بہلا ہو جاوے تو ہمین ہمارا کیا حرج ہے اچہا تیری مرضی سے آ وہ بطمع سہ چند
کرانے مال کے کل اسباب زیور ونقدی اپنے گہر کا بلکہ کسی کسی کا عاریتاً مانگ کر
لے آیا اور میرے آگے لاکر رکہدیا ہمنے کہا کہ بابا ہم تو اس مال کو ہاتہہ نہین لگاتے
تون آپنی ہی ہاتہہ سے ایک برتن فلانے قسم کا لیکر اسکو اوسمین ڈالدے
اور اوس برتن کے گرداگرد جس طرح مین بتلاتا ہون کپڑا لپیٹ کر ایک گولہ سا بنا دے
اور اوس گولہ کو اس جگہہ رہنے دے اور تون فلانی کوٹہری کے اندر جاکر فلانے
کلام اتنی دفعہ پڑہ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور جب وہ اندر گیا ہمنے اوس
گولہ کو اوٹہا کر اپنی گٹہری مین رکہہ لیا اور اوسکی جگہہ ایک اور گولہ اوسی قسم کا
جو ہمنے اینٹ پتھر بہر کر پہلے سے تیار کر رکہا تہا رکہدیا جب وہ کلام
پڑہ کر باہر آیا تو ہمنے کہا کہ بابا اوس گولہ کو تون ہی اپنے ہاتہہ سے
ایک صندوق مین بند کردے اور تالہ لگا کر تالے اپنے پاس رکھ لے

جاکر اور پانی مین کہڑا ہو کر عمل پہڑونگا جب تک مین نہ آؤن تب تک اس
صندوق کو نہ کہولنا وہ تو میری فریب سے بالکل بے خبر تہا اوس نے ایسا ہی کیا
اور مین مال لیکر لدتا ہوا فقط جب ہمنی اسکی زبانی یہہ حال سنا اوسوقت ہم
بہت ہی خوش ہوئے اور اوس شخص کو ہمنے ہٹگون کے رسالہ کا سپہ سالار
کردیا غرض اسی طرح اور بہی بہت سے باتین ترقی خلاف ذدغا و بے ایمانی
و حرام خوری وغیرہ کے دال ہین مگر بخیال طوالت عرض نہین کرتا اور اس
محنت و کوشش مجہہ خیر خواہ کا نتیجہ یہہ ہے کہ اب ملک سعادت مین اسقدر ترقی ہوئے
ہے کہ بیان سے باہر ہے اب اس رپوٹ کے بہیجنے سے میری یہہ غرض ہے
کہ آپ ہی انصاف فرماوین کہ جسقدر ملک سعادت کی ترقی سنیے کی ہے
اوسکا عشر عشیر ہی صدق نہین کرسکیگا ہان اگر آپ کو ملک کا اوجاڑنا منظور
ہے تو آپ مختار ہین جسکو چاہین مختار ریاست کردین ہم سب لوگ آپ
کے ہی تابع ہین جب ول کے پاس یہہ رپوٹ آئی تو وہ بیچارہ حیران ہوا
کہ کیا کروں وہ بہولا بہالا بادشاہ تہا اوسکو نیک و بد کی کیا تمیز تہی کذب کی
رپوٹ پڑہ کر اوسکو کچہہ شک سا پڑ گیا کہ شائد کذب ہی باعث ترقی ملک کا ہو
بہر حال اوسنے صدق کو بولایا کہ اسکی بہی سنئی یہہ کیا کہتا ہے **حاضر ہونا
صدق کا دربار مین اور جواب ہای شافی دینا مقابل تحریر شاہزادہ
کذب کے** جب صدق حاضر ہوا بادشاہ نے کذب کے رپوٹ اوسکو دکہلائی اور

فرمایا کہ تو نے کچھہ اسکا جواب دے سکتا ہے اوس نے عرض کی کہ مین سب کا
جواب شافی دے سکونگا بشرطیکہ آپ عقل کو بولا کر اوسکے اوپر میرا اور
کذب کا انصاف ڈال دین اور اوس سے فیصلہ لکھوا لیا جاوے بادشاہ نے
عقل کو بولایا اور کذب کی رپوٹ اوسکے ہاتھہ مین دی اور فرمایا کہ صدق
بھی جو کچھہ کہے وہ سنکر اپنے فیصلہ کے ساتھہ پیش کرو عقل موجب حکم کے
صدق کا حال سننے لگے صدق نے بادشاہ اور عقل کو مخاطب کرکے عرض کیا کہ
قبلہ عالم یہہ جو کذب کہتا ہے کہ مجکو خواب مین ہادی راہ سعادت نے یہہ
حکم دیا ہے کہ حرام خوری و طمع و رہزنی و قلب سازی و دغا و فریب وغیرہ ملک
سعادت کے ترقے کے واسطہ بتلاتے جاتے ہین آپ عقل سے دریافت
کرین کہ جو شخص ہادی راہ سعادت کا ہو اوسکا ایسا حکم ہو سکتا ہے یا نہین
میرے قیاس مین ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ ہادی راہ سعادت کا یہہ حکم ہے کہ
بندگان خدا امن و امان مین رہین اور اکل حلال و صدق مقال اور ایمان داری
و راست گوئی پیدا کرین اور طمع و کذب وغیرہ امورات ممنوعہ چھوڑ دین تب
اونکی نصیب مین سعادت ہوگی چنانچہ اسکے ثبوت کیواسطے تمام قسم کے مذاہب والونکی
کتابین بطریق سند اتنی پیش کرتا ہون کہ آپ اونکو دیکھہ لین اور آپنے سنا ہوگا کہ
ان سب کامونکا نتیجہ آخر مین ہمیشہ بد نکلا کرتا ہی اگر کذب کے قول کے موجب یہہ
کام اچھے ہوتے تو لازم تہا کہ انکا نتیجہ بھی اچھا نکلتا کیونکہ مصرعہ گندم از گندم بروید جو ز جو

بطور تمثیل بھی عرض کرتا ہون اول فریب دیسکا یہہ حال ہے کہ ایک بھیڑیا گیدڑ کا دشمن
تہا اوسکا ارادہ ہوا کہ مین گیدڑ کو فریب پکر جانسے ماردون ایکدن بھیڑیا گیدڑ کے
مکان مین آکر چھپ رہا گیدڑ اوسوقت کہین باہر تہا جب واپس آیا تو اوسنے غیر جانور کا
سراغ دیکھا کہ اوس کے مکان کو جاتا ہے وہ اپنے مکان کے قریب گیا اور گہر کو آواز
دینے لگا کہ او گہر او گہر گہر سے کچھہ جواب نہ دیا گیدڑ نے کہا کہ اے میرے گہر
تون ہمیشہ مجھہ سے کلام کیا کرتا ہے اور جب مین باہر سے آیا کرتا ہون جبتک
تو نہین بولتا تب تک مین اندر نہین جایا کرتا آج کیا سبب ہے کہ تون جواب
نہین دیتا بھیڑیا نے سمجھا کہ شاید ایسا ہی ہوتا ہوگا یعنے گہر بولتا ہوگا اور اب
میرے سبب سے ڈر گیا ہوگا اوس نے زبان کو اولٹا پولٹا کر کے آواز دی گیدڑ نے
پہچان لی فورًا بڑا پتھر اوٹھا کر اوس غار مین مارا کہ اوسکے صدمہ سے وہ بھیڑیا
مر گیا اور گیدڑ جسکے واسطے فریب کیا تہا بچ رہا اس فریب کا یہہ انجام ہوتا ہے
کہ اکثر اوقات فاعل پر آ پڑتا ہے یہ کوئی نہ سمجھے کہ بعضے اوقات فریب کا فاعل بچ
بھی جاتا ہے نہین تجربہ سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو فریب کا فاعل ہوگا
اوس کا انجام بخیر کبھی نہین ہوگا کبھی نہ کبھی ضرور پہنس جاوے گا لغو و
خلاف گوئی کا یہہ حال ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک شخص نے مشہور کر دیا تہا
کہ سمت ۱۹۰۰ مین بہت سا تغیر تبدل ہوگا یہہ ضرور ہے کہ اوس نے آگے بھی کئی
دفعہ لغو و خلاف کہا ہوگا کیونکہ ایسی لغو بات وہی شخص کہتا ہے جو

خوگردہ خلاف گوئی کا ہو رہا ہو اور کثرت استعمال خلاف کے سبب سے اوسکو گفتگو
کرتے وقت یہہ تمیز نہیں رہتی کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ کیا رنگ دکھلاوے
گی مگر پچھلے دنوں نہیں کسی سبب سے بچا رہا آخر کار اوس افواہ کے مشہور کرنیمین اوسکے
خلاف گوئی کا یہہ انجام ہوا کہ وہ چودہ برس کو قید ہوا ساری عمر کی خلاف گوئی
کا بدلہ ملگیا قلب سازی کی نسبت آپنے سنا ہوگا کہ ایک شخص پکڑا گیا تہا اور
اوسکو اکیس سال کی قید ہوئی تہی کہ وہ اوسی قید میں مرگیا رہزنوں اور چوروں کا
جو حال ہے وہ آپکے سامہنے ہی ہوتا ہے کہ مارے ضربونکے بدن پر کہال نہیں رہتی
غیبت کا یہہ حال ہے کہ ایک شخص کے ہمیشہ یہی عادت تہی خواہ دوست ہو یا دشمن
سبکی غیبت کیا کرتا تہا اور ایک حاکم کے پاس اچہی عہدہ پر نوکر تہا ایکدفعہ وہ شخص
دوسرے حاکم کے پاس ملاقات کیواسطے گیا اوس حاکم نے پوچہا کہ آپکے حاکم
کیسی ہیں اس سوال سے اونکا مطلب یہہ تہا کہ آپکے حاکم راضی خوش ہیں مگر وہ شخص
تو خوگردہ غیبت کا ہو رہا تہا اوس نے اپنی عادت کے موافق اپنے حاکم کی غیبت
کرنے شروع کی اتفاقاً وہ حاکم اوس شخص کے حاکم کا نہایت دوست تہا اوسکو
اوسکی غیبت بہت بری معلوم ہوئی اور اوس نے خیال کیا کہ اگر میں ایسے شخص کا
حال مخفی رکہوں تو اچہا نہیں اور حق محبت سے بعید ہے اوس نے اپنے دوست کو
جو اوس شخص کا حاکم تہا خبر کر دی کہ آپکا نوکر عجب نمکحلال ہے آپکو تو اوسپر
اسقدر بہروسہ ہے اور وہ آپکی غیبت کرتا ہے حاکم نے اپنے نوکر کو جسنے

غیبت کی تہی بولا یا اور بدین خیال کہ شاید اوسنی جو کچھہ کہا ہو وہ سچ ہی ہو
پوچھا کہ تونے کیا کچھہ کہا تہا اوسنے انکار کیا کہ میںنے تو کچھہ نہین کہا
جب تحقیقات کئی گئی تو معلوم ہوا کہ اوسنے وہ باتین بیان کئین کہ جو در حقیقت
درست نہین تہین حاکم نے اوسکو فورًا پکڑ کر جیل خانہ مین بہیجدیا علی ہذا القیاس
اسیطرح کی تمثیلین تو بہت ہین کہ جنسی مین ثابت کر سکتا ہون کہ کذب کیے
بد ذاتی اور میری اصالت مین کچھہ شک نہین اور یہہ اظہر ہے کہ جو شخص
جس سے دوستی و صحبت رکہیگا اوسمین اوس صحبتی کا اثر ضرور پیدا ہوگا اگر چہ تمثیلین
اسواسطے زیادہ تمثیلین بیان نہین کرتا کہ عقل کے سامہنے اونکا پیش کرنا ضرور
نہین ہے کیونکہ وہ خود خوب طرح یہہ دانا ہے اور نیک و بد مین اچھی طرح تمیز
تمیز کر سکتی ہے اعتراض چالاکی کذب کی کنیزک کا صدق
کے تقریر پر اور جواب دینا صفائی خدمتگار صدق کا
بمقابلہ اوسکی جب صدق یہہ بیان کر چکا اتفاقًا کذب کی ایک کنیزک
جسکا نام چالاکی تہا وہ کہین قریب کہڑی تہی اوسنے جہٹ پٹ صدق کے
تقریر پر معترض ہوکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ جناب عالی صدق
جو تمثیل کے رو سے میرے آقا کی بد ذاتی ثابت کر رہا ہے اسکی تقریر سے
خود اسی پر اعتراض اگر پڑتا ہے آپ اس سے پوچھیئی کہ گیدڑ کو جو
بہیڑیاکے فریب سے بچایا وہ کسنے بچایا صدق کی تقریر سے صاف ثابت ہے

کہ میرے ہی آقا نے بچایا کیونکہ جب گیدڑ نے یہہ کہا ہے کہ ای میرے گہر تون
ہمیشہ مجہہ سے بولا کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہہ بات محض خلاف تہی اوسنے میرے
آقا کے مددسی کہے اوسی سبب سے اوسکے جان بچی پس میرے آقا کے نیک ارادے
مین کیا شک ہے یہان صدق اسکا کیا جواب دے سکتا ہے بادشاہ نے صدق
سے پوچہا کہ فی الواقعہ اسکا کیا جواب ہے صدق نے عرض کیا کہ میرا رتبہ ایسا
ہنین ہے جو مین ایسی ایسے کم ذاتون کے ساتہہ بحث کرون البتہ اسکی مقابل مین
میرے خدمتگار جسکا نام صفائی ہی موجود ہے وہ اسکا جواب خود بخود دیگا
صفائی نے عرض کی کہ قبلہ عالم اسکا جواب مین دیتی ہون اول یہہ کہ فریب
کذب کا حقیقی بہائی ہے اور کذب کی رپوٹ سے ظاہر ہے کہ فریب کذب کا
ہر وقت مدد و معاون رہا ہی جب فریب بہیڑیا کا معاون تہا تو کذب کو چاہی تہا
کہ وہ بہی اوسیکا معاون ہوتا کیونکہ جسطرف اوسکا بہائی تہا اوسیطرف اوسکا
ہونا تہا مگر دیکہو وہ اوسکا معاون نہین ہوا بلکہ فریب کے دوست کے دشمن کا
معاون ہوا اس سے صریح ثابت ہے کہ کذب نے اپنے بہائی حقیقی کے
ساتہہ بد معاملگی کرنیمین دریغ نہین کیئے پس اس سے کسقدر بددیانتی کذب کی ثابت ہے دوسرے یہہ کہ
کذب جو گیدڑ کا معاون ہوا تو صرف اوسکی وجہ یہہ ہے کہ کذب لوگونکی قتل کرنی اور گرانی مین بڑا خوش ہی
پس اوسکی شمولیت معاونت محض واسطی قتل بہیڑیا کی تہی تیسرے یہہ کہ بالفرض اگر یقول جا لاکے
یہی تسلیم کیا جاوے کہ کذب گیدڑ کا معاون صرف اسواسطہ ہوا کہ بہیڑیا کے فریب سے اوسکو بچالے

اگرچہ اسکے تسلیم میں بڑے اعتراض ہین مگر اون سب کو چہوڑکر قطع کلام کا صرف اہانت پر
کرتے ہون کہ گیدڑ کے ساتہہ کذب کے شامل ہونے سے کچھ کذب کی شرافت اور امانت
ثابت نہین ہو سکتی کیونکہ گیدڑ حیوان ہے کچھ انسان نہین ہے بلکہ میرے آقا
کی تصدیق کلام کے واسطے یہہ بات بڑی سند ہے کہ فریب اور کذب کو صرف وہی
پسند کرتے ہین جو حیوان ہین جو انسان ہوگا وہ کبھی انکو پسند نہین کرے گا اور انسے
ہر وقت نفرت رکہیگا جو تمثیل یہہ کہ یہہ جو چالاکی کہتی ہے کہ گیدڑ کی جان صرف کذب
کی بدولت بچی ہے یہہ محض غلط ہے اور اوسکی غلطی کی دلیل یہہ ہے کہ جب سراغ
غیر جانور کا گہر کو جاتا ہوا معلوم ہو چکا تہا تو پہر وہان ضرورت کذب کی نہین
تہی اگر کوئی عقلمند ہوتا تو بدون بولنے کذب کے پتہر اوٹہاکر ماردیتا اگر غیر جانور اندر
ہوتا تو اوسکے صدمہ سے مرجاتا ورنہ خیر شبہ مٹ جاتا مگر چونکہ گیدڑ حیوان تہا اور
اوسکے نزدیک جھوٹہ کا بولنا کچھہ منع نہین تہا اسواسطے اوس نے بول دیا +

فیصلہ عقل یعنی کذب کو نالایق اور بدطینت سمجھہ کر اوسکے باپ یعنی شیطان کی پاس واپس بہیجدینا اور صدق کو بدستور سابقہ عہدہ منتظمی سلطنت پر مقرر کرنا عقل نے جب یہہ سب حال
سنا تہوڑی دیر تامل کرکے فیصلہ لکھا کہ جناب عالی مجکو جو آپنے واسطے دریافت اس امر کے
کہ صدق چاہیے یا کذب مامور فرمایا ہے مینے بموجب حکم حضور کے دونو نکے سوال و جواب
و دیگر حال ضرور سے سنا اب مین اپنی عقل ناقص کے موجب عرض کرتی ہون

که میرے دانست مین واسطے ترقی ملک سعادت و امن و امان
خلق الله کے صدق جیسا بانی مبانی اور کذب جیسا ہارج اور سد راہ اور کوئی
نہین دلیل اسکے یہہ ہے کہ حصول سعادت و امن و امان خلق الله محض تعمیل
احکام الٰہی پر منحصر ہے سو مینے کل مذاہب کے کتابونکو جو صدق کیطرف سے واسطے
ثبوت اپنی دعوے کے بطور سندات پیش ہوئے ہین نہایت غور و تامل سے ملاحظہ
کیا کہ آیا حکم اُنکے صدق کی نسبت ہے یا کذب کیطرف تو مجکو اونکی دیکھنے سے اچھے
طرح ثابت ہوگیا کہ صدق کیطرف ہی اور کذب سے احتراز کرنے کا حکم ہے اور علاوہ
برین دلایل عقلی سے بھی یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ صدق ہی منتظم کار
ملک سعادت کا ہونا چاہیے کیونکہ عقل جو سب عقلا کے نزدیک ممیز نیک و بد کے قرار
پاچکی ہے اوسکے نزدیک فریب دروغ اور خلاف گوئی اور چوری و رہزنی
ایسے بُرے کام ہین کہ آدمی کیواسطے دونو جہان مین وبال جان ہین سو یہہ سب
کام متعلق کذب کے ہین کیونکہ وہ خود بھی اقراری ہے کہ مینے انکے اجرا سے اور
ترقی کرنے مین کمال کوشش کی ہے اور راست گوئی و ایمانداری و خدا ترسی
وغیرہ عقل کے نزدیک نیک کامونکا انتخاب ہے سو وہ متعلق صدق کے معلوم ہوتے
ہین پس جب یہہ بات ثابت ہوچکی کہ نیک کام متعلق صدق کے اور بُرے کام متعلق کذب کے
ہین تو پہر مینے یہہ سوچ کی کہ حصول سعادت کا بُرے کام پر منحصر ہے یا نیک پر تو ہر پہلو سے
یہی ثابت ہوا کہ نیک کام پر منحصر ہے بُرے کام پر ہرگز نہین اور یہہ جو کذب اپنی ثبوت مین

لکھتا ہے کہ مجکو بذریعہ کرنے عمل کے خواب مین ایک شخص ہادی راہ سعادت کا نظر آیا تھا
اوس نے خلاف گوئی وغیرہ برُے کاموںکو نیک بتلایا تھا میری دانست مین اوسکا
لکھنا محض خلاف ہی کیونکہ وہ خود کذب ہے تعجب نہین کہ اوس نے
خلاف لکھدیا ہو ہان یہ ضرور ہے کہ خواب مین اوسکا باپ جسکا نام شیطان ہے
ضرور نظر آیا ہوگا اور اوس نے سمجھا یا ہوگا کیونکہ مینے سنا ہے کہ اوسکے باپکا
یہی پیشہ ہے کہ اولٹی ہی چال چلتا ہے برُے کو نیک اور نیک کو برُا بتلایا
کرتا ہے اور یہہ بھی مینے سنا ہے کہ وہ خواب مین بھی اکثر نظر آیا کرتا ہے اور یہہ
قول کذب کا کہ مجکو ضرور ہادی رہ سعادت کا ہے نظر آیا ہے ہرگز درست نہین
کیونکہ کذب کو ایسے آدمیونکا نظر آنا خلاف عقل ہے جیسا موہنہ ویسی ہی چپیڑ
اوسکے باپکے ذریات مین سے کسی شیطان نے ضرور خواب مین اوسکو دکھلائی دی
ہوگی اور اگر محال عقل یہہ فرض کیا جاوے کہ ایسا ہوا ہو یعنی ہادی رہ سعادت
کا نظر آیا ہو تو میری دانست مین کذب کو اوسکی کلام کے سمجھنے مین ضرور دہوکہ لگا
ہوگا شاید اوس نے شقاوت کے باب مین خلاف گوئی و حرام خوری و غیبت وغیرہ
امورات ممنوعہ کو بانی مبانی بتلایا ہوگا اور کذب چونکہ مشہور ہے کہ دروغگورا حافظہ نباشد بجاے
شقاوت کے سعادت سمجھ گیا ہوگا ورنہ معاذاللہ نہ تہا سعادت ان باتونسے حاصل ہوسکتی ہے جو کذب
لکھتا ہی البتہ اونسے شقاوت ضرور حاصل ہوسکتی ہے اور یہہ امر قیاس مین آبہی سکتا ہے
کیونکہ مینے اپنی استاد سے جسکا نام عقل کل ہے سنا تہا کہ یوحوش برکذب کے واسطے

بہی شقاوت ہی لکہی ہوئی ہے میری دانست مین صدق قابل تفویض عہدہ منتظمی ملک سعادت
اور کذب اگرچہ لایق پہانسی دینے کے ہے مگر چونکہ آپنے اوسکو بطور مہمان کے بولایا تہا اگرچہ
اوس نے حق مہمانیکا ادا نہین کیا بلکہ سراسر بے ایمانی کی ہے اوسکو مناسب یہہ تہا کہ گو
وہ اپنے باپکے پاس کیسا ہی بدچلن تہا مگر جب آپکی خدمت مین حاضر ہوا تہا اور آپنے
اوسپر مہربانی کی تہی تو وہ آپکو اسقدر مجبور نہ کرتا بلکہ صدق سے الفت پیدا کرکے اوسکے
خصلت سیکہتا یا یہان سے فوراً چلا جاتا آخر اوسکا کیا اختیار اوسکی اصلہی ایسی ہے اور
مشہور ہے **بیت** اصل بد از خطا خطا نکند بدگہر با کسی وفا نکند اسکا بدلہ وہ
خدا سے آپ پاویگا مگر آپکے ذمہ حق مہربانیکا ہے اور علاوہ برین آپکا حوصلہ آپکے ساتہہ اوسکا
اوسکے ساتہہ اب آپ اسکو اپنی خدمتگار خاص جسکا نام طمع ہے ظاہرا بطور خلعت
حق مہمانی اور باطن مین یہہ سمجھکر کہ وہ بدبخت اسی کے لایق ہے مرحمت فرماکر رخصت
کیجئے کہ یہہ اپنے باپکے پاس چلا جاوے اور اسکو کہدو کہ پہر یہان آگر مونہہ نہ دکہاوے
ورنہ کالا مونہہ اور گدہے پر تشہیر کیا جاویگا جو کچہہ کرنا ہو وہ اپنے باپکے ملک مین
ہی کرے اور اپنی خدمتگاری مین آپ بیوی ندامت کو جو اسوقت حاضر ہے کہہ لیجئے
اور صدق کو اپنے دست مبارک سے خلعت فاخرہ پہناکر بدستور اوسے عہدہ پر
جسپر پہلے مامور تہا سرفراز فرمائی اگرچہ اسوقت یہہ خیال ہے کہ ہنوز ملک سلطنت مین جو شاہزادہ
کذب کے جابجا تہانہ بیٹہے ہوے ہین اور اوسی کی سپاہ قایم ہے آپکے اختیار مین توقع بالفعل کچہہ
نہین مگر چونکہ خدا کیطرف سے حکم ہو چکا ہے کہ جب آپ صدق کو پہر اوسے

پہر اوسے عہدہ پر بحال کروگے اوسوقت سب سلطنت ملجاوے گی ہین آپ کیطرفسے
زبانی اور ویسے حکم ہوجانا چاہیے کہ ہمنے اوسی عہدہ پر صدق کو بحال کیا اب اگے
خداوند تعالی اپنے وعدہ کے موجب خود بخود آپکا ملک مقبوضہ انگو بخشدے کا
اور بدستور آپکی بادشاہی ہوجاوے گی جب یہہ فیصلہ عقل کیطرفسے پیش ہوا
بادشاہ کو نہایت پسند آیا اوسیکی موجب حکم جاری ہوا حکم کے جاری ہوتے
ہی اللہ جلشانہ کا دریاء رحمت جوش مین آیا ملک سعادت سلطان دلکے سپرد ہوا
بدستور بادشاہی کرنے لگا

بحال ہونا صدق کا اپنی منصب اصلی پر اور اشتعال لک غیرت کی صدق کو واسطہ سزادہی کذب کے

جب صدق عہدہ منتظمی ریاست یعنی اپنے عہدہ قدیمی پر بحال ہوگیا اور انتظام
سلطنت کا کرنے لگا تو ایکدن اوس سے غیرت نے جسکے صدق کے پاس اکثر نشست
وبرخاست رہا کرتی تہی کہا کہ واہ حضرت آپ بہی بڑے بے شرم ہین شرم
چہ کُتی است کہ پیش مردان بیاید ریاست پر تو آپ بیٹہہ گئے مگر یہہ شرم نہ آئی
کہ آپکو ایک ادنے سے ادنے اور ذلیل سے ذلیل آدمی نے جسکا نام کذب تہا
مدت تک خراب کیا قطع نظر اسکے کہ اوس نے آپکو عہدہ سے معزول کرایا اور
طرح طرح کی تکالیف پہنچائین یہہ بہی تو ہوا کہ وہ آپسے اسقدر بڑہ کر بولا کہ جو
اوسکے حوصلہ کے شایان ہرگز نہین تہا اور وہ باتین آپکے نسبت بیان
کئین جو محض خلاف اور آپکی ہتک عزت کی دال تہین اور بلکہ یہانتک آپکو

خراب کیا کہ آپکی نسبت بہت سخت باتین ایک پوٹ مین لکھکر آپکا تہتک تمام دفتر
والونکے سامہنے کیا چنانچہ آپکو یاد ہوگا کہ ایک بات اوس نے کیسے سخت لکھی تھے
کہ صدق کو ہمیشہ عادت خلاف گوئی کی ہے مگر بڑا افسوس ہے کہ وہ باوجود کرنے
ایسی حرکات ناز یبا کے سزا سے بچکر صحیح و سلامت اپنے باپکے پاس چلا گیا
اور آپسے اوسکا کچھ تدارک نہ ہوسکا صدق نے جب یہہ بات غیرت سے سنے
اگرچہ اسکا خیال تو اوسکو کچھ پہلے بہی آیا کرتا تہا مگر غیرت کے کہنے
سے اوسکو خیال زیادہ ہوا کہ حقیقت مین غیرت سچ کہتے ہے کذب کا باوجود ایسے
حرکات نالایم کے بچ جانا اور اوسکا تدارک نہ کرانا گویا اپنی عزت کا گہٹانا
اور اوسکے حوصلہ کا بڑہانا ہے اوسکے خیالمین یہہ آیا کہ مین سلطان دلکے
خدمت مین عرضی دوں کہ کذب نے میرے نسبت ایسی ایسے سخت اور خلاف
باتین لکہین پہر اوسکو سزا کیوں نہین ملی اتفاقاً صدق اسی خیالمین تہا کہ بیوے
بے اختیاری جو کسی کسی موقعہ پر سلطان دلکی سلام کو آجایا کرتے تھی صدق کے
سامہنے آگئی اوس نے صدق سے پوچہا کہ آپ اسوقت کسی خیالمین ہین
اوس نے تجویز گذارش عرضی سے اوسکو مطلع کیا اوس نے جواب دیا کہ سلطان
دلکی خدمت مین شہزادہ کذب کے سزا دہی کیواسطے عرضی کا گذارش کرنا محض لاحاصل ہے
کیونکہ سلطان دلکو بموجب قانون مرتبہ تقدیر کے شہزادے کذب کے نسبت سوائے
اسکے کہ وہ اپنے نوکرے سے اوسکو موقوف کر دے اور کسیطرح کے سزا کا اختیار نہین ہے

سلطان دل اپنے حد اختیار کے رو سے اوسکو سزا دے چکا ہے یعنے موقوف کر چکا ہے صدق
کو جب یہہ حال معلوم ہوا تو اوس نے عقل سے پوچھا کہ کیا یہہ بات سچ ہے اوس نے جواب دیا
کہ ہاں سچ ہے اور بلکہ مینے جو اپنے فیصلہ مین اوسکی واسطے کچھ سزا قید وغیرہ کی تجویز
نہین کی تو اوسکی وجہ محض یہی تہی کہ مین جانتی تہی کہ سلطان دل اوسکی نسبت سوائے
اوسکی موقوفی کے اور کسی طرحکے سزا کا مجاز نہین اور اسباب کی تشریح مینے اپنی فیصلہ مین
اسواسطے نہین کی تہی کہ مصلحت وقت نے مجکو یہہ صلاح دی تہے کہ اگر یہہ تشریح
کر دوگے کہ سلطان دل ور سزا کا مجاز نہین تو شہزادہ کذب زیادہ تر بیباک
ہو جاوے گا اور اس سبب سے شاید کچہہ اور رنگ کہلاوے اگر اوسکے لئے اور سزا کا
دینا سلطان دل کے اختیار مین ہوتا تو اوس سے کبھی درگذر نہ ہوتی کیونکہ قطع نظر
اسکے کہ اوس نے آپکے ساتہہ زیادتی کی بلکہ مین بھی اوس سے سخت ناراض ہون
اور اب تو سلطان دل بھی اوس سے ناراض ہے مگر کیا کرے کہ اوسکے اختیار مین
کچھ نہین نہ وہ اوسکے پہانسی سے بھی کبھی درگذر نہ کرتا ہاں ایک یہہ تجویز ہے کہ سلطان
دل کے اوپر جو ایک اور شہنشاہ ہے جسکا نام احکم الحاکمین ہے اوسکی بارگاہ مین دو شخص مختار ریاست
و منتظم سلطنت کے ہین ایک کا نام عدل اور دوسریکا نام حلم اور بارگاہ احکم الحاکمین سے اندونونکو حکم ہے
کہ یہہ دونو متفق الراے ہوکر جسقدر تعین حکم مناسب سمجہین دین پس اگر شاہزادہ کذب کی سزا دلانی
منظور ہو تو مختار کاران ریاست حق کی خدمت مین عرضی دیدو وہانسے اوسکو خاطر خواہ سزا ملجاویگی کیونکہ
اوس نے جرم حقیقت مین بہاری کیا ہے صدق نے کہا کہ مین اوس سلطنت کے سررشتہ عدالت سے

بالکل واقف نہین کہ کسطرح استغاثہ کرنا چاہئے اور کس کس قاعدہ پر لحاظ چاہئے
عقل نے جواب دیا کہ مین جو ہر وقت تمارے ساتھہ ہون مین تمکو ہر ایک بات سے
بخوبی واقف کردونگی مگر اول سلطان دلسے بہی اسباب مین مشورہ کرلینا مناسب ہے چنانچہ
سلطان دلسے مشورہ ہوا وہانسے اجازت ملی کہ ہان یہہ تجویز مناسب ہے عقل نے صدق کو
کہا کہ ایک کاغذ لو اور اوس کاغذ پر اپنی استغاثہ کی عرضی اس ڈہنگ سے لکھو جسطرح مین
بتلاتی ہون +

عرضی از طرف صدق مدعی

صدق ولد راستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت مدعی

بنام کذب ولد شیطان ذات بی ایمان ساکن موضع بدمعاش پورہ علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ

علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ
حیثیت عرفی بموجب نمبر ۵۰۰ قانون مرتبہ تقدیر

جنابعالی
عرض یہہ ہے کہ مین پہلے سلطان دلکا ملازم تہا اتفاقاً سلطان دل نے بسبب
اغوائی کذب کے مجہہ سے ناراض ہوکر مجکو موقوف کردیا اور کذب کو میری جگہ نوکر رکہہ لیا چونکہ
مین ملازم مجبور تہا حسب الحکم اپنے آقا کے موقوف ہوکر کہین کو چلا گیا اور جاتے وقت یہہ
بہی بادشاہ سے نہین کہا کہ آپ نے ناحق مجکو کیون موقوف کیا پہر
جب کذب نے سلطان دلکو دوکہا دیا اور اپنا جوہر ذاتی دکہایا اور ازبس
تنگ کیا تو اوس وقت سلطان دل نے پہر مجہکو یاد کیا جب
مین حاضر ہوا سلطان دل نے کذب کو لکہا کہ ہمارے ولایت

ولایت ہمکو دیدو کذب نے یہہ سمجھا کہ اب شاید یہہ صدق ہی بحال ہو جاوے گا اوس نے
اپنی کارگذاری کی ریوٹ بہیجی اوسمین مجھکو بہت ہی سخت و سست لکھا چنانچہ
ایک یہہ بات لکھی کہ صدق کو ہمیشہ عادت خلاف گوئی کی ہے چونکہ مین ہمیشہ
سے نیک نام اور راست گو مشہور ہون اس کذب کی تہمت سے میری عزت مین
فرق آگیا ہے کیونکہ جو لوگ مجھہ سے واقف ہین وہ جب کذب کے کلمات کو سنین گے
یا کبھی اتفاق سے وہ ریوٹ دیکھہ لین گے تو خواہ مخواہ میری نسبت اونکو ظن فاسد
ہو جاوے گا مین چاہتا ہون کہ بعد تحقیقات کے بشرط ثبوت بپاداش اوس جرم کے
کذب کو سزا ملے آیندہ حضور مالک ہین فقط

عرضی فدوی صدق مدعی معروضہ تاریخ ۲۹ فروری سنہ ۹۴

قاعدن گذرانی عرضی کا عدالت مین

جب یہہ عرضی لکھی گئی تو بموجب صلاح عقل کے نالہ کی یاد ہوئی اوسکو حکم ہوا کہ تم بارگاہ
احکم الحاکمین مین ہمارے ساتھہ چلو نالہ آگے آگے اونکے ساتھہ ہولیا طرفۃ العین
مین وہان پہنچ گئے جب اوس دربار کے قریب پونچے تو صدق نے دیکھا کہ مکانات
دربار کے ایسے عالیشان بنے ہوئے ہین کہ جنکے دیکھنے سے عقل چکراتی ہے نگاہ
کام نہین کرتی فکر کو سون بھاگتا ہے مگر کچھہ پتا نہین لگتا حیرانے دمبدم غالب
ہوتی ہے صدق نے ہر چند دیکھا کہ اون مکانات عالیشان مین سے کوئی ایسا
مکان پہنچے سے چہوٹا اونسے ادنے ایسا بھی نظر پڑے کہ جس سے سلطان دل کی

دربار کی تشبیہ دیجاوے مگر کوئی نظر نہ پڑا جسکو دیکھتا تہا وہ کڑوڑون درجہ سلطان
دلکے مکان دربار سے افضل ترین معلوم ہوتا تہا عقل سے پوچھا کہ کچھہ تیرے فکر
مین بھی آسکتا ہے کہ یہہ مکانات کسطرح بنین اور کہانتک انکی حد ہوگی اوسنے
جواب دیا کہ یہان میرے بھی حواس باختہ ہین یہہ تو مینے سنا ہوا ہے کہ اسکا نام عرش
ہے باقی کچھہ خبر نہین ہے خیر ہمکو اس سے کیا مطلب ہے کہ ہم مکانات کی دریافت کرین
ہمکو تو غرض بادشاہ سے ہے اوسکی خدمتمین عرضی کی گذرانی کی تجویز کرنے چاہیے
سو تو ذرا ٹہرجا غالباً آج کسیوقت کوئی نکوئی حسب قاعدہ دربار کے آواز دے گا
کہ جسکو عرضی دینی منظور ہو وہ گذارش کرے سو اوسوقت عرضی کو گذارش
کیا جاویگا صدق بیچارہ چپکا ہوکر ایک جگہ مین جسکا نام انتظار تہا بیٹھہ گیا اور
منتظر اوس آواز کا ہوا تہوڑے دیر کے بعد ایک چپراسے نے جسکا نام اذن
تہا آواز دی کہ جسکو عرضی دینی منظور ہو وہ دے دے صدق نے وہ عرضی
اوسکے ہاتھہ مین دیدی اوس نے وہ عرضی مشلخوان کو کہ جسکا نام حضرت جبرئیل
تہا دیدی اوس نے مختارکاران سلطنت کے حضورمین پیش کی بعد سماعت قلم کے ہاتھہ
سے کہ وہ عہدہ حکم نویسی پر مامور تہی حکم لکہا گیا کہ سائل کا اظہار لیا جاوے تحریر تاریخ
فلان ماہ فلان سنہ فلان بعد ثبت وتخط مختارکاران ریاست حق کے وہ عرضی قوت مدرکہ کو کہ جسکے
متعلق خدمت اظہار نویسی کی تہی سپرد ہوئی اوس نے صدق مدعی کو بلاکر اظہار لینا شروع کیا
چونکہ مدعی دگواہ ایک عشیقہ خلاف ملاکرتا ہی اسواسطے اوسنے قبل لینے اظہار کے صدق مدعی سے اقرار کرایا کہ مین

خدا کو حاضر ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو کچھ مین اس دربار مین بیان کرونگا وہ سب سچ ہوگا

پیشانی مضمون اظہار مدعی

اظہار صدق مدعی بحلف بعدالت ذی عدالت با جلاس مختار کاران ریاست حق واقع تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان

سوال حسب ضابطہ جواب نام میرا صدق باپکا نام راستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت

پیشہ راستگوئی سوال تمہاری کیا نالش ہی جواب حال یہہ ہی کہ مین پہلی سلطان دلکی

خدمت مین بعہدہ منتظمی ریاست ملک سعادت کے نوکر تہا چند عرصہ کے بعد کذب نے بادشاہ کو

میری نسبت بدظن کردیا مین بلا عذر موقوف ہوکر گہر کو چلا گیا پہر جب کذب نے سلطان کو

دکہایا اور اپنا جوہر اصلی دکہایا یعنی نہایت تنگ کیا تو اوسوقت بادشاہ نے مجکو پہر یاد کیا

مین حاضر ہوا سلطان نے لئے کذب کو لکہا کہ اب ہماری ولائیت اپنے وجود سے خالی کرو

کذب کو یہہ خیال گذرا کہ اب شاید صدق پہر بحال ہوگا اوس نے ایک ریپوٹ سلطان کے

طرف لکہی جسمین میری نسبت بہت سے کلمات سخت لکہے کہ اونمین سے ایک تو یہہ ہے

کہ وہ لکہتا ہی کہ صدق کو ہمیشہ خلافگوئی کی عادت ہی چونکہ مین قدیم الایام سے نیکنام اور راستگو مشہور ہون

اور کذب نے دانستہ میری عزت خراب کرنیکے واسطے ایسی بات لکہی ہے اور اوسمین میرا سراسر

ہتک عزت ہے کیونکہ جو لوگ میرے حال سے واقف ہین جب وہ یہہ بات سنین گے تو خواہ مخواہ

انکو میرے نسبت ایکطرحکی بدظنی وبے اعتباری پیدا ہوگی مین چاہتا ہون

کہ بعد تحقیقات کے اگر اوسکے نسبت جرم خلاف گوئی کا ثابت ہو تو اوسکو سزا ملے

سوال کیا سبب ہے کہ کذب نے تمہاری نسبت ایسا کلمہ لکہا جواب وہ میرے ساتہ

ہمیشہ سے عداوت رکھتا ہے اور دلسے چاہتا ہے کہ جہانتک قابو ملے وہ مجکو خراب کرے
پس اسواسطے اوس سے جسقدر ہو سکا اوس نے میری خرابی کیواسطے کوشش کی
سوال تمہارے پاس کیا کیا وجہ ثبوت ہے جواب اول تو وہ رپورٹ جو گذر گئی ہاتہہ
کی لکھی ہوئی ہے اوسکو سرکار دیکھہ لے اور دوسرے دو گواہ موجود ہین جنکا نام کراما
کاتبین ہے اور یہہ دونون مشہور ہین جب یہہ اظہار مستغیث نے بحاضری مدعی کے
مختار کاران ریاست حق کے سامنے پڑہا تو اوسپر حکم ہوا کہ مدعا علیہ معہ وجہ
تردید و گواہان مدعی و رپورٹ دستخطی جو سلطان دل کے دفتر مین ہو گی طلب ہووے
اور نیز سلطان دل کو یہہ بھی لکھا جاوے کہ اوسکو بھی اسمقدمہ مین جو کچھہ حال معلوم
ہو خود حاضر ہو کر عرض کرے تحریر تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان جب یہہ حکم لکھا
گیا تو بعد دستخط حاکمان کے یہہ دونو کاغذ پروانہ نویس کے پاس آئے پروانہ نویس
نے جسکا نام قضا تھا ہر دو کاغذات کو ابتدا سے انتہا تک بنظر تامل دیکھا کہ اسمقدمہ مین
کسقدر پروانہ کس کس کے نام اور کس کس مضمون کے جاری ہونے چاہئیے چنانچہ
اوسنے بعد سوچ سمجھہ کے دو پروانہ لکھے ایک بنام ناظر واسطے حاضر اسامیان اور دوسرا بنام سلطان دل بطلب
رپورٹ حاضری خود مضمون انکا ذیل مین لکھا جاتا ہے

مضمون پروانہ ناظر

بنام ناظر عدالت خود مختار

صدق ولد راستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت مدعی

بنام کذب ولد شیطان ذات بے ایمان ساکن بدمعاش پور علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ

علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ حیثیت عرفی موجب نمبر ۵ قانون مرتبہ تقدیر

بعد تصدیق اظہار مدعی حسب الحکم امروزہ بنام تمہارے نفاذ حکم ہے کہ گواہان مندرجہ ذیل کو معہ مدعا علیہ و نیز گواہان مدعا علیہ کو کہ جنکی وہ نشاندہی کرے بہت جلد حاضر کرو تحریر تاریخ

نام گواہان مدعی کرانا کاتبین ہے سکونت اونکی مدعی کو معلوم ہے

اور دوسرا پروانہ بنام سلطان دل جاری ہوا اوسکا یہہ مضمون تھا

پروانہ موسومہ سلطان دل رفعت و منزلت مرتبت سلطان دل حفظہ

صدق ولد راستی قوم ذات شریف بنام کذب ولد شیطان قوم ذات بے ایمان ساکن معاشن پورہ

ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت مدعی علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ

علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ

حیثیت عرفی موجب نمبر ۵ قانون تعزیرات تنبیہ

مدعی نے اپنے اظہار مین لکھایا کہ کذب نے ایک رپورٹ اپنی کارگذاری کی بابت ہمارے پاس بھیجی تھی تو اوسمین بنسبت صدق کے کئی باتین خلاف اور سخت لکھین ہین تبین اس رپورٹ کا ملاحظہ اس مقدمہ کی تصفیہ کیواسطے اور نیز ہماری حاضری واسطے دریافت حال مقدمہ کے ضرور ہے چاہئیکہ بفور صدور حکم پروانہ ہذا رپورٹ کو لیکر حاضر حضور ہو تحریر تاریخ فلان جب یہہ دونون پروانہ لکھے گئے تو انکی نقل ایک کتاب نقول پروانجات مین ہوکر اوس کتاب کے جو نمبر شمار تھے وہ اون دونون پروانون پر لکھے گئے اور ایک گوشہ کیطرف لکھی گئی اور بعد دستخط و مہر سرکاری کے پروانہ موسومہ ناظر تفویض قوت باصرہ کیے ہوا کہ وہ عہدہ نظارت پر مامور تھی اور پروانہ موسومہ سلطان دل سلطان دل کے پاس بیلدار اک اشارہ بھیجا گیا اور یہہ دونو کاغذات یعنی عرضی اظہار اسکی شامل کیئے گئے مین بعد تحریر پروانجات مقدمہ کے پاس

اہلمد نے جس کا نام محمود حافظ تھا اول فہرست لکھی بطرح پرکہ ایک ورق سادہ کاغذ کا لیا اور مسل کے ساتھ تاگہ سے نتھی کیا اور اوس کاغذ کے وسط میں ایک ٹوالکر نام مدعی و مدعا علیہ و علت کا لکھدیا اور پھر اوسکو رجسٹر میں درج کیا اوس رجسٹر کی یہہ پیشانی تھی

پیشانی رجسٹر اہلمد

نمبر شمار نام مدعی بقید ولدیت و قومیت و سکونت نام مدعا علیہ بقید ولدیت قومیت و سکونت علت یعنی دعوی تاریخ رجوع مقدمہ تاریخ حکم اخیر خلاصہ حکم اخیر تاریخ داخلدفتر العبد محافظ دفتر

اور جس نمبر پر درج کی تھی وہ نمبر فہرست کے گوشہ پر لکھدیا تاکہ جبوقت مسل داخلدفتر ہو اوسوقت واسطے لینے العبد محافظ دفتر کے وہ نمبر رجسٹر میں دیکھ لیا جاوے اور فہرست کے طرز تحریر اگرچہ عبارت میں بتلائی گئی مگر فہرست کی نقل بھی لکھی جاتی ہے

نمبر رجسٹر	نمونہ فہرست مسل	
صدق الدراستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت مدعی		بنام کذب الدشیطان ذات بی ایمان ساکن بدمعاش پورہ علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ
	علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ حیثیت عرفی بموجب نمبر ١٥ اقانون تقدیر	

اور بعد درج رجسٹر مسل کو اپنے پاس رکھا کہ جب سامان مطلوبہ آوینگی اور اظہار نویس طلب کریگا اوسوقت دیدیجاویگی ناظر نے وہ پروانہ چپراسی کو جسکا نام اختیار تھا دیا کہ اسکی تعمیل کروا اونی فوراً بموجب حکم کے اسامیانکو حاضر کیا ناظر نے پروانہ کی پشت پر رپورٹ بمضمون کہ جناب عالی حسب الحکم حضور کے اسامیانکو حاضر

اظہار گواہ مدعی

اظہار فرشتہ یسار گواہ مدعی بحلف باجلاس عدل حکم مختار کارخانہ سلطنت حق واقع تاریخ
فلان سوال حسب ضابطہ اپنا نام ہمیرا فرشتہ یسار باپکا نام نور ذات فرشتہ ساکن
ملک جبروت پیشہ تحریر اعمالنامہ سوال صدق مدعی نے نسبت کذب کے یہہ نالش
کی ہے کہ کذب نے میرے نسبت کئی کلمات سخت لکہی ہمکو کیا معلوم ہے جواب
ضرور کذب نے ہمارے سامنے صدق کی نسبت لکہا ہے کہ صدق کی عادت خلاف گوئی
کی ہے اور اسیطرح اور بہی سخت باتین لکہین تہین سوال تمکو معلوم ہے کہ درحقیقت صدق
مین یہہ عادت ہے یا نہین جواب ہمکو اچہی طرح معلوم ہے کہ یہہ عادت صدق مین نہین ہان
کذب مین ضرور ہے سوال تم کسطرح جانتے ہو جواب ہم ہر وقت اونکے پاس حاضر رہتے
ہین جو بات وہ کرتے ہین ہم سب سنتے رہتے ہین اور بلکہ لکہہ لیتے ہین اور کسی وقت اونکے
پاس سے جدا نہین ہوتے یہانتک کہ وہ رات کو سوئے رہتے ہین اور ہم ہر وقت
اونکی چارپائی کے پاس برابر کہڑے رہتے ہین سوال تم کس مطلب سے ہر وقت اونکے
پاس حاضر رہتے ہو جواب جس نے ہمکو پیدا کیا تہا اوسنے ہمارے ذمہ یہی خدمت دے رکہی ہے
کہ تم ہر وقت اونکے پاس حاضر رہو جو کچہہ یہہ کرین اونکو کتاب اعمالنامہ مین تحریر کرتے رہو
چنانچہ اوس کتاب مین ہم سب کا حال لکہتے رہتے ہین بعد اوسکے اظہار دوسرے
گواہ کا علیحدہ قلمبند ہوا اوسنے بہی اسیطرح لکہایا پہر اوسکے بعد جواب مدعا علیہ
تحریر ہوا اوسکی بہی نقل لکہی جاتی ہے چونکہ مدعا علیہ کا جواب بلا حلف لکہا جاتا ہے

اسواسطے بلا حلف لکھا گیا

جواب مدعا علیہ

جواب کذب مدعا علیہ بلا حلف باجلاس عدل حکم مختار کاران ریاست حق واقع تاریخ
سوال حسب ضابطہ جواب نام میرا کذب ولد شیطان ذات بے ایمان ساکن موضع بد معاش گنج
علاقہ ضلع جہنم پیشہ نوکری سوال صدق مدعی نے تمہید نالش کی ہے کہ تم نے اوسکے نسبت
ایک رپورٹ میں جو سلطان دل کے طرف بھیجی تھی بہت سی باتیں محض غلط اور سخت لکھی ہیں
اسکا کیا جواب ہے جواب سب جھوٹھ ہے میں نے کچھ نہیں لکھا صدق بالکل خلاف کہتا ہے
سوال صدق تمہاری نسبت کیوں خلاف کہتا ہے جواب ناحق جھوٹھ کہتا ہے
سوال کراماً کاتبین اوسکے گواہ کہتے ہیں کہ ضرور تم نے اونکے سامنے لکھا ہیں اور بلکہ
وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ تمہاری عادت خلاف گوئی کی ہے صدق میں یہہ عادت
نہیں ہے جواب ہم نے کبھی کراماً کاتبین کا نام بھی نہیں سنا اور میں یہہ بھی نہیں جانتا کہ
وہ کون ہیں اور وہ میرے نسبت جو کہتے ہیں بالکل خلاف کہتے ہیں سوال تمہارا پاس
کیا وجہ تردید ہے کہ جس سے تم ثابت کرا سکتے ہو کہ صدق کا دعوی جھوٹھا ہے جواب
گواہان مندرجہ ذیل موجود ہیں یعنے شیطنت حرامزدگی دغا فریب بے حیائی حرام خوری
قلت سازی رہزنی لغو بیہودگی حیلہ غیبت بعد اوسکے اظہارات گواہان مدعا علیہ
قلمبند ہوئے بحلف

اظہار گواہ مدعا علیہ

اظہار شیطنت گواہ مدعا علیہ بحلف باجلاس عدل حکم مختار کاران سلطنت حق واقع تاریخ فلان
سوال حسب ضابطہ جواب نام میرا شیطنت باپ کا نام شیطان ذات فتنہ ساکن موضع فریب پیشہ شیطانی

گواہ دیا ہے کہ صدق نے جو دعوی تہمت بے خلاف کا نسبت کذب کے کیا ہے وہ خلاف
ہے جواب ہم یہہ جانتے ہین کہ کذب ضرور سچا ہے کبھے اُسنے صدق کی نسبت کوی
کلمہ سخت نہین لکہا سوال صدق کہتا ہے کہ کذب نے میری نسبت ایک رپورٹ مین
لکہا تہا کہ صدق کو عادت خلاف گوہی کی ہے جواب سب جہوٹہہ ہے سوال تم کسطرح
جانتے ہو کہ سب خلاف ہے جواب ہم کذب کے ہر وقت ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہین اور کذب
کوی کام بجز ہماری صلاح کے نہین کرتا ہے اگر وہ ایسا کرتا تو ہمکو بہی ضرور خبر
ہوتی فقط   ایطرح علیحدہ علیحدہ سب گواہان کا اظہار لکہا گیا سب نے متفق اللفظ و المعنی
یہی لکہا یا سلطان دل کا بہی حلفاً اظہار لیا گیا اوس نے بہی دعوے صدق کو
تصدیق کیا بعد اوسکے وہ کل اظہار و جواب شامل مثل ہو کر معہ رپورٹ کذب کے جو سلطان
دل کے دفتر سے آئی تہی مثل خوان کے سپرد ہوئی مثلخوان نے اون سب کو پڑہا اور
مختار کاران ریاست حق سنتے رہے جو جو سوال و دریافت کرنا مناسب سمجہا گیا
وہ اور کیا گیا چنانچہ کراماً کاتبین سے پوچہا گیا کہ وہ اعمال نامہ جو تم لکہتے رہتے ہو
اُنکا کہان ہے اونہون نے عرض کیا کہ موجود ہے چنانچہ وہ بہی دیکہا گیا اور رپورٹ
بہی ملاحظہ ہوئی اور پیشی مین کذب سے بطور تتمہ سوال کے یہہ پوچہا گیا کہ یہہ رپورٹ تمہاری لکہی ہوی ہے
یا نہین اوسنے اوسکے لکہنے سے انکار کیا مختار کاران ریاست حق نے شناخت کو بلا کر حکم دیا کہ وہ دیکہکر
عرض کرے اوسنے کچہہ عبارت شہزادہ کذب کے ہاتہہ سے لکہائی اور اوس رپورٹ کے خط سے ملائی تو وہ
قلمی بعد ملاحظہ و سماعت کل مثل کے مختار کاران نے دیکہا کہ اب اونمین کوئی امر قابل تحقیقات کے

ہین کہ جس کی تحقیقات پر فیصلہ کو ملتوی کیا جاوے تو حکم نویس کو حکم دیا کہ فیصلہ لکھو چنانچہ
مختار کاران ریاست حق فرماتے گئے اور حکم نویس کاغذ لوح پر لکھتا گیا

فیصلہ مقدمہ

فیصلہ باجلاس عدل حکم مختار کان ریاست حق واقع تاریخ فلان

صدق ولد راستی خان ذات شریف ساکن   بنام کذب ولد شیطان ذات بی ایمان ساکن

ایمان آباد علاقہ ضلع جنت   مدعی   بدمعاش پورہ علاقہ ضلع جہنم   مدعا علیہ

علت تہمت و ہجو یعنی ازالہ حیثیت عرفی

بموجب نمبر ۵ ا قانون مرتبہ تقدیر

آج مثل بحاضری فریقین ہمارے سامنے پیش ہوئی روئداد مثل سے ظاہر ہے کہ اول مدعی
سلطان دل کے پاس بعہدہ منتظمی ریاست نوکر تھا پھر کذب کے بہکانے سے سلطان
دل نے اوسکو موقوف کر دیا کہ وہ بیچارہ بلا عذر موقوف ہو کر کہین کو چلا گیا جب
کذب نے سلطان دلکو دکھایا اور تکلیف پہنچائے تو سلطان دل نے صدق کو یاد کیا کذب نے سلطان دلکے
بدظن کرنیکے واسطے نسبت صدق کے بہت سی باتین خلاف و سخت لکھی ہین کہ جو حقیقت مین صدق کے
غرض مین خلل انداز ہین یہہ امر معاینہ رپورٹ سے جو کذب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور نیز گواہی گواہان
مدعی ہی کہ وہ بڑے معتبر ہین اور اظہار سلطان دل سے صاف ثابت ہے ہرچند کہ مدعا علیہ کو جرم سے انکار ہے
اور اوسکے گواہ بھی اوسکی کلام کو تصدیق کرتی ہین مگر ہمارے دانست مین یہہ انکا مدعا علیہ کا سراسر خلاف ہے
اور اوسکے گواہ اوس سے ملے ہوئے ہین اس سبب سے اوسکی طرفداری کرتے ہین اب یہہ مدعا علیہ کیطرح کے مواخذہ مین

دوسرا یہہ کہ اس شخص نے اس بارگاہ عالیجاہ مین بھی اگرچہ جھوٹہہ ہی بولا باوجودیکہ اس
شخص کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس بارگاہ مین جو شخص آتا ہے خواہ وہ کیسا ہی گو اور عادی خلاف
فریب کا ہو مگر یہان وہ بھی ہمیشہ سچ کہا کرتا ہے کیونکہ سب کو یہہ بات واضح ہو چکی ہے
کہ بجز سچ کے اس بارگاہ مین اور کچھہ چارہ نہین وجہ یہہ کہ یہانکے شہنشاہ کو کل مخلوقات
کے دلونکا حال معلوم ہے جو شخص منجملہ مخلوقات کے کچھہ کرتا ہے اوسکی فوراً خبر ہوتی ہے
یہانتک خبرگیری و نگرانی کا حال ہے کہ اگر ایک طرف کڑ ہا توپ چل رہی ہون اور اوسکے
پاس ایک چیونٹی چلتے ہو تو شہنشاہ اس بارگاہ کو اوس چیونٹی کے چلنے کی بھی
آواز آتی ہے اور توپونکے چلنے کی بھی اسوقت کذب شاید یون کہہ سکتا ہے کہ اگر
ایسا حال ہے تو پہر اسقدر تحقیقات اور تکمیل مثلکی کیا ضرورت تھی اور صدق کے
عرض کرنیکی کیا حاجت تھی جسوقت مینے کہا تہا خود بخود مجکو سزا ملجاتی اسکے جواب مین
اوسکو واضح ہی کہ یہہ بھی ہو سکتا تہا مگر ہمارے شہنشاہ کی مشیت روز ازل سے اسی بات
پر مقتضی ہوئی ہے کہ ہر ایک شخص کو باجتماع اسباب ظاہری سزا دیجاوے و بیش معائنہ رپورٹ
و متخلی کذب اور نیز گواہی گواہان وغیرہ روئیداد مثل سے یہہ دونو جرم بنسبت کذب کے ثابت ہو چکے
اور علاوہ برآن اونکے ثبوت کیواسطے ایک یہہ وجہ بڑی قوی ہے کہ اعمال نامہ جو کراماً کاتبین لکھتے رہتے
ہین اوسمین جو کذب کے کارگذاریکا حال درج ہے اوسکے شامل صاف لکھا ہو کہ کذب نے صدق کے
نسبت برا بھلا کہا تہا تیسرا یہہ مواخذہ ہے کہ جسقدر اسکے کارگذاری کتاب اعمالنامہ مین درج
ہے وہ سب کے سب ظلم اور فریب سے بہری ہوئی ہے کہ جسکے کچھہ حد نہین کیون نہو

جسکا یہہ مدعا علیہ بیٹا ہے وہ کونسا گناہ ہے اور نیز اسکے گواہ بھی قابل سخت تدارک کے ہین
کہ اونہون نے اسکے مدد کری اور ہر وقت اوسکی مدد کرنے مین شامل رہتے ہین کہ وہ خود بھی
اقراری ہین کہ ہم کذب کے ساتھہ ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہین حالانکہ اونکو صاف معلوم ہو چکا ہے
کہ جو کوئی شخص خلاف کی مدد کرتا ہے اوسکو سخت سزا ملا کرتی ہے اسلئے **حکم ہوا**
کہ کذب اور اوس کے گواہان کو بپاداش جرم مذکورہ طوق لعنت کا ڈالکر جہلخانہ خواری
مین دائم الحبس قید کیا جاوے قیامت تک تو ان جہلخانہ مین رہین گے بعد اوس کے پار دریائے
شور جسکا نام سقر ہے داخل کئے جاوین چونکہ اس کا باپ پہلے اس سے بمقدمہ نافرمانی
حکم الہی اسیطرح اسے جہلخانہ مین طوق لعنت سے پا بزنجیر ہو کر قید ہو چکا ہے اس لئے
اوس کے نسبت اور حکم دینے کی حاجت نہین مگر داروغہ زندانکو جسکا نام حراست ہے
لکھا جاوے کہ ان سب قیدیان کو معہ مدعا علیہ کے باپ کے ہمیشہ سنگین کوٹھری مین
جو قہر الہی سے مراد ہے رکھنا چاہے اور پانچون وقت سزای ضرب بید یعنے درہ نفرین کے
دینی چاہیئے اور اشتہار دیا جاوے کہ جو کوئی شخص مدعا علیہ یعنی کذب یا مدعا علیہ کے باپ یعنے
شیطان سے ذرا بھی سازش رکھے گا اوس کا بھی یہی حال ہوگا جیسا مدعا علیہ اور اوس کے باپ کا
ہوا ہے چونکہ صدق کی یہہ غرض ہے کہ شاید کذب کے کلمات کے سبب سے میری نسبت کہی لوگ بدظن
ہو جاوینگے پس ہر ایک شخص خاص و عام عوام تک جو دنیا مین موجود ہین یا آیندہ کو ہونگے سب کے اطلاع کے واسطے منادی
کرائی جاوے کہ صدق ایسا عزت وار ہے کہ گویا عزت اوسکے ایک خانہ
زاد کنیزک ہے اور راست گوئی مین یگانہ آفاق ہے اوسکے نسبت

جو کوئی شک کریگا یا اوس بالکو کہ جو کچھ وہ کہیگا نہین کریگا تو اوسکے واسطے دارین بین

از بس خواری ہوگی اور سلطان ولکو سمجہا دیا جاوے کہ اسکی بنسبت ہمکو شک پڑگیا ہے کہ

اوس سے انتظام سلطنت کا اچھی طرح نہین ہوسکتا کیونکہ اوسنے کذب جیسے بد ذات

کو عرصہ تک نفع کرر کہا پس اوسکو واضح رہے کہ یہہ پہلا جرم سمجھکر بسبب سفارش

توبہ کے معاف کیا گیا اگر آیندہ کو ایسا کریگا تو اوسکے واسطے تدارک ہوگا اور سخت

معتوب کیا جاویگا فقط تحریر تاریخ فلان

جب یہہ حکم لکھا گیا فوراً کذب کو مع اوسکے والا ان کے زنجیر لعنت سے پا بزنجیر کرکے جیلخانہ

خواری مین داروغہ کے پاس بہیجدیا اور مثل بعد تعمیل احکام کے اہلمد کے پاس گئی

اہلمد نے جب دیکھا کہ جو احکام اس مثل مین جاری ہوئے تھے اونکی تعمیل ہوکر

سب کیطرفسے رپورٹین آکر شامل مثل ہوگئی ہین اور اب کوئی دقیقہ باقی نہین رہا

کہ جس سے مثل نا مکمل سمجھی جاوے یہانتک کہ دستخط حاکم کے بہی سب حکمونپر ہوگئے ہین

تو اوسنی اون سب کاغذات کو دو جگہہ تقسیم کیا ایک تو وہ کاغذات جیسا عرضی

دعوے و اظہارات و کاغذات جو بطور سندات کے فریقین کیطرفسے پیش ہوئے تھے

یا اور کاغذ جو کار آمد معلوم ہوے اور جنکی گمشدگی سے یہہ خیال تہا کہ انکی جگہہ اور کوئی کاغذ پیدا نہین ہوگا

اونکو تو مثل الفیصل کہا اور جو کاغذات اس قسم کے تھے جیسا رپورٹ پروانہ ناظر کی یا رپورٹ

سلطان دلکی کہ جنکی گمشدگی سے مثل مین کچھ دقت نہین پڑتی تھی اونکو مثل بے بین کرکے دونوپر

جدی جدی فہرست لگا کے اور اون دونونکو ایک ساتھ شامل کردیا اور روبکار اخیر لکھکر شامل مثل الف

کے کر دے اور کاغذات ہر دو ہمتی کے تاریخ وار لگا دی اور فہرست ہر دو کاغذات کو لکھدیا

روبکار اخیر کا مضمون بھی لکھا جاتا ہے

روبکار اخیر

روبکار عدالت فوجداری باجلاس عدل و حکم مختار کاران سلطنت حق واقع تاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۶۴ء

صدق ولد راستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد علاقہ ضلع جنت مدعی

بنام کذب ولد شیطان ذات بی ایمان ساکن بدمعاش پورہ علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ

علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ حیثیت عرفی بموجب نمبر ۵۰۰ قانون مرتبہ تعزیر

۲۹ فروری ۱۸۶۴ء کو عرضی مدعی بدعوی صدر گذر کر اظہار مدعی قلمبند ہوا اور مستغیث نے اپنی اظہار میں لکھایا کہ سلطان دل نے بسبب اغوائے کذب کے مجکو اپنی نوکری سے موقوف کر کے میری جگہ کذب کو نوکر رکھ لیا پھر جب کذب کے ہاتھ سے سلطان دل نے تنگ ہو کر مجکو بلایا تو کذب نے ایک رپورٹ میں جو سلطان دل کی خدمت میں بھیجی تھی مجکو سخت سست لکھا اور کہا کہ صدق کو ہمیشہ عادت خلاف گوئی کی ہے چونکہ میں ہمیشہ سے نیکنام اور راست گو مشہور ہوں کذب کے تہمت سے میرے عزت میں فرق آگیا ہی چاہتا ہوں کہ بشرط ثبوت بپاداش جرم خلاف گوئی کے سزا پاوے فقط گواہ مندرجہ ذیل تجلاے کرانا کاتبین بعد تصدیق اظہار مدعی کے گواہان مدعی معہ مدعا علیہ و گواہان مدعا علیہ و رپورٹ کذب معہ سلطان دل کے طلب ہوئی فلان تاریخ کو حاضر آئی اور اظہارات گواہان و جواب مدعا علیہ قلمبند ہوئے مدعی کے گواہان نے اپنے اپنے اظہار میں بیان مدعی کو تصدیق کیا اور مدعا علیہ نے اپنے جواب میں جرم مدعی کے سے انکار کر کے لکھایا کہ دعوی صدق بالکل جھوٹا ہے اور رپورٹ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی نہیں ہے گواہ

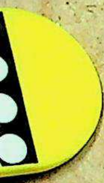
بھی بالکل خلاف کہتے ہین اور واسطے بطلان دعوے مدعی کے کئی گواہ مندرجہ جواب
خود پیش کئے گواہان مدعا علیہ نے بیان مدعا علیہ کو تصدیق کرکے لکھایا کہ ہم ہر وقت
مدعا علیہ کے ساتھہ ہم نوالہ وہم پیالہ ہین اگر مدعا علیہ بنسبت صدق مدعی کے کچھہ کہتا تو ہمکو
بھی ضرور خبر ہوتے مدعا علیہ نے صدق کی نسبت کچھہ نہین کہا شناخت سے جو نسبت دستخط
رپورٹ کے پوچھا گیا تو اوسنے بیان کیا کہ اس رپورٹ کی دستخط سے مدعا علیہ
کے دستخط ملتے ہین فقط اس سے آگے کا فیصلے کی نقل لکھی گئی جب یہہ روبکار
لکھی گئی اور مثل بالکل مکمل ہو چکی تو رجسٹر مین جسقدر ضمن مثل پہلے درج ہوی تھے
خلاصہ حکم و تاریخ فیصلہ لکھکر محافظ دفتر کو جسکا نام قدر ہا دیدے اوسنے
اوس کی ترتیب و تکمیل مثل کو بخوبی پڑتال کیا جب وہ مثل درست مین مکمل معلوم ہوی
تو اوسنے داخل دفتر کرلے اور اوسکو رجسٹر مین مہتمم دیدی فقط

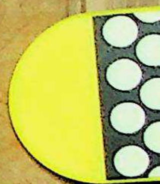
دعا جسطرح خدا نے سلطان دلکو بر سر ہدایت لا کر اوسکے غنچہ مراد کو شگفتہ کیا اسیطرح
سب خلقت کی خداوند تعالیٰ امداد حال کرے ؛

خاتمہ کتاب

ہزار شکر کہ ختم آج یہہ کلام ہوا ۔ جو مدعا مری دل تہا سو اختتام ہوا ۔ نہ تہا حیات دو روزہ پر یکدم کا یقین
ابھی حیات ہی باقی یہہ اختتام ہوا ۔ مختصر یہہ تقریر ہاکہ مجھہ نا بلد کو جو تصنیف کی یہہ پہلی تحریر ہے

بیت دبستان محبت کا ابھی پہلا سبق ہی یہہ بجا ہو دلکا گھبرانا کہ مطلب بہی ادق ہے
ہر چند اس راہ دشوار گذار مین زبان ہندوستانی ایکمنزل سخت تہی اسی نظر سے دل کنارہ کش ہوتا

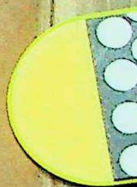




خط تقدیر

حسب الحکم جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن علاقہ ممالک پنجاب کے



خط تقدیر

حسب الحکم

جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک پنجاب کے

مولوی کریم الدین

نے

ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلعہ لاہور

درمیان سنہ ۱۸۶۳ء تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۶۴ء

مطبع سرکاری واقع لاہور میں باہتمام بابو چندر ناتھ متر کیوریٹر کے چھپا

پیشانے خط تقدیر

بات پیشانی کی جو کچھ ہے سو پیش آنی ہے

ارباب خبرت اور بصیرت کی خدمت مین **کریم الدین بن سراج الدین** پانی پتی عرض کرتا ہے کہ مدت سے دلمین یہہ امنگ تھی کہ تقدیر و تدبیر کا مضمون بطور قصہ لکھا جاوے بشرطیکہ مخالف کسی کے مذہب اور خلاف راے اہل فلسفہ کے بھی نہو اور جو باتین اوسمین درج ہون وے اخلاق و اطوار اور تجربات انسانی ایسی طرح کے ہون جنکا اثر طبع انسان پر ہوکے بہت نیک نتیجہ پیدا کرین اور کہانی ایسی طور پر ہو کہ جو شخص پڑھے یا سُنے اوسکو خیال ہو کہ یہہ قصہ میرے ہی حسب حال لکھا گیا ہے اور زبان اوس قصہ کی اردو خالص اور سلیس اور محاورات دلچسپ روزمرہ ٹھیک اشعار حسب موقع قابل یاد رکھنے کے ہون تاکہ اس زمانہ کے طلبا کو شوق نئی تصنیف کرنے اور مضامین حقیقیہ لکھنے کی ترغیب ہو مگر ایشیائی قصون کی روش اور طور کو چھوڑ کر نئی چال چلنا بہتر ہے

اسکی ضرورت اسواسطے دامنگیر ہوئی کہ سات سو برس سے عربی اور ترکی مین اور ایکسو
برس سے ہندی یا اردو مین قصہ نویسی کا جو شوق لوگونکو ہوا تو اوسدن سے آجتک
یہہ دستور رہا ہے کہ اون مصنفون نے بادشاہون یا تاجرون یا فقیرونکی کہانیان
لکھی ہین اور کوئی قصہ مضامین عشقیہ اور محاورات واجب التحریر سے خالی نہین
ہے اور جس راہ پر اول مصنف چلا تھا وہی سڑک آج تک جاری رہے کسی نے
دوسری روش اختیار کرنے کا خیال بھی نہین کیا شاید اونکے ذہن مین یہہ خوف
سمایا ہوگا کہ نئی وضع کا قصہ ایشیا کے باشندے پسند نہ کرین گے یا اونکہ عشق کی
کہانی چونکہ ہر ملک اور ہر زمانہ کے لوگونکے دلونپر زیادہ موثر ہوتی رہی ہے اور
اوسکو بڑے شوق سے پڑہا کرتے ہین اس لئے اون مصنفون نے عشق کے
کہانیان نئی نئی وضع سے لکھین اور بڑی سعی اسبات پر کی کہ جہانتک مبالغہ اور
جھوٹ اپنے قصون مین درج کرسکین گے اوسیقدر ہماری کہانیکو فروغ ہوگا اور
جس قدر عجائب مخلوقات اور غرایب مصنوعات اپنے ذہن سے تراش کرنکالین گے
اوتنی ہی شوق سے ہماری کتاب پر لوگ دل دیکر پڑہین یا سنین گے اور چونکہ
اونکو خوب یقین تھا کہ قصہ خوانی سے صرف یہی فایدہ ہے کہ غمگین کا دل بہلے
اور ناشاد کی خاطر شاد ہو سوا اسکے اور کچھ غرض تصنیف قصہ سے نہ رکہتے تھے
بلکہ وہ فایدہ عظیم قصہ خوانی کا جو کہ اب متاخرین نے سمجھ لیا ہے اونکے خیال مین
بھی نہ آیا تھا اس لئے نہایت جھوٹی باتین اپنی طبیعت سے اختراع کین پر قصہ

نویسی کے نتیجے اور غرض اعظم کیطرف اونکا ذہن نہ گیا وہ یہہ تہا کہ جسطرح قصہ خوانی
سے دل بہلتا ہے اور آدمی کا غم ٹلتا ہے اوسیطرح طبائع انسانی پر اثر بھی
اوس قصہ کا ایسی طرح ہو جایا کرتا ہے کہ جس روش کی باتین اوس کہانی مین
درج ہوتی ہین اونکے مطابق پڑہنے اور سُننے والون مین ایسی عادات پیدا ہوجاتے
ہین کہ اونکو ہرگز خبر بھی نہین ہوتی کہ ہم مین عادات بد یا نیک پیدا ہوگئی ہین یا انکہ
اس کہانی کا یہہ اثر ہمپر ہوگیا ہے اسیواسطے اہل فلسفہ نے طبیعت کو چور سے تشبیہ
دی ہے اور کہا ہے کہ طبع انسانی چور ہے اپنے ہمصحبت یا دوست کے اخلاق کو
ایسی طرح چرا لیتی ہے کہ اوس آدمی کو مطلق خبر نہین ہوتی بلا تکلف اور بے
سوچ وہی الفاظ اور محاورات یا عادات جو اوسکی طبع نے چرائے ہین بموقع اونکے
موقع ظہور کے خود بخود ظاہر ہو جایا کرتے ہین

پس جبکہ طبع انسانی کا یہہ حال ہوا اور قصے جو دل بہلانے کے ذریعے ہین اونمین
خارج از قیاس جہوٹ بہرا ہوا ہو اور عشق جسکی طبع انسانی خوگیر ہے عجائب اور
غرائب اطوار سے اوس کتاب مین مندرج ہو تو قیاس کرنے کی جگہہ ہے کہ اوس
آدمی کا کیا حال ہوگا اور کتنا اثر اوسکے عادات اور اطوار اور طرق تعیش پر
پیدا ہوا ہوگا ؛

متقدمین اس امر مین معذور ہین کیونکہ اونکو اسکا تجربہ حاصل نہ تھا اور اس
قاعدہ سے عموماً مصنفین قصص ایشیائی ناواقف محض تھے اگر واقف ہوتے

تو اسطور پر نہ چلتے اب اس زمانہ مین خوب طرح پر کہل گیا اور ثابت ہو گیا کہ عام طور
تصنیف سابق کا اچہا نہ تہا خصوصًا طلبار نوجوان کو ہرگز ایسی کتاب کا پڑہنا مناسب
نہ تہا اس لئے بندہ نے وہ عام طور چہوڑ کر نئے طور سے یہہ قصہ لکہا اور کوئی لفظ بیہودہ
اسمین نہ آنے دیا تا کہ عورتین اور مرد دونون اس کتابکو پڑہ کر حظ اوٹہاوین پر عشق
کے پیرایہ مین اس لئے لکہا کہ بدون چاشنی عشق کے کوئی کہانی ایسی مزہ دار نہین
ہو سکتی کہ باشندے ایشیا کے اوسپر متوجہ ہون کیونکہ اگر کوئی قصہ معرا عشق سے اس
زمانہ مین لکہا جاوے تو اوسکو قبیل **مصرعہ** دندان تو جملہ در دہان اند ؛
تصور کر کے صرف اخبار کے کاغذ کے مانند جانتے اور دلچسپ اوسکو نہین مانتے
ہین ؛

اگرچہ مین یہہ عرض نہین کر سکتا کہ جس طرز پر مین نے یہہ قصہ لکہا ہے یہی طور
سب سے اچہا ہے شاید کوئی اور طرز جاذب طبع اور مستجمع حسنات کسی اور شخص کے
ذہن پر ہویدا ہو جاوے پر میری طبیعت نے جو طرز حسب حال اس زمانہ کے
پسند کی ہے اور جسطور پر یہہ قصہ مجکو لکہنا پسند آیا وہ یہی طرز ہے جو اسمین برتی گئی

شکریہ

للہ الحمد کہ یہہ مضمون درمیان سنہ ۱۸۶۲ع کے بمقام لاہور ذہن مین پڑا اور اوسکے فروغ نشان
کے واسطے عقل نے یہہ رہبری کی کہ بخدمت جناب کپتان فولر صاحب بہادر

ڈائرکٹر صاحب انسپکشن مدارس ممالک پنجاب جو کہ اہل علم کے حاکم اور قدردان ور
واقف اسرار کتب اس دیار کے اور بڑے مربی اور محسن مجھ جیسے کم بضاعت اور
نادار کے ہیں اور زبان اردو اور فارسی سے اچھی طرح ماہر اور اخلاق و نیکے
ہر کہ و مہ پر ظاہر و باہر ہیں بطور نذرانہ پیش کردوں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد ملاحظہ اور سماعت کے یہ قصہ منظور فرما کر بندہ کو ممتاز اور معزز بندہ کے
اقران و اتراب میں فرمایا فقط

خطِ تقدیر

قسمت مین ہی وہ زلف گرہ گیر دیکھنا	ای شناتہ مین میرا خط تقدیر دیکھنا
یون ہی ہوا رہے گی جو فصل بہار مین	پاؤن مین ہوشیار کے زنجیر دیکھنا

پہلی سیر اسمین یہہ دکھلایا ہے کہ

جب آدمی تدبیر سے لاچار ہوجاتا ہے تو حیران اور
پریشان ہوکر حواس باختہ رہتا ہے اوسوقت اوسکی
عقل درست نہین ہوتی

حضرت سلامت آپ جو پریشان و متفکر اور گھبرائے ہوئے چلے آتے ہین حضور
کہانسے تشریف لاتے ہین اپنا نام پتہ نشان تو بتلاؤ کچھ حقیقت تو بتاؤ اس
وشت لق و دق مین تن تنہا سراسیمہ وہکا بکا کیون پھرتے ہو دل ہی دل مین
کیا تجویزین کرتے ہو آپکی صورت حال سے تو یون ثابت ہوتا ہے کہ جور زمانہ
دیدہ بادل کبیدہ کوئی بڑا بھاری صدمہ اوٹھاکر کسی گم گشتہ بادیہ فرقت کی

تلاش مین آپکو بہلا کر وطن سے نکل آئے ہو پر راہ مقصود بہول کر بہت گہبرائے
ہو تمام نشان وارفتگی کے ہویدا ہین عشق کی علامات پیدا ہین والا نہ چہرہ کا
رنگ زرد وسبدم بدم آہ سرد بکہرے ہوئے بال دیوانون کیسی چال ڈہال
بات کرنا بہی جنجال ہر وقت کی جہانک تاک چشم نرگسی نمناک دیدہ خواب نادیدہ
گہڑی گہڑی پیچہے مڑ مڑ کر دیکہنا چار طرف مضطربانہ آنکہین پہاڑ پہاڑ کر نظر پہینکنا کبہی
فلک پر نظر گاہی بستی کی فکر کہ باغ کو دیکہہ آہ کرنا گاہے زمین کو گہور کر سوچتے
ہی رہ جانا دنکو نہ کہانا کہانا نہ پانی پینا رات بہر جاگتے رہنا اکیلے ہونا تو بیٹہ
بیٹہ کر رونا چاندنی راتمین اختر شماری دن بہر زاری و بیقراری جو نشان عشق
کے ہین آپ مین یہ سب موجود ہین جنون کے آثار سب نمود ہین یہ طور اس
جیوڑے مین کیون سمایا ہے ایسا کسکا عشق دلپر چہایا ہے یہ کیا دلمین آیا ہے
وہ کون ہے جو آپکو بہایا ہے ان اطوار سے صاف عیان ہے کہ آپکا دل کسی محبوبہ
فتنہ پرداز پر مایل ہے اور اوسکے ملنے مین کوئی وقت حایل ہے اور جو یہ نہین
تو بیشک آپکو جنون ہے یہ اپنا مظنون ہے بقول شاعر **مثنوی**

کچہہ نہین کہتا کیا مرض ہے اسے	آہ وزاری سی کیا غرض ہے اسے
کسلئے اسکی بند بہوک ہوئے	کیا مصیبت پڑی ہے اسپہ نئی
کسلئے ٹہنڈی سانسین بہرتا ہے	کس لئے آہ و نالہ کرتا ہے
کسلئے بیقرار ہووے ہے	کسلئے ڈاڑہین مار رووے ہے

کسلیئے یہ جو اداس رہتا ہے
کسلیئے یون اوداس رہتا ہی

یون جو سو کہے ہی کیا اسی دق ہے
یا کسو شخص پہ یہ عاشق ہے

یا کہ اسکو جنون و سودا ہے
کچھ دماغی خلل ہی پیدا ہے

یا کہ مجذوب ہے یہ مستانہ
ہے غرض کوئی زور دیوانہ

ظاہرا یہ کسی پہ شیدا ہے
سب یہ علامات عشق پیدا ہے

دیکھو جسوقت اشک جاری ہے
نالہ و فریاد و آہ و زاری ہے

حال پوچھو تو خیر رونے لگے
اور اولٹا خفیف ہونے لگے

بن کہے آپ ہی آپ بکتا ہے
بات پوچھو تو مونھ کو تکتا ہے

کیا کوئی دوستی بجا لاوے
کسطرح کوئی اسکو بہلاوے

غور و پرداخت کیا کرے کوئی
کی نہین جاتی اسکی دلجوئی

کیا کہوں باتین کیا دیوانی ہین
شعر یہ اوسکی ہی زبانی ہین

ایک تو اوسکے جور سے مارا
اور یارون کی غور نے مارا

آہ یارب کدہر نکل جاؤن
دوست دشمن کو مونھ نہ دکھلاؤن

دشمن اتنا نہین ستاتے ہین
دوست جتنا کہ دل کڑھاتے ہین

دوستی کیا مین انکی لیکے کرون
جبکہ ہر طرح سے مین آپ ہی مرون

دمدمی کوئی جی بہلتا ہے
دل بسان چراغ جلتا ہے

راتدن جاگتے ہو آدمیون سے کوسون بھاگتے ہو جہان بیٹھ گئے گویا

پہاڑ کیطرح جم گئے نہ ہلے نہ جلے نہ اوٹھے نہ چلے دیوار کیطرف مونھہ کرکے بیٹھتا دل ہی دلمین باتین کرتا کبھی ہنس دیتا کبھی رو دیتا گاہے مثل مردہ خاطر افسردہ کبھی سوچتے سوچتے جو ہو گئے کھڑے تو پیر لڑکھڑا کر پھر گر پڑے کبھی وحشت جو آئی تو سب یارونکو ہوا تباہی ہر نون کی کر چہال بھلا سی صحرا و بیابان کی خاک چھانی مجنون نے بھی آ کی تو آن مانی موسم بہار مین بلبلونسے پیار ہے نہ دنکو چین ہے نہ راتکو قرار ہے بقول اثر

اسکو اک جا کہین قرار ہفین	اندنون یہ کسیکا یار ہفین
نے نصیحت کسو کی مانے ہے	نے بھلا نے برا یہہ جانتے ہے
کیا کہون کسطرح یہہ جیتا ہے	غم کو کہاتا ہے آنسو پیتا ہے
بے طرح کی معاش کرتا ہے	کچھ غضب بود و باش کرتا ہے
ہفین دیکھا کسو کا حال ایسا	دیکھنا کیا ہفین کسو نے سنا
دیکھین اوس پاس کوئی جا تو سکے	انکھہ اوس سے بھلا ملا تو سکے
جسگھڑی وسپہ دہیان جاتا ہے	بس خدا ہی کا خوف آتا ہے

اگرچہ یہہ مجنون وار بے قرار دل مضطر چشم تر حیران و پریشان سرگردان مفارقت کا مارا خانمان آوارہ ہے پر بہولی بہولی صورت ظریفانہ سیرت سفید رنگ رو ظریفانہ خو سے صاف ثابت ہے کہ کسی اچھے خاندان کا تارا اور اپنے مان باپ کے جگر کا پارہ ہے آؤ اسکے پاس چلکر بیٹھین

اپنی کہین اسکی سنین شاید کچھ اوسکی عقدہ کشائی یا اپنی کاربرائی
ہو بالفرض اگر یہہ بھی نہوا تو وہ گدڑی ول ہی بہلا چلو یہی فایدہ نکلا پر اکیی
دفعہ پھر تم بھی کلام شروع کرو شاید تمہاری بولی ٹھولی سنکر وہ بھی کچھہ بول
اوٹھے تو اغلب کہ اوسکا کچھ بھید کھلے یہہ بات کہکر عقل وس مست کے
پاس گئی اوسنے اوسکو دیکھکر موتھہ پہیر لیا پچکے پچکے جو کچھہ باتین کر رہا تہا شربت
کے گھونٹ کیطرح پی گیا صم بکم ہوکر چپ چاپ دیوار کی طرف مونہہ کرکے بیٹھہ رہا
عقل کی ایک لونڈی مسماۃ چترائی سامنے آئی دست بستہ اپنی بیوی کی خدمت میں
اوسنے عرض کی کہ بندی نے یہہ بات فرض کی کہ آپ اسم بامسمی عقل ہین پر بندی
جو عرض کرتی ہے یہہ باتین بزرگون سے نقل ہین ایسے مجذوبونکو بس مین لانا
اور اونکا راز دل کھلوانا مشکل بات ہے اسکی اور ہی کہات ہے عقل یہان
روتی ہے اسمین چترائی خرچ ہوتی ہے اگرچہ حضور کی مین کنیز بے تمیز ہون
پر ارشاد ہو تو بندی یہہ کام کرتی ہے ابھی اس مجنون کو رام کرتی ہے حضور کے
سامنے ہی اس جن کو شیشے مین اوتارتی ہون کہڑے کہڑے یہہ میدان مارتی
ہون عقل نے سوچا کہ چترائی نے بڑے بڑے کارنمایان باتمود و شان
سابق مین بھی بہت دکہلائے ہین بڑے بڑے بیر اور پہلوان اسکے بس مین آئے
ہین فرمایا کہ بھلا دیکھین چترائی نے جہٹ پٹ بن بنا چوٹی کنگھی کر کپڑے بدل
چھل چھلا اپنی شکل اور ہی بدل ہتیار تمام ٹہمک چال چل آہستہ آہستہ خرامان

خرامان شاد ومان و فرحان اوس ستانہ کے پاس جاکر اوسکے کان کے پاس
سونہہ لگا کر چپکے سے یہہ کہدیا کہ جس کے تم طالب دیدار ہو اور جس پر تم مفتون و نثار
ہو اوس نے مجکو بھیجا ہے اور یہہ پیغام دیا ہے کہ اگر ہمکو تو حقیقت مین چاہتا ہے
اور دل سے ہمارا شایق ہے اور سچا ہمارا عاشق ہے تو یہی تیرا امتحان ہے کہ عقل
جو کوتوال جہان ہے اوس سے اپنا سب ماجرا جو تجپر ہو گذرا بیان کر ساری حقیقت
کہول وہہ بادشاہ اسملک کا بہت بڑا دانا اور رحیم ہے نہایت رعایا پر مہربان اور
کریم ہے کیا عجب ہی جو کوتوال تیری حقیقت حال وزیر تک پہنچا وے اور وزیر بادشاہ
کی خدمت مین پوست کندہ عرض کرے اور سنا دے اور بادشاہ کو تیری غربت اور
کلفت پر رحم آوے پہر وزیر کو حکم ہو تو تیرا سب دور الم ہو پر یہہ شرط ہے کہ
ذرا تفاوت نکرنا ہو بہو سب قصہ جو تجپر بیتا ہے یا اب گذر رہا ہے سب تا ابتدا
سے انتہا تک کہہ سنانا آگے تیری تقدیر ہے یہی میرے اور تیرے ملنے کی
تدبیر ہے یہہ سنتے ہی مستان شاہ ہوشیار ہو گئے کتہا کہتی کو تیار ہو گئے باچہیں
کہل گئین سب کدورتین دلکی دہل گئین بے اختیار یہہ غزل مومن کی زبان پر آئی
بڑی آہ سرد کہینچکر حضار محفل کو سنائی غزل

قابو مین نہین ہی دل کم حوصلہ اپنا
اس جور پہ چپ رہنے مین تہی گلہ اپنا

لبیک حرم ہم ہین نہ ناقوس کلیسا
پہر شیخ و برہمن مین کیون غلغلہ اپنا

تہا روز نخستین غم شبہای دراز آہ
طفلی سی ہی اختر شمری مشغلہ اپنا

تھی دشت مین ہمراہ میری آبلہ چند — سو آپ ہی پامال کیا قافلہ اپنا

اسحال کو پہنچے تیری قصہ سی کہ اب ہم — راضی ہین کہ اعدا ابھی کرین فیصلہ اپنا

صورت وہی عظمت وہی گردش وہی کیسے — حیران ہین کہ یہہ چرخ ہی یا آبلہ اپنا

انصاف کے خواہان ہین نہین طالب زر ہم
تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا

چترائی کے دوڑ کر قدم پکڑے پاون پڑے اور کہنے لگے کہ تو میری معشوقہ کے پاس سے آئی ہے بڑا بھاری پیغام لائی ہے جو جو قدم زمین پر رکھا بندہ کو نوازا ہر ایک قدم میرے سر اور آنکھون پر دھرا ذرا اپنی جوتیان تو مجکو دو مین انکو آنکھون کے لگاؤن گلے کا تعویز بناون سر پر رکھون دلمین دہرون یہہ کہکر بے اختیار خوش ہو کر یہہ اشعار اثردار نبکار اوٹھے مثنوی

کچھہ نہ پوچھو بہت ہی مشکل ہے — اور کے ہاتھہ مین میرا دل ہے

شادمانی نظر نہین آتی — زندگانی نظر نہین آتی

کیا کہون مین کسو سے اپنا حال — زیست کرنی غرض ہوئی ہی وبال

کون کسکی سنی ہی کسسے کہون — اور اولٹا ہنسی ہی جسسے کہون

درد کوئی کسو کا کیا جانے — اوسکا دل جانے یا خدا جانے

گر کہون کچھہ کہا نہین جاتا — چپ رہون تو رہا نہین جاتا

گر کہون ہون تو کون مانے ہے — جو سنے ہے تو جھوٹ جانے ہے

گر کسو نے سنا تو کیا حاصل — اور سے کب کھلی یہہ عقدہ دل

کوئی دم گر اکیلا پاؤں اوسے — درد دل تو ذرا سنا ؤں اوسے

دلکا شاید بخار نکلے جب — یہہ جو کھٹکے ہے خار نکلے تب

ورنہ پھر خیر یہہ دل صد چاک — آرزو لے ہے جائیگا تہ خاک

غم دل آفت نہانی ہے — کب کسو اور کو جتاتی ہے

غم کسو کے گھٹائے گھٹا ہے — یا کسو کے بٹائے بٹتا ہے

جسکے جی پر پڑے وہی جانے — اور کے دل کی اور کب جانے

جب تلک دم میں یہان میرا دم ہے — نت یہی دکھ ہے نت یہی غم ہے

غم نے اب اسطرفسے گھیر لیا — کیا کہوں مجھسے جو سلوک کیا

گھر کیا غم نے اب میرے دلمیں — رہ پڑا روز و شب میرے دلمیں

ہو گیا سینہ بسکہ غمخانہ — دل ہوا غم کے ساتھ ہمخانہ

اسقدر ہے موافقت باہم — نہیں معلوم دل ہے یا ہے غم

گر غم یار جسکو کہاتا ہے — پر مجھے یہہ رفیق بہاتا ہے

ساتھ میرا فقط اسینے کیا — بس رفاقت کو ہاتھ سے ندیا

چترائی نے دیکھا کہ ایک جوان رشک ماہ کنعان سمی بالا بحر حسن و خوبی کا در یکتا بادہ حسن دلفریب سے مخمور ہے اٹھتی جوانی اور نشا شباب سے جکنا چور ہے جنون سے رمید گی پیدا ہے کسیکا عاشق و شیدا ہے عقل کی خدمت میں ہمہ

عرض کی کہ یہ شخص رنجیدہ بادل کبیدہ کوئی مسافر بے وطن ہے راہ گم کردہ

چمن ہے غربت کا مارا خانمان آوارا ہے اسکو گھر پر لے چلو وہان جاکر یہ ذمہ

بندیکا سارا ہے کہ اسکی حقیقت ابتدا سے انتہا تک حضور کے گوشگزار کرا دون گی

چنانچہ اوسنے پھر چپکے سے اوسکے کان مین کہدیا کہ آپ کوتوال صاحب کے مکان پر

تشریف لیچلین تاکہ آپکی مراد کے غنچے کھلین اور مرادین ملین دوست روز الست

عقل اور چترائی تینون ملکر عقل کے مکان پر آئے چاہے تھا کہ قصہ سنائے چترائی

بولی کہ خاموش اول طعام بعدہ کلام ؛

دوسری سیر آمین یہ دکھلایا ہے

کہ بچہ کو علم سیکھنے پر کسطرح محنت کرنی چاہیے اور چلن اوسکا

کیا ہونا مناسب ہے پھر اگر روزگار درکار ہو تو سوداگری

نوکری ہنر زراعت یہ طور کمانے کے ہین جونسا

پیشہ چاہے اختیار کرے

مستان شاہ نے چترائی سے پوچھا

کہانا کیا شے ہے کسکو کہتے ہین	غم تو ہر روز کہاتے رہتے ہین
اور جو پوچھو کیونکہ جیتے ہین	غم کو کہاتے ہین آنسو پیتے ہین

چترائی نے فورًا چھڑک زدا چلمچی احتیاط کا آفتابہ منگا اوس دیوانہ کے ہاتھ لوٹ

ضبط اور چھڑک جنون سے دہلا ہوش کا دستارخوان بچھایا فرہست و کیاست

کا کہانا کہلایا اور آپ شعور سے ہاتہہ وہ صلایا دو چار لقمے کہاکر ہوش

مین آیا اپنے تئین آدمیون مین بیٹھا ہوا پایا سمجھا کہ شاید کلمات مجذوبانہ

موہنہ سے نکلے ہونگے کچھ راز و نیاز کے بہید دیوانگی مین کہلے ہونگے اور

خدا جانے حالت بیہوشی مین ان لوگون کیخدمتمین کیا کیا گستاخی ہوئی ہوگی

اسلئے اسطور پر معذرت کرنے اور یہہ شعر پڑہنے لگا **ابیات**

مینے صاحب تمہین نہ جانا تہا	یون تمھین کہتا گیا دیوانہ تہا
اسقدر بہی نھین ہون مین گستاخ	نھین میرا کسو سے ٹہٹہ مزاخ
صاحبو تم مجھے معاف کرو	مینے جانا نہ تہا تم آئے ہو

چترای نے جوابدیا کہ ہمنے جانا کہ اب آپ ہوش مین آئے اور ہمنے آپکے

راز و نیاز کے کچھ بھید بھی سن پائے اب آپ تمام قصہ اپنا سنائیے

بہت باتین نہ بنائیے یہہ سنکر چترای کیطرف متوجہ ہوکر اپنی معشوقہ کے خیال

یہہ جواب دیا **غزل**

رویا کرینگے آپ بھی پہرون اسیطرح	اٹکا کہین جو آپکا دل بھی میری طرح
آتا نھین ہے وہ تو کسی ڈہب سے داؤ مین	بنتی نہین ہے ملنے کی اوسکے کوئی طرح
تشبیہ کس سے دون کہ طرحدار کے میرے	سب سے نرالی وضع ہے سب سے نئی طرح
مرجاؤ کہین کہ تو غم ہجران سے چہوٹ جائے	کہتے تو ہین بہلے کی ولیکن بری طرح
نے تاب ہجر مین ہے نہ آرام وصل مین	کمبخت دلکو چین نھین ہے کسیطرح

لگتی ہین گالیان بہی تیری موںہ سی کیا بھلے | قربان
پامال ہم نہوتے فقط جور چرخ سے | آئی ہ
نہ جائی وہان بنی ہی نہ بن جای چین ہے | کیا کیجی
معشوق اور بھی ہین تباہی جہان مین | کرتا ہی

ہون جان بلب تبان ستمگر کے ہا
کیا سب جہان مین جیتے ہین مو

مجھ مصیبت مارے خانمان آوارے کا اگر متوجہ ہوکر حضور حال
سنا دین آپکی بدولت اپنے محبوبہ سے ملون اور آپکے جان مالکو ساری عمر
رہون جیترا نی نے اجازت دی عقل متوجہ ہوکر سننے لگی مستان شاہ نے اپنی رام
اسطور پر کہانی

آغاز داستان

ہر یہ تو سخت قصہ اندوہگین چھیڑ		ابدال تو ذکر لیلی محمل نشین چھیڑ

غریب پرور حال مختصر اس مجنونکا یہہ ہے کہ نام بندہ کا طالب تقدیر ہے گہر کا نہ دو
ہے نہ فقیر ہے غریب آدمی کا بیٹا ہون نوکریکا پیشہ کرتا ہون حالت صبیامین
جب بندہ کو ہوش آیا تو والد نے علم سکھلایا بچپن مین علم سیکھنے پڑ لیا دہران

...معصروں پہ سبقت لیجاکر بڑا نام پایا میرے ہم مکتب
...تے میرے ہمسبق ہمیشہ مجھسے پڑہتے میرے سب ونستاد
...بعد امتحان کے انعام پاتا حکام کی نظروں مین سب سے
...ییسے ہے کہ ماں باپ تو خوش رہتے ہی تہے ہمسایہ کے
...محلے والے جو مجکو جانتے تہے نیکی مین مانتے تہے کسی نے
...نے کہا نہ مینے اپنے مونہہ سے کسیکو ام کاف نکالا ایسا موقع
...دیا کہ ماں باپ خفا ہوں یا کسی آدمی کو مجسے اذیت پہنچے اور وہ میرے
...والدین تک میری شکایت لاوے یا مجسے ملول ہو جاوے میرا عمل بچہ پن سے
اس نصیحت پہ رہا کہ سبق یاد کر لینا اور پچھلا پڑہا ہوا نہ بھلانا وقت پہ جب میرے
...ک اجازت دیں تب کہانا کہانا بد صحبت مین نہ جانا ٹہیک دس بجے مدرسہ پہنچا اور
سبق چونکہ پہلے ہی سے یاد کر کے لیجاتا تہا اس لیے لڑکوں مین سب سے اول نمبر
پاتا تہا وقت تعلیم کے بیاد دہیان لگا کر پڑہتا جو لفظ نیا پاتا اوسکے معنے اپنی زبان مین لکھ لیتا
اور اوسی جگہہ یاد کر لیتا چار بجے شام کو گہر آتا والد کو سبق سناتا وہ خوش ہو کر
مجکو پیسے دیتے اون پیسوں کی جو چیز خرید کر کے لاتا سب بہائی بہنوں کو بانٹ کر کہاتا
علے الصباح اوٹھ مونہہ ہاتہہ دہو بالوں مین کنگہی کر کل کا سبق پڑہا ہوا کئی دفعہ باواز
بلند پڑہتا تا کہ کوئی لفظ بہول نہ جاوں ہمسروں مین شرمندگی نہ اوٹھاؤں اسطرح کی
محنت سے کئی سال کے بعد سب علوم طاق شمرہ آفاق ہوا اقرانسے تمام علوم مین

پڑھ گیا اتنا ویسے کئی زبان مین زیادہ پڑھ گیا علوم عقلیہ مین عالمون کے ہمدوش ہوا اور
علوم نقلیہ مین شیخ وقت کہلائے اب سب اپنے بیگانے اقارب و آشنا نے
یہہ صلاح دی کہ روزگار کرنا اور کما کر لانا واجب ہے کیونکہ ہر کوئی کمائی کا طالب ہے اب
تم جوان ہوئے اور باپ تمہارا بوڑہا ہوا جسطرح اوس نے تمکو جب کہ تم کچہہ زور و
نہ کہتے تہے کما کر کھلایا اور اتنے سے اتنا بڑا کر کے کھلایا اب اوسکی پیری مین اوسکا
عوض کرنا تمپر واجب ہے اوسکو آرام دو اور تم کما کر لاؤ اب یہہ بات بہت مناسب ہے
مینے خیال کیا کہ الدنیا بالوسایل لا بالفضایل مشہور ہے کوئی وسیلہ پیدا کرنا ضرور ہے
میرے ساتھ کے کہیلے ہوئے لنگوٹیا یار میان نعمان بچپن سے میرے مددگار تھے
واقف اسرار تھے جب مجہے کوئی دشواری پڑتی اور یا کوئی مشکل بات آ پڑتی اونکی
خدمت مین جا کر سب حال سنا کر تجویز پوچھتا جو فرماتے اوسیطرح کیا کرتا اس لیے اونکے
پاس جا کر یہہ حال سنا کر تجویز پوچھی فرمایا کہ دولت پیدا کرنے کے تم مشتاق ہو اوسکے
پیدا کرنے کے کئی طریق ہین سو تم اونہین طاق ہو بعض لوگ تو زراعت کرتے ہین
زمین بواتے ہین اسطرح دولت کماتے ہین بعضے سوداگری کرتے ہین ایک ملک کا اسباب
لیکر دوسرے ملک مین دوکانین بنا کر لا دہرتے ہین بعضے نوکری پیشہ ہین اونکے کمانے
کی قلم ہی تیشہ ہے بعضے ہنرور دستکار ہین ہر ایک قسم کے ہنر مین پرکار ہین تمہارے
ملک مین ایک پرانی مثل مشہور ہے اوتم کہیتی مدہم بیپار نکہد نوکری بہیک ندان
یعنے سب سے افضل طریق دولت پیدا کرنے کا کہیتی ہے جو لوگ زراعت کرتے ہین

اسودہ رہتے ہین جب زمین کی پیداوار ہوتی ہے اپنی خوراک سالانہ کے
سوافق رکھ کر باقی غلہ فروخت کردیتے ہین اسی طرح روپیہ پیدا کر لیتے ہین
جو لوگ زیادہ طمع کرتے ہین اور سرمایہ بھی کچھ رکھتے ہین وہ سوداگری کرتے ہین
پر سوداگری کو اہل ہند کھیتی سے کمرتبہ پر اسواسطے قرار دیتے ہین کہ اسمین
جان جوکھون اور نقصان مال بھی مقدر ہے خسارہ ہو جانا یا راہ مین مال کا لٹ
جانا چوری چکاری اور غرقی کا خوف بھی متصور ہے سوداگر کبھی رایج ہوتا ہے
کبھی متفرر اوسکو ہمیشہ یہی لگی رہتی ہے فکر اور نوکری کو نکھد یعنے ناقص اس لئے کہتے
ہین کہ نوکری کی جڑ قایم نہین ہوتی مالک کی زبان پر ہے جب چاہا نوکر کو نکال دیا مزدوری
اور تنخواہ دیکر جب منظور ہوا ٹالدیا نوکری وہ شئے ہے کہ عزیز کو ذلیل بناتی ہے اور
عقیل کو بے تمیز کہلاتی ہے عالم کو نالایق کرہ کہلاتی ہے بعضے ہندوستانی
درباروںمین تو یہ قباحت ہے کہ جب کبھی راجا کسی ادنے بات پر خفا ہو جاوے تو پھر
برپا قیامت ہی فوراً حکم ہو جاتا ہے کہ اسکو بسر دار حوالہ ادبار کرو تمام مال و متاع اور زن
بچہ اوسکا داخل خزانہ سرکار کرو جو کسی زبردست یا کسی معشوق نے سفارش کی اور رحم
بھی آیا تو جرمانہ کرایا عزیز سے ذلیل بنایا گھر بار لوٹ کھوٹ کر ننگا لچا کرو کہلایا یہ سب
تمہارے ملک کی بات تھی اب مین اپنی رائے بتاتا ہون اس زمانہ کے حسب حال تجویز
سناتا ہون یہہ تم خوب جانتے ہو اور چونکہ فلسفہ پڑھا ہے ویسے مانتے ہو کہ دنیا
مع مافیہا تغیر ہے قدم اسکی کسی چیز کو نہین بلکہ محال متعسر ہے جتنے پیشے یا ہنر

اور جو لوگ اب موجود ہین یہہ سب قدماے کے علوم اور صنایع کے وارث ہین جو شئے پہلے
پہل کسی نے دنیا مین بنائی ہے اب وہ اصلی شکل پر نہین بلکہ اوس نے ترقی پائی ہے وجہ
اسکی یہہ ہے کہ جسقدر زمانہ پلٹے کہاتا ہے نیا روپ کہاتا ہے پس اسیطرح اول سے بدلتی
اور اپنی اصلی صورت کو چہوڑتی چلی آئی ان باتون ہی کا مشاہدہ کرنا گویا سیر خدائی ہے
پس انسانکو ضرور ہے اور یہہ بات اہم امور ہے کہ بالکل پرانی باتون یا قولون پر تکیہ کرکے
اپنے تئین کاہلی مین نہ ڈالے بلکہ عقلمندیکا یہہ نشان ہے کہ ہر زمانہ مین حسب موقع ایک
نئی بات نکالے اور اپنی عقل کو دخل دینا ضرور ہے جسمین عقل ہے تمہین و مجبور رہے
تم نے تو بہت سے علم پڑہے ہین صدہا دفتر کہنگہیرے ہین کوئی بات نئی نکالو قلم اور
ہنر کا فایدہ کما لو اگر طبیعت ایسی تیز نہین ہے کہتے تو تمہارے حقمین تجارت بہتر ہے اور
میرے نزدیک نوکری اور زراعت تجارت سے بیشک کہتر ہے وہ زمانہ اب گیا جبکہ مسافر لوگ
دہاڑے لٹا کرتے اور صدہا آدمی بکرون کی طرح کٹا کرتے اب وہ زمانہ نہین ہے جسمین
کوئی مسافر یا تاجر بدون بدرقہ یا سپاہ کے سفر نہ کرسکتا تہا ذرا قدم شہر کے باہر دہر
سکتا تہا انگریزون نے ایسی راہ صاف کی ہے کہ دنیا کو غارتگری سے معاف کی ہے
اس زمانہ مین اگر کوئی مسافر جنگلمین سونا اوچہالتا چلا جاوے تو کوئی بہی اوسکے سامنے نہ
آوے کل کی بات ہے ہمارے دیکہتے ہی دیکہتے کئی آدمی جنکو کہانا بہی میسر نہ تہا لکہپتی اور
کروڑپتی بن مستحکم الاساس ہوگئے ہین ناداری اور مفلسی سے بدولت سوداگری کے
خلاص ہوگئے ہین سوداگر لوگ خودمختار ہین نوکر لوگ بے بس اور بے اختیار ہین بعد سوداگری

کے نوکری ہے کیونکہ اسمین یہہ فایدہ ہے کہ بہ دست تنخواہ اوسکو ماہ بماہ ملتی ہے
ضرورت دنیاوی ٹلتی ہے اسمین انسان اسطور پر گذر کر سکتا ہے کہ موافق ضرورت کے
خرچ کرے اور مابقی ایام مصیبت کے واسطے جمع کر کے دہرے اگر دولتمند بنا چاہے
تو ثلث اپنی تنخواہ کی جوڑتا جائے اگر افزونی دولت کی خواہش ہے تو یہہ قریب دانش
ہے کہ کچھہ روپیہ جمع کر کے سوداگری یا زراعت مین لگادے اسطرح بیٹھا ہوا روپیہ سے روپیہ
کماوے پر آجکل اس زمانہ مین ایسی نوکری تمہارے وطنیونکو عنقا ہے ایسے لوگ بہت شاذو نادر ہونگے
جو معزز نوکری پر ممتاز ہونگے ورنہ تو سبکو شاکی ہی پایا ہے جسے پوچھا اوس نے یہی
سنایا ہے کہانا ہے تو کپڑا نہین اور کپڑا ہے تو کہانا نہین پس بدون سوداگری کے
چارہ نہین صرف نوکری سے چاہے کہ دولتمند ہوں اسکا چارہ نہین اور یہہ جو تم دیکھتے
ہو کہ اچھے اچھے عالم و فاضل خراب پہرتے اور کسی کی نظر مین نہین سماتے یہہ بات
تعجب کی نہین ہے دنیا کا یہی قاعدہ ہے زمانہ کو اہل علم نہین بہاتے آپنے سنا ہوگا
خواجہ حافظ کہتا ہے

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان — طوق زرین ہمہ در گردن خری بینم

اگر یہہ بات نہوتی تو کوی تقدیر کو نمانتا اور خدا کو نہ پہچانتا جسکی صفت مین یہہ شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ کہتا ہے

نادان آنچنان روزی رساند — کہ دانا اندران حیران بماند

اب تم یہہ بتاؤ کہ انمین سے کونسا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہو بیٹے عرض کی کہ بندہ تو

طالب نقدیر رہے لکیر کا فقیر ہے جو نقدیر فرمائیگی اور عقل سمجھائے گی وہی کرونگا پر
بدون آپکے حکم کے ذرا قدم بھی ندہرونگا اونسے تو میننے یہہ کہدیا لیکن دلمین نہایت
پیچ اور تردد پیدا ہوا کہ جبکہ دنیا کا یہہ حال ہے تو جینا محال ہے اب کیا کیجیے کسطرح دولت
دنیا لیجیے کدہر جائے کیونکر کمائے کس سے کہیے بہتر تو یون ہے کہ چپ ہی ہو رہیے پھر
یہہ خیال آتا تھا کہ کوئی تدبیر نکالنا ضرور ہے خدمت والدین اہم امور ہے کوئی نہ کوئی تو
ڈھنگ نکالئے کسیطرح کنبے اور قبیلہ پالئے **بیت**

مشکلے نیست کہ آسان نشود　　مرد باید کہ ہراسان نشود

یہہ باتین اپنے دلہی دلمین کہرہا تھا میان فیضان تاڑ گیئے کہ کچھ خام پلاؤ پکا رہا ہے
من ہی من مین تجویزین لگا رہا ہے اسکو بیشک ضرورت ہے پر نوکری کی یہہ صورت ہے چلیے
اسکو کل کے روز نائب السلطنت مدار المہام جہان حضرت شاہنشاہ کون و مکان کے دربار مین لیے
چلیین شاید ملکہ کی نظر پڑے اسکا دلدر ٹلے اسکی قسمت کہلے تو کوئی نوکری ملے اگرچہ اوسکے
دفتر مین نام تو اسکا پہلے ہی سے درج ہے پر سامنے لیجانے مین کیا حرج ہے جب کوئی
لڑکا پیدا ہوتا اوسیوقت سے اوسکی معاش اور روزی اور نام اوسکے دفتر مین لکھا جاتا
ہے اور بعد بالغ ہونے کے حسب استعداد کام پاتا ہے اب یہہ بھی بالغ ہوگیا ہے استعداد
علمی لیاقت عقلی چستی چالاکی ہوشیاری بیباکی سب اسمین حاصل ہے غرضیکہ قابل ہے جو کام
دربار شاہی سے اوسکو ملیگا خدا سے امید قوی ہے کہ اچھی طرح کریگا یہہ باتین دلمین سوچکر
میان فیضان زبان ارشاد نشان سے فرمانے لگے کہ اچھا کل کے روز دربار شاہی مین تمکو

پہچونگا اور ملکہ کیخدمت مین بھی گذارش کرونگا شاید بخت یار ہو گشود کار ہو تمہارا مقصد
برآرہو مین بہت خوش ہوا تمام غم دل سے ٹلا اور شکرا ونکا بڑے دل سے کیا ٭

تیسری سیر

دربار تقدیر ممالک مشہورہ باشندگان دنیا کے خصایل بلحاظ اونکے ملکون کے اور قدرت خدا کا ظہور اور تقدیر اور تدبیر کا بیان کہ وہ کیا شے ہے

دوسرے روز علے الصباح بڑے شوق اور جوش مین آ حوایج انسانی سے جلد تر فراغت
پا سونہہ ہاتہہ دہوا اور نہا کپڑا بدل میان فیضان کے مکان مین آیا سلام بندگی ہوئی
اونہون نے ارشاد کیا کہ آؤ مہربان مین بہی آپ ہی کا منتظر بیٹھا تہا کھڑے ہو گئے
گہر سے باہر آئے سامنے سے ایک سقہ مشک پانی کی بہری ہوئی لایا میان فیضان
نے فرمایا کہ شگون بہت نیک سامنے سے آیا لئے لئے قلعے مین پہنچے وہان جا کر کیا دیکہتا
ہون کہ ایک ٹہاٹہ خدائی اور تمام سامان شہنشاہی موجود ہے جابجا پہرے اور
سپاہ اور لشکر فوج بے نہاد اسپ و فیل ہزار در ہزار آدمی قطار در قطار کوئی اونچی بنا

کوئی پیادہ کوئی مسلح کوئی سوار بڑے بڑے عظیم الشان محل کچہریاں و مکانات بے
بدل ایسے ایسے بروج شاہی کہ جنکو دیکھکر یاد آئے خدائی کوئی مثلث کوئی مربع
کوئی مخمس کوئی مسدس کوئی مسبع کوئی مثمن کوئی متسع کوئی معشر جنکی چمک سے چندھیا تی
تھی نظر پردے بانا تی زر دوزی کا کام کئے در و دیوار لٹکتے سب مکانات مین مخمل کا نشانکا
فرش بچھا ہے نقشدار نہی چہار طرف بادلہ اور کمخواب کا سائبان کھنچا سونے اور چاندی کی
کرسیان محمودی کی چاندنی پر رکھیان بڑے بڑے قیمتی ہیرے جڑین میزین بیشمار
جا بجا اون مکانات مین لگی ہوئین قطار در قطار رنگ برنگا ور ملک ملک کے آدمی اون
کرسیون پر بیٹھے نظر پڑے چنانچہ ایکطرف وحشیان روس سادہ لوحان طوس ترکان
چشم مسافران عرب با حشم شجاعت اور دلاوری مین باہم محنتیان چین تند خویان
انگریزیان ضعیف العقل تعصب وسواس مین بے بدل اوارگان تاتار پارسیان
دبنغار بنگالیان سلیم الطبع بیوفایان برما وسیام پر طمع یہودیان حسین و غرضمند
جارجیان حسین وآز مند سرکیشیان حسین نازکان ہند مہ جبین فغانان جنگی و عیاش رومیان
بیکمعاش ایکطرف بود و باش کرتے ہین دوسری جانب خلیفان سویڈن زندہ دلان
تمدن گستانان نارویی مہمانوازان ظاہرا با اخلاق و انداز ڈنمارکیان محنتی صلحکار
و فاشعار مروت دثار ہالنڈیان بخیل با نفاست و تجمیل جرمنیان
سنجیدہ عالمان پسندیدہ پولنڈیان شریف محب الوطن بہادران سوئزرلنڈ
بہار کے کہ سپاہی ہونے کو کمربند اٹھی گئے گورے بے نظیر شاعری مین بے مثل

مصوری مین تصویر فرانسیسی زندہ دل لشکر کی آراستگی اور صناعت مین ضرب المثل
اسپینیان مغرور پرتگالیان پرکینہ اور حمق سے معمور متعصبان ترک غیر متدین
ظریفان آئرلنڈ متشین انگریزان ہنرور علم اور صنعت مین نامور کاہلان مصر
غریب و مظلوم بہت سی باتون مین معیوب و مذموم ظالمان بربر بے ایمانان
سوئز بربر بچون کے چرانے مین ہوشیار غلام بنانے مین بڑے دستکار
حبشیان افریقہ صورت کالی ہونٹ موٹا کافران احمق نہایت بیرحم و حجمعان مطلق
اون کے نوکر و خدمتگار خاص بردار پالکی کے کہار باقرینہ جابجا حاضر کھڑے
حکم کے منتظر کان لگائے ایکجانب کو بہرے ایکجانب جو نظر پڑی تو ایک زمرد
کا تخت سب سے اونچا رکھا نظر پڑا افیضانسے مینے پوچھا کہ شاید سریر سلطنت یہی ہے
اونہون نے فرمایا کہ نہین بادشاہ تو اس ملک کا بہت ہی بڑا عالی قدر ہے
اوس کی تعریف تو ہونی محال ہے اوس کی مدح اور تعریف سے اگر انسان چاہے
کہ عہدہ برا ہو کیا مجال ہے اوس کی مدح مین عجز کرنا اور یہہ کہنا کہ آپ کی تعریف
نہین ہو سکتی یہی ایک گونہ تعریف ہے کلمہ لا احصی اوس کی ایکطرح کی تعریف (توصیف) ہی وگرنہ
اوس کے جاہ و جلال کے روبرو تمام کائنات بے ثبات تمام دنیا کے بادشاہ اوس کے
دروازہ کے گدا و نوجہان کے بادشاہ جس پر وہ مہربان ہوتا ہے اوسکو سرداری دیتا ہے
جسپر قہر کرتا ہے وہ شخص ذلیل و خوار ہو کر مرتا ہے اوس کے دربار کے لوح و قلم جیسے دفتری شیخ نجدی
ایسے سفتری روح الامین جیسے دربان اوس کے تخت کی ہشتمیان نو آسمان ماہ و مہر جیسے خدمتگار

بے شمار دین و دنیا اوس کے گھر کی لونڈیان عقل و فراست اوس کی خانہ زاد باندیان
اوس کی ماہیت اور کنہ کے سمجھنے مین عقل احمق اوس کے فضل و کرم سے حوصلہ عناصر کا شق
سوالید ثلثہ اوس کے باندی بچے ادراک اور ذہن اوس کاریگری کے سمجھنے مین خام اور کچے
قوت نامیہ اوس کی نمکحلال کنیز روئیدگی اوس کی خانہ زاد باندی بے تمیز بہار و خزان اوسکو
فراش و باغبان عقول عشرہ اوس کے ٹہلئے کارکنان مقولات عشرہ اور ہیولے اور صورت
اوس کے کارخانون کے مصالح فراوان شش جہت اوس کے ایک چھوٹے سے کارخانہ
حدود دن و رات اوس کے کوتلان سمند و مشکی بانو داوس شہنشاہ عالیجاہ کا تو تخت بہت
ہی اونچا ہے وہان تک تو طائر وہم و خیال بھی نہین جا سکتے مگر اوس کی مدار المہام اور
پیشکار امور شاہی نائبۃ السلطنت ایک بادشاہزادی ہے جسکا یہہ دربار تم دیکھتے ہو
اوسی کے جلوس کا یہہ تخت زمردین ہے وہ نہایت پری پیکر مہ جبین ہے اوسکا نام تقدیر
ہے اوس کے دربار مین منتظم کار سلطنت تدبیر ہے اسی اثنا مین بڑے تزک و شان
سے ملکہ تقدیر کی سواری آئی خلق اللہ نے بڑی دھوم مچائی سوارون کے پرے
برابر کھڑے آگے آگے سوار اون کے پیچھے ہاتھی ہزار در ہزار اون کے
بعد اونٹون کی صدہا قطار فیلون پر سنہری روپہلی عماریان بڑے تزک
اور شان سے سنواریان بانون کے نشان لچکتے بادلے سے چمکتے ہر طرف
ہزارہا پالکیان جھلابور کے جگمگاتے ہو نالکیان کہارون کی زربفت و کمخواب
کی کورتیان اور اون کی وہ سماونی ہون ہون اور دوپٹے بانون کی پھرتیان

سرونپر اون سے ناس اور بادلے کی پگڑیان سونے روپے کی لکڑیان ہاتہون
مین پکڑیان آگے آگے ماہی مراتب اور تخت روان نوبتین اور باجے سب منتخب
جہان شہنانیان بجانے سعادت نے آواز سے ملکہ کی خوبیان تمام نقارچی باللباس زرین
گہوڑونپر سوار قطار در قطار آگے آگے جاتے تہے دیکہنے والون کے دلکو
لبہاتے دلکو ہاتہ سے لئے جاتے ملکہ کے جلومین بہت سے سوار اور پیادہ
صغیر و کبیر اور تمامی امیر و وزیر سجے سجائے باہمہ کر و فر آگے آگے آئے امیرون
کے طرے طرق جالمون کے پرے کے پرے کچہ ادہر کچہ ادہر کچہ دورسے کچہ
پرے اون کے آگے مرصع سازون سمیت کوتل سمند سجی نور کی باگ ڈور اور قدم
کے تنگ سے کسی ایکطرف ہاتہیون کے عجیب شان جہن پہ جہلکتی ہوئے منقش کے
سائبان بدستور شاہانہ جسقدر سواری آگے اتی تہی اوسی قدر جریب پہنچتی جاتی
تہی آگے آگے سواری کے کرتے ہوئے اہتمام نقیب اور جلودار سونے اور روپے
کے عصے لئے ہوئے تمام ہر وقت باواز بلند پکار پکار ادب و قاعدہ سے یہ کہتے
جاتے تہے چوبدار جوانون قدم آگے عمر و دولت ملکہ کی زیادہ بلا ملاحظہ جوانون
برابر ہو مقام سے پر با ادب و قاعدہ مرد تماشائیونکا بڑا ہجوم ہر طرف تمام عالم
مین ہجوم قلعہ سے لگا کر شہر کے باہر تک تمامی اور بادلے کی جہالک دوکانداران
نے اپنی دوکانون پر آئینہ بندی دو رویہ کر کے شہر کو رشک ارم بنا دیا سونے
سے مکانات کو زر اندود کر کے تمام شہر سونے کا بنا کر دکہا دیا کوٹہون پر مرد و زنکا ہجوم

تمام شہر کی گلیون مین ملکہ کی سواری کی بڑی دہوم ہر ایک شخص مشتاق دیدار
بادشاہزادی کے دیکھنے کو بڑے شوقسے تیار اس ہوم دہام سے جب سواری
قلعے کے اندر آئی تو ملکہ سواری سے اُتر آئی حکم ہوا کہ اب پیدل چلینگے زمین کو
بھی رشک ارم کرینگے اوسوقت یہہ عالم ہوا کہ تخت سی لگا کر قلعہ کے دروازہ تک دونو
طرف بادشاہون اور امیرون کی صف جم گئی اونکے بیچمین ملکہ کے تشریف لیجانیکو
سڑک ہنگئی آگے آگے ملکہ کے سونے کی لاٹھی لئے ہوئے بخت تھا اور سب کے پیچھے
سونے کا تخت تھا چپ و راست دو وزیر با تدبیر مورچھل لئے ہوئے کھڑے دولت
دنیا لٹانے کو اڑے وہ جو جانب راست تھا اوسکا نام نصیب بڑا ہی شریف و نجیب
دوسری جانب اتفاق روپیہ لٹانے مین بڑا طاق ساری دنیا مین شہرہ آفاق
اون دونونکا یہہ کام تھا کہ جسطرف ملکہ کی نظر پڑے اوسیطرف کا خواص و دولت دنیا
نثار کرے فقیر کو امیر امیر کو کبیر بناوین ایک پلمین کچھ کا کچھ کر دکھلاوین پیچھے ملکہ
کے ایک عورت خرانٹ صورت بڑی ہوشیار سب امورات شاہی مین واقعت کار
ملکہ کے پیچھے پیچھے بادشاہزادی کی پشواز کے دامن پکڑے ہاتھ مین اوٹھائے
چلی جاتی تھی ملکہ اوس کے آگے آگے چلی آتی تھی مینے فیضان سے پوچھا کہ یہہ کون
ہے اونہون نے فرمایا کہ یہہ ملکہ کی مصاحب کبیر ہے ملکہ تو بڑی بھولی بھالی سی ہے
پر یہہ نیکبخت واقف صغیر و کبیر ہے اسکا نام تدبیر ہے بہت سے شخص اس مصاحب خاص
کی خدمت کر کے اس کے وسیلہ سے ملکہ کے مورد الطاف ہوگئی ہین اور بہت آدمی اسکے

فریب مین پہنس کر اثاثہ اپنا کہو گئے اور جان کو اس مکے رو گئے ہین یہہ حال دیکہہ کر مین
بہی خدا سے دعا مانگتا تہا کہ خدا کرے ملکہ کی نظر مہربانی کی مجہہ پر بہی پڑے تو میرا
بہی ولدر پار ہو کسیطرح میرا بہی بخت یار ہو مین تو ڈہونڈہی دلمین منصوبے بنا رہا تہا
فیضان سے تدبیرین پوچہتا اور اپنی سنا رہا تہا ملکہ مجکو کن انکہیون دیکہتی
ہوئی چلی گئین جبکہ تخت شاہی پر جلوس فرما ہوئین سرکاری زرخرید لونڈی
دولت سے استفسار کیا کہ یہہ غریب آدمی کہان سے آیا کسیکا نالشی یا داد
خواہ ہے کہ مصیبت کا مارا بحال تباہ ہے اچہا جلد جاؤ اوسکو ہمارے دربار مین بلا
لاؤ وہ لونڈی دوڑی ہوئی آئی اور یہہ پیغام لائی کہ جناب ملکہ آپکو بلاتی ہین کچہہ
تمہارے مطلب کے فرماتی ہین میری باچہین کہل گئین کہ ملکہ تک رسائی ہوئی بس اب
تدبیر بہی دہری رہی بخت کی راہنمائی ہوئی مین جلدی سے دوڑتا گرتا پڑتا پایہ تخت
تخت تک پہونچا جہک کر فراسی سلام کیا ملکہ نے یہہ کلام کیا کہ تو کون ہے اور کیون
آیا ہے کیا فریاد لایا ہے مینے اپنا حال عرض کیا اور ساتہہ ہی اسکے یہہ فقرہ سنایا
کہ بندہ نوکری کو آیا تہا فیضان مجکو یہانتک لایا تہا پر اب بندہ کی یہہ مراد ہے اور امیدوار
بندہ شاد ہے کہ حضور بندہ کو اپنے غلامون مین داخل کرین تو بندہ پر نہایت
احسان دہرین یہہ بہی بخت کی یاری ہوئی تب بندہ کی زبان اتنی بہی جاری ہوئی
والا نہ ملکہ کو دیکہہ کر غشی کی نوبت ہوگئی ہاتہہ پانو کانپ گئے کچہہ اور ہی صورت بن گئی

بقول میر

تھی نظر یا کہ جی کی آفت تھی	وہ نظر ہی وداع طاقت تھی
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ	صبر رخصت ہوا ایک آہ کے ساتھ
بیقراری نے کج ادائی کی	تاب وطاقت نے بیوفائی کی

اوس رخ کا کیا بیان کرون جسے کو دیکھ چاند غیرت کہائے غم مین اوس کے کاہیدہ ہوجائے ہلال کہائے پر وہ رنگ وروپ نپائے پہر کیسکو وہ رکابی سی صورت نہ بہائے سورج اگر غیرت کھائے تو دنیا کو اپنا موتہہ دکہانے پھر شرم آئے دلبری اوسکی فرمانبردار خوبصورتی اوسکے ایک ادنے خدمتگار وہ غضب ہی ڈول ڈال کہ تمام دنیا دل اوس پر پامال اپنا تو یہہ حال ہوا کہ جینا وبال ہوا ؀

بقول امیر

کام ہمین سیر اتمام کیا	غرض اس شوخ نے بہی کام کیا
سرو شمشاد خاک مین گئے مل	تونے گلشن مین کیون خرام کیا
تیرے کوچہ کے رہنے والون نے	یہین [illegible] کعبہ کو سلام کیا

اوسکا سراپا تمام جہان اور حیوانات وانسان اگر چاہین کہ کہ سناوین تو اتنا مادہ کہا نسے لاوین آخر کو پچتاوین اور دلہی دلمین شرماوین اور عدم بیانی کا کیا عدم قابلیت کی ندامت اوٹھاوین ہرگز ملکہ کے اوصاف کو نپاوین اپنے پر تو حضرت عشق کی مدد ہوئی سب بلا رد ہوئی گونگا بہرا بن گیا سن ہوگیا زبان تتلا گئی گھگی بندہ گئی کچھ نہ کہ سکا اوس رخ تابان کی چمک دمک دیکھ کر اپنے تئین ہوش مین نہ رکھ سکا پھر فرمایا

کہ اپنی خواہش بیان کر جو تیرا مطلب ہو وہ بیان کر میں نے یہی عرض کیا کہ بندہ نے آج سے حضور کے غلاموں میں اپنے تئین فرض کیا صرف آپکا غلام ہو کر رہنا بندہ کو مرغوب ہے آپکی نظر لطف ہی فقط مطلوب ہے مجکو صرف یہی حکم ہو کہ حضور کو ہر روز خوشی سے دیکھا کرون دل محزون تسکین کیا کرون **بقول شاعر**

زندگی میری جان تجھسے ہے | خوشی اپنی ہر آن تجھسے ہے
تجھ سوا اور سے نہ کام مجھے | نہ کسو سے دعا سلام مجھے
نہ کسو سے گلہ نہ شکوہ ہے | اور سے مجکو کام بھی کیا ہے
رشک گلزار نو بہار تو ہی | گل و غنچہ تو ہی و خار تو ہی
یار جانی و دشمن جانی | خانہ آباد و خانہ ویرانی
خوشی و شادی و نشاطِ دل | لذت و فرحت و انبساط دل
باعث فکر و حزن و رنج و الم | موجب حسرت و مصیبت و غم
دلبر و دلربا و دل بیزار | ہم دل آزار و دلنشین و دلدار
مجھسے بے قدر کی قدر ہوا نے | تو نے جو جو کی ہین سب مانے
یہ وفاداریان کسو مین ہین | ایسی غمخواریان کسو مین ہین
آشنائی کے معنے یہ ہین گے | باوفائی کے معنے یہ ہین سے
رات دن تجھپہ کس طرح نہ مرون | تجھپہ کیونکر نہ جان صدقے کرون
کیا دعا دون تجھے کہ کیا کیا ہو | دوست تیرے ہون تو ہو دنیا ہو

ان باتون سے ملکہ سمجھ گئین کہ ہمارا عاشق زار ہے صرف مشتاق دیدار ہے اور
اسکو کچھ نہین درکار ہے حکم ہوا کہ ہمارے عاشقون مین اسکا نام لکھوا اور اسکا یہہ کام
لکھو کہ جہان چاہے وہان جو چاہے سو کرے باندی دولت اسکی خدمت کرنے
کو تیار کمر باندھے مستعد کار رہے بیوی خوبصورتی شہزادی خوشی اسکی ہر وقت
مددگار رہے یہہ بات یاد رکھے جو شخص حاضر دربار ہے ہمارا اسکا آج سے پیار ہے +

چوتھی سیر

طالب تقدیر کا عیش اوڑانا

اسمین یہہ دکھلایا ہے کہ جب انسان کو بے
محنت دولت ملتی ہے تو کسطرح برباد
کرتا ہے

اب یہہ نوبت ہوئی کہ بخت مددگار ہوا نصیب یار ہوا بیڑا پار ہوا ملکہ کی محبت مین اپنے
بیگانہ کو بھلایا میان قسمت کا بھی پھر دھیان نہ آیا اپنے مین نہ سمایا زمین پر پیر نہ دھرتا
تھا جو جی مین آتا سو کرتا تھا ایک بڑے شان کا مکان بنوایا مخمل کا شامیانہ تا بچھونا سارے
مکان مین بچھوایا فرش پر تکلف بچھے مسند لگی کہین سوزنی کہین قالین مفروش

بڑے ٹیپ ٹاپ کے فرش فروش درون پر پٹاپٹی کے پردے لگے بڑے
بڑے گاوتکیے پشت پر دہرے ہوے سامنے ہیرے سونے کے مسی اور برنجی پیکدان
ایکطرف گلوریان بہرے خاصدان شیرازی شراب کی بوتلین طاقون مین باقرینہ
دہرین کولونکے ٹوکرے بہرے ہوئے دہرے نازگیون کے ڈہیر کے ڈہیر لگے
مصاحب وندیم اردگرد بیٹھے اور کہڑے چوپڑ شطرنج تختہ نرد گنجفہ سب کہیل کے
سامان موجود ایک جانب گڑگڑیان گلگ پیچوان بانمود کہین پاندان لئے نوکر
گلوریان بنا رہے ہین ایکطرف قصے خوان بیٹھے سنا رہے ہین افیون کے
گولیان بنتے ہین ایکطرف بہنگین چہنتی ہین مدک کی پہٹکیان بنائی جاتی ہین چیک
کی لچہیان اڑائی جاتی ہین سامنے بیٹھے دو چار معشوق پریزاد راگ گاتے ہین
حضار مجلس کو ناچ اور رقص دکہاتے ہین کبہی جہین آتی ہے تو مرغ لڑاتا ہون
کبہی کبوتر اڑاتا ہون ایکطرف نوکر لوگ بلبلین لڑاتے ہین ایک سمت کو مینڈے
بہڑاتے ہین کوئی پتنگ وڑاتا ہے وہ کٹی وہ گری بتاتا ہے کہین لال لڑتے
ہین کسی طرف بٹیر کشتیان کرتے ہین اس عرصہ مین باورچی خانہ سے اگر کہانا
آیا تو رکابدارون نے دسترخوان پر اسطور سے لگایا ایکطرف شنقاب صاف
صاف چینی اور غوریون مین پلاؤ چلاؤ قورما پلاؤ یخنی پلاؤ ستارا پلاؤ اناناس پلاؤ
مرصع پلاؤ باندہنو پلاؤ سوتی پلاؤ مرغ پلاؤ کباب پلاؤ گرہل پلاؤ بڑہل پلاؤ کولا
پلاؤ کوکو پلاؤ زیرہ بریان متنجن ثمرغفر دم پخت دستپیچ قبولے نورمحلی

بہوتی کہچڑی خشکا ایکطرف سالن دوپیازا قورما قلیہ شبدیگ
ساگ طرحطرحکے کاسہ ہاے چینی مین گرم گرم ایسے خوش ذایقہ رکہے جنکے
دیکہنے سے نگاہ اشتہاکی سیر ہو فرشتہ ہو تو بہوک لگ آوے ذرا نہ دیر
ہو ایکجانب کباب خور بو تیمن کباب رشک انجم و مہتاب شامی کباب
نلاوسے کباب دارای کباب خطائی کباب حسینی کباب نرگسی کباب
چالکی کباب بوٹی ٹکا کوفتہ پسندا مچہلی کباب سان کباب مشتی کباب
نخودکباب پنیرکباب ایکطرف روٹیان بصد آب و تاب رکہین چنانچہ شیرمال باقرخوانی
گاوزبان گاودیدہ کلچہ آبی تنکی پنیری شیرابے ختہ نان ہوا
کہاج روغنی پراٹہا چپاتے ازبکی اور ایکطرف دہی ذلما فرنی ماقوتی
آش نمش شیربرنج گلتی فالودہ ششترنگا پن بہتا خاگینہ
بوراتی رایتا چٹنی اچار مربہ بلورین اور جواہرنگار نشترپونمین چنے
یہہ کہانے اپنے سب مصاحبون اور جلیسون اور ہمدمون اور رفیقون اور پریزادون
کے ہمراہ تناول فرمایا بعد ازان کہانا ٹہرایا اُلش نوکرونکو دلایا ہاتہہ دہوکر
چہرن کہایا اوسپر حقے کا ایک کس لگایا آنکہون مین ذرا سرور آیا اوسپر پان
کہایا حکم دیا کہ گہوڑا تیار کرو شکارکو تشریف لیجاوینگے جنگل ہی مین منگل مناوینگے
وہین چند روز عیش اوڑائینگے غرضکہ اس آرام و عیش سے زندگی کرتا تہا امورات
مالی اور بندوبست امور خانگی تک بہی نوکرونکے سپرد تہا خدمتگار گہربار کے مختار تہے

یہہ لوگ میرے دربار مین نوکر تہے مختار کار سلطنت دیوان بخشی منتظم

مُشرف تحصیلدار کوتوال وکیل محرر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خدمت سپرد تہے

یہہ لوگ جو مذہب رکہتے تہے اوسیکے مطابق فیصلے کرتے تہے کوئی قانون خاص

نہ تہا جس کے ترمیم یا تجدید ہوتی کوئی کونسل میرے اوپر نہ تہی جسکی تہدید ہوتی

سب طرحکا اختیار مجکو حاصل تہا سب قسم کا عیش ہر لمحہ واصل تہا مختار کارونپر بالکل

بہروسا تہا خواہ سیاہ کرین یا سپید مجکو تہی انسے امید انتظام خانگی کا حال

کچھ نہ پوچھو کئی محل تہے جنمین کئی کئی بیگمین تہین اونکی خدمتمین ماما اصیل محلدار نائن

نرکینان اڑدابیگنیان قلماقنیان مغلانیان کشمیرنیان حبشنیان حاضر رہتین

دروازہ پر خواجہ سرا جو اندر باہر کی خبر رکہتا باہر گہر کے پہرہ سپاہیونکا رہتا

بعضے عقلمند مجکو یون سمجہایا کرتے یہہ بات بتلایا کرتے کہ صبحکو اوٹھ حوایج انسانی

سے فراغت پاکر طہارت یا غسل کر مسجد یا معبد مین جانماز پڑہو یا پوجا کیا کرو پھر

اوراد و اذکار یا پوجا پاٹ سے فارغ ہو بذات خود جزو کل کی خبر رکہا کرو خلق اللہ کا انصاف

اپنے ہاتھ سے کیا کرو سیر و تماشا مین بہی حسب موقع دل بہلاؤ بالکل لذایذ دنیاوی مین

مصروف ہوکر اپنی اوقات گرامی پر دہیانہ لگاؤ ایسا بہی دنیاوی لذایذ کے بسمین

نہ آؤ پر اوس خواب خرگوش مین کسی کی نہ سنتا جو ایسی نصیحت کرتا اوسکو دشمن

گنتا مین یہہ سوچتا تہا کہ دنیا مین ہمیشہ عیش ہی کرتا رہونگا اور لوگونپر احسان ہی

دہرتا رہونگا کیونکہ تقدیر میری یار ہے اور خوشی سے بھی بڑا پیار ہے پہر مجکو آپ

اور کیا درکار ہے

پانچوین سیر

اسمین یہہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ بخت واتفاق کو مانتے ہین اور تدبیر کو کچھہ نہین جانتے وہ خطا کرتے ہین اور جو بے تدبیری سے دولت کو خرچ کرتے ہین آخر کو انجام اونکا خراب ہوتا ہے

جو یار صلح پہ ہے اب تو آسمان نہین ۔ وہ مہربان ہوا تو یہہ مہربان نہین

نپوچھو کچھہ میرا احوال میری جان مجھسے ۔ یہہ دیکھہ لو کہ مجھے طاقت بیان نہین

یہہ گل ہین داغ جگر کے نہین یہہ جگر پہ پڑے ۔ یہہ باغ سینہ عاشق ہے گلستان نہین

نپوچھے حال تو جبتک میرا بیان نکرون ۔ میری زبان نہین گر تیری ہان نہین

وہ حال پوچھے ہی اور چشم شرمگین کو دیکھہ ۔ یہہ چپ ہوا ہون گہ گویا میری زبان نہین

اس گرد ون دون کو میرا عیش نہ بہایا بیہودہ تدبیر اکو اسنے یہہ فقرہ سمجھایا کہ اسکی بے فکری پر مجکو رشک آتا ہے بے فکر ہوکر یہہ شخص دولت دنیا اوڑاتا ہے ایسے شخص کا رہنا دنیا مین مجکو نہین بہاتا ہے جو شخص بے فکری سے دنیا مین معاش کرے تو اوسکو

مناسب یون ہے کہ اس دنیا کو چھوڑ کر آسمان پر اپنے رہنے کے واسطے تمام تلاش
کرے یہہ شخص زمین پر رہنے کے لایق نہین ہے آخر کو آدمی ہی ہے کچھ اوسکے
قایق نہین ہے ملکہ تقدیر نے اوس سے پیار کرکے ایسا موںھ لگایا ہے کہ اوس سے
اوس کے ہمجنسونکا کام بھی بھلایا ہے بہتر یون ہے کہ تم چونکہ ملکہ تقدیر کے منتظم
کار ہو اور سب کامونمین ہوشیار ہو اسکو کسی ایسے ڈہنگ پر لاو کوئی ایسا فقرہ
سمجھاو کہ سب عیش اوس کے دل سے یکقلم بھلاو فکر کی راہ چلاو کوئی نیا ہی شعبدہ دکھلاو
تدبیر نے کہا کہ آج مین اوس کے پاس جاتی ہون ایک بات اوسکو بتا کر اوسکی جانکو فکر
لگاتی ہون پھر دنیا کی سیر دکھاتی ہون تھوڑے ہی دنونمین ہوشیار بناتی ہون
پر اسکا بالکل بگاڑنا بھی مجکو منظور نہین ملکہ تقدیر سے اوسکی دوستی ہے اوس کے
سامنے میرا کچھ مقدور نہین ہان البتہ اگر میرے کہنے پر کان نہ دہریگا تو ایسا
پینچ مارونگی کہ خود آپ ہی مصیبتین کھینچتا پہرے گا + یہہ منصوبہ ٹھہرا کر میرے پاس
آمین بڑے تزک سے تشریف لائین بندہ نے اوسکو ایکدفعہ ملکہ کی پیشواز اوٹھائے
ہوئے پیچھے پیچھے جاتے دیکھا تھا پر مشیر خاص اُنکو جانتا تھا انکی تعظیم کو آگے
آیا بڑی خاطر اور تکریم کرکے مسند پر لا بٹھایا تشریف لانے کا سبب پوچھا فرمانے
لگین کہ تمہاری بھلے کی باتین سمجھانے آئی ہون کچھ تمہارے مطلب ہی کی بتانے
آئی ہون وہ یہہ ہے کہ ہماری ملکہ بڑی سیدھی سادھی ہین بے پرواہ مزاج رہتی
ہین آخر کو بادشاہزادی ہین اونکی خصلت زبانزد خلقت ہے کہ گاہی بسلامی بر بخشند

دگاہی بدشنامی خلعت وہند. جسپر مہربان ہوتے ہین اوسکو مالامال کرتے ہین
دولت دنیا سے اوسکا گہر بہرتے ہین غرضی کہ نہال کرتے ہین جسنے سونہ موڑتے
ہین اوسکو ذلیل وخوار کر چہوڑتے ہین وے اپنے مزاجکے مالک ہین اپنی وضع اور
طور کے سالک ہین کسیکے قابو کی نہین ہین کسیکو اپنی راے کے سامنے کچھ بھی
نہین جانتین یعنے وقت بندیکو بھی نہین مانتین آج تمسے بڑی دوستی اور پیار
ہے ہرایک شئی آپکے واسطے مہیا اور تیار ہے ایسا نہو کہ کل کو ملکہ اپنی نظر مہربانی کی
پہیرلے اور رنج والم آکر آپکو گہیرلے زمانہ نے بڑے بڑے تونگرونکو خاک مین
ملایا ہے بڑے بڑے امیرونکو فقیر بنایا ہے پس عقلمند کو اپنا سوجہنا کرنا ضرور ہے
جو شخص سوچ کر نہین چلتا وہ بڑا نادان ومغرور ہے بیلنے کہا کہ پہر بندہ کو کوئی ایسا
ڈہنگ بتائے کوئی تجویز پختہ ایسی سکہلائے کہ ملکہ ہمیشہ مہربان رہے اور بندہ اونکے
عطوفت کے زیر دامان رہے فرمایا کہ ہماری یہ صلاح ہے اور اوسمین تمہاری فلاح ہے
کہ ملکہ کے دربار کی سیر کرو اسمین ذرا نہ دیر کرو جو شخص نکہٹو ہو کر گہر بیٹہتا ہے ہر ایک
اپنا بیگانہ اوسکو طعنہ اور مہنا دیتا ہے ملکہ کے تابع کئی دربار ہین ہر ایک دربار مین ایک
ایک افسر کلان حکمران ہے وہانکے حاکمو نسے ملاقات کرکے وقوف سیکہو عقل پیدا کرو علم مجلسی
جو دنیا مین بہت مشہور ہے اوسکا سیکہنا تجکو بہت ضرور ہے کیونکہ بادشاہونکی
خدمت مین وہی سرافراز رہتا ہے جسکو علم مجلسی آتا ہے والا نہ ہرگز ممکن نہین کہ ملکہ
تجپر مہربان رہے اور تیری مرضی کے موافق آسمان رہے اگر بالفرض تونے

میرا کہنا نہ مانا اور بُرا بھلا نیک و بد اپنا نہ پہچانا تو فوراً مفلسی کے جیلخانہ مین بہیجا جائیگا
وہانپر پڑا ناداری کی جوتیان کہائیگا دوست دشمن ہو جاوینگے علم و ہنر بہیر ذرا
کام نہ آوینگے یہہ جو خوشامدی خود مطلبی تجکو اب گہیرے رہتے ہین یہہ سونہہ بہی نہ دکہاوین
گے مجکو تیری جوانی پر رحم آیا تب مینے تجکو یہہ نکتہ بتایا اور اصل طور ملازمت کا
سکہلایا مجکو بدل منظور ہے کہ تجکو تجربہ کار بناؤن جو تیرے فرشتے نے بہی نہ سنا ہوگا
وہ تجکو سناؤن اور جو معلم اول اور معلم ثانی اور معلم ثالث کے بہی کبہی خیال مین نہ
گذرا ہو وہ تجکو سکہلاؤن مینے جہک کر سلام کیا اور یہہ کلام کیا اگر حکم ہو تو کبہی کبہی خدمت مین
آیا کرون اور جناب سے کچہہ نصیحت پایا کرون فرمایا کہ اچہا تمہارا امکان ہے ہمارا دوست
تمہارا یار فیضان ہے اوسکو ہمراہ لیکر جب چاہو آؤ جو پوچہنا ہوا کرے بیشک پوچہہ جاؤ
پہیر فرمایا کہ ہان خوب یاد آیا یہہ جو بائین طرف ملکہ کے دربار کے ایک محل بے بدل ہے
اسمین ہرگز نہ جانا نہین تو پچتاوے گا پہیر مجہہ کو نہ پاویگا مینے کہا بہتر جو آپ فرماتی
ہین سوہی کرونگا مجہے ایسی کیا ضرورت ہے مین وہان قدم بہی نہ دہرونگا یہہ کہکر
وہ رخصت ہوئی بندہ کو اب فرصت ہوئی جہوٹتے ہی یہی دلمین آیا کہ تدبیر نے یہہ کیا
کہ بائین محل مین نہ جانا بہلا مینے مانا کہ وہانپر کوئی حوا یا کوئی خونخوار ہوگا تو میرا
کیا نقصان کریگا مجہے کیا کہا جائیگا یا مار دیگا مین تو تقدیر کی دوستی پر بہولا
تہا اوس کے ناز اور لاڈ پر پہولا تہا دلمین یہی آیا کہ اسی محل مین جاؤن اوسکی
ضرور خبر لاؤن کیا مین حضرت آدم کا بیٹا نہ تہا کہ عصیان نہ کرتا تو ناخلف نہ کہلاتا

میرے باپ نے تو خدا کا بھی کہنا نہ مانا کچھ اپنا برا بھلا نہ جانا وہی درخت کہایا جس کا نہ تہا
کہانا ہین جو تدبیر کا کہنا مانون کیا ایسا نادان ہون بندہ کا عمل تو اس شعر پر تہا شعر

ناصح نادان ہیہ دانائی نہین ‌‌ ‌ دلکو سمجہاؤن مین سودائی نہین

یہہ سوچکر بندہ اوسی محل مین پہونچا وہان جاکر کیا دیکہا کہ چند شخص بڑے طمطراق سی
علیحدہ علیحدہ دالانونمین باہمہ تزئین وشان جلوس کنان ہین بڑے بڑے دانا
اور عقلمند لوگ اونکی خدمت مین کمربستہ حاضر ہین ڈیوڑیون پر نقیب جلودار ناظر
ہین چوبدار نے مجھ کو دروازے پر ٹوکا اندر جانے سے روکا کہ تا وقتیکہ حکم نہ
آوے گا تو اندر نہ جاوے گا رو تے نے جاکر عرض بیگی سے کہا اوسنے اندر
جاکر عرض کی کہ کوئی اجنبی مسافر مشتاق باریابی ہے اندر آنے کا حکم ہو تو آوے
نہین اولٹا پھر جاوے حکم ہوا کہ آنے دو کون ہے اپنی حقیقت سناتے دو
کئی ڈیوڑیان طے کرکے بندہ جب اندر پہونچا تو بڑے تکلف کا مکان پایا +
بہت ہی طبیعت کو بہایا مسند پر ایک مرد مشین زرق برق کا لباس پہنے بڑے
تزک سی بیٹھا پایا خواصی مین اوس کے بڑے بڑے پنڈت مولوی ریاضی دان
مہندس منجم رمال جفردان شاہ بین شاعر ادیب
طبیب باقرینہ اپنے اپنے درجہ پر بیٹھے ہر ایکشخص اپنے فن مین فلاطون زمان +
جالینوس دوران ارسطو اوان ہینے دلمین خیال کیا کہ یہہ شخص بالضرور کوئی بڑا عالم
ہوگا پر اوسکے اطوار دیکھکر قیاس بچلتا تھا عقل کا پانو پہسلتا تھا کیونکہ وہ بیروک

سا آدمی نظر آیا بندہ جب اوسکے قریب گیا مجھسے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے اور
کہانسے آیا ہے کیا سندیسا لایا ہے میںنے عرض کی کہ حضور کا نام اور اخلاق کا
شہرہ سنکر مشتاق زیارت ہوکر در دولت تک حاضر ہوا ہون مدتسے مشتاق
باریابی منتظر اس کامیابی کا تھا للہ الحمد کہ آج کے روز نصیب نے یاوری حضور کے
اقبال نے رہبری کی جو مشرف زیارت ہوا داخل محل امارت ہوا مجھسے میرا حال
پوچھا میںنے عاشق ہونا تقدیر کا اور سیر کی صلاح تبانا تدبیر کا اور سب حال اپنا کہہ
سنایا اور یہہ بھی جتایا کہ ملکہ کی ہشیر خاص بیوی تدبیر نے مجکو ارشاد کیا
تھا کہ اس محلمین نہ جانا وہانپر کوئی خوار رہتا ہے اوسکے ملنے سے باز آنا یہہ سنتے ہی
تدبیر کو ایکمونہہ سو سو گالیان سنائین اور اپنی بڑی بڑی شیخیان جتائین اور
کہا کہ اوس احمق کی تو بڑہاپے مین عقل جاتی رہی ہے تم اوس بڑہیا کے فریب مین
پہنس کر کیون ضعیف ہوتے ہو اوسے زیادہ ملکہ کیون خفیف ہوتے ہو ہو تمہارے
حقمین میری یہہ نصیحت ہے تدبیر کو ذرا بھی مونہہ نہ لگاؤ اوسکی کیا حقیقت ہے آپنے
کیا نہین سنا عقل چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید ہمارے دادا صاحب مرحوم کا
حال آپنے سنا ہوگا میںنے عرض کی کہ بندہ نے تو کچھ نہین سنا اگر حضور کو تکلیف نہو
تو بندہ مشتاق سننے کا ہے فرمانے لگے ہمارے دادا صاحب کا نام بایغو شو
ہے ذات کے وے بیلدار تھے بہتیرا لوگون نے اونکو لڑکپن مین کہا کہ تم کوئی ہنر
یا علم سیکہو تا کہ حالت پیری مین کام آوے کمانے کی راہ سوجہا وے ہر ایک

شخص اپنا سوجھتا کرتا ہے دنیا مین ہنر و دولت بیزوال ہے علم پایدار مال ہے
تمہارے ساتھ کے لوگ اچھا حرفہ اور پیشہ کرتے ہین بے علم و ہنر ہوکے مرتے
ہین اہل ہنر دولت دینار رولتے ہین اہل علم بڑے بڑے موتی تولتے ہین
دادا صاحب نے ایک کا بھی کہا نہ مانا اوسکو اپنا دشمن جانا ہر ایک کو دب
و دبک بتائی کسی کی نصیحت اونکے من تیر نہ آئی جب نوبت یہی دک بھرنے
لگے بیلداری کرنے لگے ایکروز کا ذکر ہے کہ دادا صاحب ایک مہاجن کا کھنڈر کھود
رہے تھے وہ مکان ویرانہ مین تھا کھودتے کھودتے کھدالکی نوک نے جو ایک
دیگ کے کنارے پڑکر کہا ہی تو ٹھن دمی سی آواز آئی دادا صاحب تاڑ گئے
کہ دولت پائی اتفاق جو ہماری جنس کے لوگونکا سردار ہے حاضر ہوا سب بلدر
ٹلا حکم دیا کہ راتکو پوشیدہ آنا یہہ سب دولت تقدیر نے تجھ کو دلائی ہے گھر
لیجانا اوسوقت چھپا دے دوسری طرف کام لگا دے دادا صاحب نے ویسا
ہی کیا راتکو جا کر جب کھودا تو تین کروڑ اشرفی پائی ہمین تو خدا نے اسطرحبیر
دولت دلائی سبطرحکے تدبیر و محنت چھٹائی پس دادا صاحب نے مکانات
عظیم الشان بنوائے بڑے بڑے کارخانے جنوائے زمین مول لیکر زراعت کرائی
چار طرف سوداگری کی بنیاد ڈلوائی جبتک دادا صاحب زندہ رہے کبھی تدبیر
کو سونہہ بھی نہ لگایا ملکہ کی تجارت مین بخت و اتفاق نے پہونچایا دربار مین آنیکا
حکم ہوا خلعت گران بہا پایا پھر دادا صاحب نے حکم دیا کہ چند عالم اور ہنرور لوگ

نوکر رکھو تاکہ تدبیر کو حسرت اور اپنی اظہار شوکت ہو اسلئے یہہ لوگ داد ا
صاحب کے وقت سے تنخواہ پاتے ہین کچھ کام تو ہم اونسے نہین لیتے اپنی
قسمت کا روپیہ کہاتے ہین بندہ نے بھی اسیواسطے کوئی ہنر یا علم نہین سیکہا
تاکہ تدبیر شیخی مین نہ آجا نہین تو بہت سے بے قدر عالمون کے موافق مین بھی
در بدر خاک بسر پہرتا کچھ بھی ہاتھ نہ آتا آخر کو شرماتا اور حسرت کہاتا ہر ایک
کو اپنا حال دکہاتا کوئی سنتا یا نہ سنتا مین یہہ مصرعہ ہر ایک کو سناتا
مصرعہ ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی ٭ یہہ بات سنکر مینے پوچھا کہ
حضرتکا اسم شریف کیا ہے فرمایا کہ **بغلول شاہ** مینے کہا سبحان اللہ کیون
نہو حضرت کا نام سنتے ہی دلکو تسلی اور ہر ایکبات کی دلیل متجلے ہو گئی
یہہ بات پوری نہونے پای تہی کہ ایک اور سواری آئی چوبدار نے آکر عرض
کیا کہ حضور کے دوست صادق اور یار موافق میان **ہلیق** تشریف لائے ہین
حکم ہوا کہ آوین اس کلبہ اخزانکو رشک جنت فرماوین اونکے استقبالکو
میان بغلول شاہ دروازہ تک گئے آگے بڑہ کر لائے دونو باتین کرتے
مسند پر آئے بیٹہتے ہی میری اجنبی شکل دیکہ کر فرمانے لگے کہ یہہ نئی صورتکا آدمی
کون ہے بغلول شاہ نے میرا نام بتایا میرا قصہ اونکو از سرتا پا کہہ سنایا
اور یہہ بھی فرمایا کہ بیوی تدبیر نے اسکو یہان پر آنے سے منع کیا تھا عیب
اسمین صرف یہہ ہے کہ قابل ہر ہر ایک فن مین کامل ہے تمام عمر کسب و

هنر بین برباد کی صدہا تدبیر معاش کی یاد کی پر عاشق تقدیر ہے آدمی بے نظیر ہے لیکن
نصیبونکی گردش سے آجکل اسکی مشہور ہوئی تدبیر ہے ہمارے نزدیک سخت احمق ہے
اگر تدبیر کا شایق ہے کچھ نهین جانتا اگر بخت و اتفاق کو نهین مانتا + جب ساری عمر خاک چھانیگا
او وقت بخت و اتفاق کو مانیگا + میان ہنیق نے مجھ کو بہت سمجھایا اور آخر کو یہ فرمایا
کہ میان صاحب ملکہ کے ماتحت بہت حاکم کارفرما ہین + مگر بخت و اتفاق جیسے حاکم دنیا مین کہان
ہین + تدبیر بھی ایک نوکر تقدیر کی ہے + تمپر تو ملکہ مہربان ہے + تمہارے قبضہ مین آجکل
سب خورد و کلان ہے + تم تدبیر کے پنجے مین پہنس کر کیون اپنی عمر برباد کرتے ہو +
آرام سے بیٹھے بیٹھائے یہ بوجھ کیون اپنی جانپر دہرتے ہو + تم جیسے پڑہے ہوئے
بہت لوگ نوکر ہین وے تدبیر ہی کے بگاڑے ہوئے ہین + ہم لوگ تقدیر کے سنوارے
ہوئے ہین + جبکہ وے لاچار ہوئے + آخر کو پچتا کر بخت و اتفاق کے یار ہوئے +
ہمکو بھی ابتدا مین بہت لوگون نے بہکایا تھا + اور یہ سکھایا تہا + کہ تم کوئی ہنر سیکھو
علم پڑہو + ہمنے کسی کا کہا نہ مانا + سبکو اپنا دشمن جانا + ایک جگہہ کسی مقامپر کچھ جھلکتا ہوا نظر آیا
اسکو جب کھودا تو خزانہ قارون کا پایا + وہ سب مال کھود کر گھر لائے + مکانات اور باغات
بنائے + اب مزے سے گذران کرتے ہین + بخت کو ہم مانتے ہین + تدبیر کو ہم کچھ نهین
جانتے ہین + مین سمجھا کہ بے مشقت اور بے محنت یہ لوگ جو روٹی کہاتے ہین + تو چبا چبا
کر باتین بناتے ہین + اور جو چاہتے ہین سناتے ہین + پر اپنے جیسے احمقونکو رجہاتے
ہین + اس کمرے مین اسی قبیل کے سب لوگ ہونگے + مشتی نمونہ از خروار + زیادہ اندام بیشتر

کرنا کچھ نہیں درکار ٭ تدبیر سچ کہتی تھی ٭ مین یہان آنکر سخت پچتایا ٭ انکو تو بالکل ہی بیوقوف پایا ٭ غرضیکہ وہان سی رخصت ہوکر گہر پر آیا ٭ پر اوسوقت تدبیر کیخدمت مین جاتا ہوا بہت شرمایا ٭ دلہی دلمین سوچتا تہا ٭ اور مارے غصہ کے مونہہ نوچتا تہا ٭ کہ یہہ کام کیا کیا ٭ تو کیون وہان پر گیا ٭ اب تدبیر کو کیا مونہہ دکہاوے گا ٭ کس مونہہ سی اوسکے پاس جاویگا ٭ اور وہان تدبیر کے کارندون نے پہلے ہی جا کر آگ لگادی یہہ خبر سنادی ٭ کہ طالب نقدیر اور بغلول شاہ اور ہمبق تینون اس محل مین بیٹہی ہوے تہے ٭ آپ پر ہنستے تہے ٭ اور قہقہے کرتے تہے ٭ اسبات کی میرے فرشتو نکو بہی خبر نہ تہی ٭ مین بے خبر اپنے گہر پر آکر سو رہا صبح ہوتے ہی اوسی سادہ لوحی سی تدبیر کیخدمت مین چلا گیا ٭

چہٹی سیر

اسمین یہہ دکہلایا گیا ہے کہ تدبیر کے ہی بگڑ جانے کا نام نقدیر کا بگڑنا ہے اور دولت اور حسن اور علم ازل سی کن کو ملتے ہین بہت لوگون نے بیہودہ پیشہ بنا کر دنیا کے لوگونکو بہکا کرنے نئے طریق ایجاد کئے ہین ایسے لوگونسے بچنا چاہیئے اونکی تعلیمین خراب ہین

صبح ہوتے ہی بیوی تدبیر کیخنہ مین گیا ؛ مجکو دیکھ کر مونھ پہیر لیا ؛ سلام بہی نہ لیا ؛ اور وہ کھی بہپکی ہیکی ہو کر یہہ بولی ؛

مثنوی

یاد رکھنا بھلا تو میرے حریف ۔ جیسا تو نے کیا ہے مجھ کو خفیف

خوب تو نے مجھے خراب کیا ۔ دل جلا کر مرا کباب کیا

شرم سے مجکو پانی پانی کیا ۔ بیحیائی مین اپنا ثانی کیا

سر سے پانو تلک مین آب ہوئی ۔ سبکی نظرو مین کیا خراب ہوئی

تو سہی بدلہ اسکا مین بھی لون ۔ تو بھی جانے کہ مین بھی کوئی ہون

پھر تیرے ساتھ اب نہ بولون مین ۔ بات دلکی کبھی نہ کھولون مین

یاد رکھنا یہہ اپنی باتین سب ۔ مجھسے ملنا تو اس طرح پھر اب

بات آپسمین جو کہ ہوتی ہے ۔ کیسی ہی گو کہ اچھی ہوتی ہے

پر اوسے ذکر بیچ لاتے نہین ۔ دوست دشمن کو وہ سناتے نہین

میرے احوال کی یہہ رسوائی ۔ تو نے کھلکے سبھی کو سنوائی

شوق نامہ تیرا جلادون مین ۔ پھاڑ کر خاک مین ملادون مین

دل مرا جیسے تو نے چاک کیا ۔ جی جلا کر تمام خاک کیا

تن بدن سب پڑا دہکتا ہے ۔ شعلہ سر تا بہ پا لپکتا ہے

سارے سینہ مین آگ بھڑکے ہے ۔ کیا کہون کیسے چھاتی دھڑکے ہے

میری خواہش کا تو نے ڈر نہ کیا ۔ اسطرح جو کیا مجھے رسوا

مجکو میہ امزاج یاد نہین — کل تو تھا یاد آج یاد نہین

خیر بہتر بھلا نہ یاد رہے — دل ترا اسگھڑی تو شاد رہے

نت پر اس شادی کی نباہ کرے — میری آیندہ پھر نہ چاہ کرے

یہ نہین دم مین گڑگڑانے لگے — پانوٗ پڑ پڑ مجھے منانے لگے

جیمین رکھون سو وہی اگر گزرون — اڑون جیسا پتر تو مر گزرون

یاد رکھ بس یہ سو کی ایک کہی — بات اب میری تیری کچھ نہ رہی

سینہ جلبل کے سب ہوا ہی داغ — نہین ٹکیک کا اب زیادہ دماغ

مجکو باتین بنا نہین آتین — ہر کسو کو سنا نہین آتین

جیمین آتی ہے سو طرح سے لہر — بس میہ ا صبر اور خدا کا قہر

اور اون احمقونکا کچھ ذکر نکرو * اونکو بخت و اتفاق کا بڑا غرور ہے * نشہ دولت کا اونکو سرور ہے * اونکا حاکم اتفاق ہے * میرا اوسکا مدتسے نفاق ہے * یہ تجھکو خوب معلوم ہے * کہ بخت و اتفاق سے میرا بیر ہے * یہ قابل سننے کے سیر ہے * ہم دونو ایک بادشاہزادی کے نوکر ہین ہمکو چاہئے تھا کہ ایکدوسرے سے اتفاق رکھتے * ہرگز نفاق نکرتے * برخلاف اسکے جب اتفاق نے احمقونکو دولت لٹائی * یہ بات بندی کو خوش نہ آئی * جب بیوقوفونکے گھر مین گنج ہوا * بندی کو یہ دیکھکر بہت رنج ہوا * مینے ملکہ کیخدمت مین عرض کی * کہ یہ بات بندی نے فرض کی * کہ اسطرح اتفاق خزانہ برباد کریگا * بندی کو نہایت ناشاد کریگا * اگر اسیطرح

یہہ سب روپیہ اوڑا دیگا + تو کسی دنکو خزانہ مین ایک پیسہ نپاویگا ؛ اوس روز سے ملکہ
نے یہہ حکم دیا ہے کہ جس روز ہم جشن مناوین ؛ یا وزیر اعظم حکم اللہ تشریف لاوین ؛
اوسدن اتفاق کو اختیار رہے کہ جو غریب یا طالع ور سامنے آجاوے ؛ حسب موقع کچھ خیرات
لے جاوے ؛ کیونکہ خیرات کرنا موجب ثواب ہی ؛ آج سے یہی تمھاری عرض کا جواب ہے ؛
پس وے لوگ خیرات خور ہے ہین ؛ ہنر اور علم سے نرے کورے ہین ؛ کچھہ استحقاق سے
اونہون نے یہہ دولت نہین پائی ؛ تقدیر کے صدقہ مین اونہون کے ہاتھہ آئی
پر اونمین سے بھی جو لوگ ہماری درگاہ سے پھرے ہین ؛ سب اثاثہ اور مال و متاع
برباد کر کے محتاج ہو ہو مرے ہین ؛ تقدیر کے حکم سے بخت و اتفاق بیشک دولت لٹاتے
ہین ؛ پر بندی کے کارکن اونکے گھر بناتے ہین ؛ اونکو زر پیدا کرنے کی تدبیر سکھاتے
ہین ؛ جسدن یا غوشو نے دولت گڑی ہوئی کھنڈر مین پائی تھی ؛ بندی ہی کی چشم پوشی
سے اوس کے ہاتھ آئی تھی ؛ مین نے حکام کو یہہ خبر نہین سنائی تھی ؛ یہہ اپنی ہی
سمائی تھی ؛ اگر ونکو کھودتا اور لوگونکو دکہلاتا مصاحبین ہی چھین لیتا ؛ ایک پھوٹی کوڑی بھی
نپاتا ؛ بغلول شاہ اوسکا پوتا جو کارخانجات نہ بناتا ؛ اور سوداگری یا زراعت نہ کراتا +
محتسب گردون کبھی کا اوسکو فقیر بنا دیتا ؛ بیوی ؛ دولت اوسکی جانکو ؛ وجاتی مفلسی و
ناداری سے کبھی کی ملاقات ہو جاتی ؛ یہہ اپنا ہی حوصلہ ہے ؛ اوسکا ناحق کا چوچلا ہے
وہ جو باتین چباچبا کر بناتا ہے ؛ اپنے دادا کی بیوقوفی اور اپنا حمق جتاتا ہے ؛ دولت
جو ایک زرخرید لونڈی نکہ تقدیر کے یہان ہے ؛ اوسکا خواہان سارا جہان ہے ؛ بہت

لوگون نے اسکی طلب اپنی جان دے ایمان کھویا ؛ ہزارہا لوگون نے اسکی جانکو
رویا ؛ ناک چنے چبواتی ہے ؛ تب یہ ہاتھ آتی ہے ؛ صدہا آدمی اپنے تئین جان
جوکھون مین ڈالتے ہین ؛ اس کے حصول کے لئے بڑے بڑے گھر کھالتے ہین ؛
ریچھ بندر شیر چیتا پلنگ دولت ہی پیدا کرنے کو پالتے ہین ؛ ہزارون سوداگر اسباب
تجارت غرب سے شرق جنوب سے شمال لئے پھرتے ہین ؛ کچے گھڑے پانی بھرتے ہین ؛
صدہا مزدور پہارون اور کھانونکو کھودتے ہین ؛ چاندی اور سونے کی شاخونکو زمین
مین سودھتے ہین ؛ بھتیرے ڈوبکے سمندر مین غوطہ لگاتے ہین ؛ تب موتی پاتے ہین
کبھی سیپ ہی رولکر لاتے ہین ؛ اور کبھی خالی ہی ہاتھ آتے ہین ؛ سوائے اینٹ پتھر کے
کچھ نہین پاتے ہین ؛ بہت سے مہوس اور کیمیاگر اسی ہوس مین مر گئے کہ چاندی اور
سونا ناوین ؛ کسیطرح بھی دولت کو پاوین ؛ تمام دولت اسی ہوس مین برباد کی ؛
ہماری ذرا بھی نہ یاد کی ؛ یہ بھی نہ سمجھے کہ کیمیا کے کیا معنے ہین اگر یہ بھی جانتے
تو ہرگز اتنی خاک نہ چھانتے ؛ مینے وہین پوچھا کہ جناب کیمیا کے معنے بندہ کو تو بتاو ؛
بھلا اسکا مطلب اس عاصی کو تو سمجھاو ؛ فرمایا کہ کیمیا کے معنے ہین فریب چونکہ مہوس
لوگ اکثر فریب سہتی ہین ؛ تو اون کے فریب دینے والے کو کیمیاگر کہتے ہین چنانچہ اکثر
فارسی کتابونمین کیمیاگری بمعنے فریب سازی کے آیا ہے ؛ کیا تو ایسا نتھا ہے تونے
کہین نہین یہ لفظ پایا ہے ؛ اسیطرح صدہا آدمیون نے رمل ـ نجوم ـ شانہ بینی ـ
فال گوئی ـ ریکھا سامدریک سرود ہا وغیرہ کا جھوٹا پیشہ بنایا ہے ؛ اس دولت کے

پیدا کرنے کا جال بچھایا ہے ؛ دیکھو نٹ رسّی پر چڑھتا ہے ؛ کیا عجیب عجیب کرتب
کرتا ہے ؛ اپنے تئین جان جوکھو مین ڈالتا ہے ؛ تب اپنی بال بچّہ کو پالتا ہے ؛
مداری بھانمتی جو طرح طرح کے کھیل دکھاتا ہے ؛ دولتمندونکو اپنے شعبدات دکھا کر
لبھاتا ہے ؛ تا کہ دولت ملے اوسکا دلدر ٹلے ؛ پر معشوقون کی چونکہ بے وفائی ادا ہے
اس لئے دولت بھی اوس سے نہین ملتی جو اوسپر فدا ہے ؛ ہماری ملکہ کے دربار
مین بھی تین لونڈیا بڑی غارتگر دین وایمان ہین ؛ انکا مفتون سارا جہان ہے ؛
ایک بدیا جسکو علم کہتے ہین ؛ دوسری خوبصورتی جسکا ناز سب لوگ سہتے ہین ؛
تیسری دولت جس کے طالب سبھی رہتے ہین ؛ ایکروز کا ذکر ہے کہ بادشاہزادی
نے جشن کیا ؛ بتکلف تمام بناؤ کرکے دربار مین حکم دیا کہ تمام رعایا و برایا ملکہ کے مجرے
کو آوین ؛ بادشہزادیکو سلام کرجاوین ؛ چونکہ مین منتظم کار اور ملکہ کے دربار کی
مختار تھی اس لئے مین نے ان لوگون کے تین جماعتین بنائین ؛ ایکطرف بدصورت
بھونڈی شکل کے آدمیون کی قطار لگائی دوسریطرف نازک وجیہ آدمیونکی لین جمائی
تیسریطرف سوچ و بچار کرنے والے لوگون کی جماعت سجائی ؛ ملکہ کو یہہ تقسیم خوش
آئی ؛ فرمایا کہ چونکہ رعایا پر ہم بہت مہربان ہین ؛ اور آجکے دن یہانپر سب خورد و
کلان ہین ؛ انکو کچھ انعام دیا چاہئے ؛ حکم ہوا یہہ تین لونڈیان جو یہانپر حاضر ہین
جماعتونکو فی جماعت ایک لونڈی سرکار سے عطا ہو ؛ تا کہ رعیت کا بھی سب
اوسوقت دست بستہ عرض کی ؛ بادشاہزادی کی عمر و دولت زیادہ اگرا

بخشنا چاہتی ہین تو یہہ لوگ بسبب رشک اور حسد کے آپسمین لڑمرین گے ایکدوسیرکا
سرکاٹ دہرین گے ؛ ہر ایک شخص یہی چاہیگا کہ اوس کنیز باتمیزکو پاون ؛ اگرچہ
مر ہی کیون نہ جاون ؛ مناسب یون ہے کہ باشاہزادی باختیار خود ہر ایک فرقہ کو
ایک ایک لونڈی بحکم خاص عطا کرین ؛ تاکہ یہہ لوگ لڑکٹ کر نہ مرین ؛ ملکہ نے فرمایا کہ یہہ
بھی ایکطرحکی بے انصافی ہے ؛ ہمارے نزدیک یہہ بات کافی ہے ؛ کہ ان تینون
لونڈیونکو اختیار دیا جاوے ؛ جس طایفہ کو جونسی لونڈی پسند کرے اوس کے ہمراہ
برضائے خود چلی جاوے ؛ یہہ حکم ازادیکا سنتی ہی دولت چونکہ انکھونسے اندہی تھی
جسطرف کو بدشکل لوگ کھڑے تھے اودہرکو چلی گئی ؛ اونھین کے ساتھ ہولی ؛
خوبصورتی نے جب دیکھا کہ ایک پراجوانان پری تمثال نازکان حورخصال کاالگ کو
کھڑا ہے اوسنے اونپر قبضہ کیا ؛ اب بدیارہ گئی یہہ اپنے دلمین سوچنے لگی کہ مین کس کے
پاس جاؤن خوبصورتی نے تو بہت وضعدار جوان ہتہائے ؛ دولت کو کریہہ المنظر ہاتہائے
صرف ایک جماعت وہمیون وسواسیونکی باقی ہے ؛ یا قسمت ویا نصیب ؛ وہی لوگ
بہتر ہین جو بدہاتا نے ملائے ؛ یہہ سوچکر تیسری جماعت مین وہ بھی جاملی ؛ تینون فریق
کے دلکے کلی کھلی ؛ اب ایک اور تازہ جھگڑا پیدا ہوا کہ اون بدشکلونکے ہاتھ جو دولت
[illegible] تھی جسوقت اوسکو اونہون نے دیکھا کہ یہہ تو آنکھونسے اندہی ہے خوبصورتی [illegible]
کی تو اوسکو پریزاد پایا دلھی دلمین مشتاق ملاقات ہوئی پر کیا کرین کچھ زور نہین
[illegible] ی ڈہنگ نہین ؛ ملکی حکومت سرپر ؛ تدبیر کا انتظام گھر گھر ؛ عقل کوتوال شہر

کوڑا لئے پہرے ہے ٭ مفلسی کے جبلخانے پچھے چہانٹ چہانٹ پہرے ہے ٭ تن ہی تن مین جلتے ظاہر اخوش پہ دلہی دلمین ہلتے اونکا حال اس منوال ہوا

مثنوی

شوق مین بسکہ تیرے رہتا ہون
جیمین جو آتی ہے سو بکتا ہون

دمبدم ہر سخن مین تیرا نام
اپنو میرا ہوا ہے تکیہ کلام

گر بجود آگے سر نکالون ہون
باتکو پہیر کر سنبہالون ہون

لیک اپنو کہان سنبہلتی ہے
موتہہ سے پہر پہر وہی نکلتی ہے

چپ رہون تو نہین ہے ضبط سخن
گرکہون تو کدہر ہے ربط سخن

مجھ سے کچھ بات بن نہین آتی
بنتی تو ہاتہہ سے تو کیون جاتی

ہینے پایا تیرا کہان سا ضبط
مجہمین ہے سر بسر جنون او خبط

حوصلا تیرا سا کہان پاؤن
سخت پتہر کہانسے دل لاؤن

دولتمند ونکا عجیب حال ہوا کہ جینا محال ہوا ٭ کہانا پینا جنجال ہوا ٭ بات کرنا وبال ہوا پری خوبصورتی ٭ واہ ری تیری مضبوطی ٭ مردانہ ڈگی ٭ ثابت قدم رہی کہ جکو اول روز پسند کیا تہا اونکے ہی ساتہہ رہی بقول شاعر

مثنوی

کیا کہون عورتون کی ثابوتی
اور اونکے دلون کی مضبوطی

کیا خدانے دیا ہے اونکو ہوش
کوئی دیکھے نہ کرتے جوش خروش

ہر بڑی انمین خویشتن داری ‏ ‏ وقت رغبت بھی رکھین بیزاری

راز دل دوست سے نہ کہو لین کبھو ‏ ‏ آپ موںھ پھوڑ کے نہ بولین کبھو

کثرت شوق سے اگرچہ مرین ‏ ‏ گھر سے باہر کبھو نہ پاؤن دھرین

شوق انکا کبھی نہو معلوم ‏ ‏ ذوق انکا کبھی نہو مفہوم

دوست سے دوستی چھپاتی ہین ‏ ‏ اور الٹا اوسے ستاتی ہین

رغبت اپنی کبھی جتاوین نہین ‏ ‏ الفت اپنی طرف بتاوین نہین

گرچہ ملنے کو دلمین چاہا کرین ‏ ‏ پر نہ ملنے پہ عجز دہا ہا کرین

چاہ اپنی کو یہ چھپاتی رہین ‏ ‏ دشمن اپنے تئین بناتی رہین

دلمین انکے نہین ہے جوش خروش ‏ ‏ نقش تصویر سی رہین خاموش

چپکی بیٹھی رہین فراق کے بیچ ‏ ‏ پتلیان جون دہری ہون طاق کے بیچ

گرچہ دل سے ہزار عاشق ہون ‏ ‏ دوستی مین کسو کی صادق ہون

دل و جان کو نثار کرتی ہون ‏ ‏ ایسی باتین ہزار کرتی ہون

الفت اونکی ولے نہ ظاہر ہو ‏ ‏ نہ ہویدا ملال خاطر ہو

کہین ظاہر نہووے عشق انکا ‏ ‏ حسن اونکا نہ کہووے عشق اونکا

اور اپنے تئین بنایا کرین ‏ ‏ جلوہ پردازیان دکھایا کرین

گو مرین دلمین بیقراری سے ‏ ‏ کام رکھین نہ آہ وزاری سے

نہ گریبان کبھی کرین مین چاک ‏ ‏ نہ کبھو اپنے سر پہ ڈالین خاک

آپ مردونکو لاکھ باتین کہین	ایک اونکی کہی وے نہ سہین
جسکو چاہین اوسی ستایا کرین	اور موذی اوسے بنایا کرین
اپنے ہم مشرب و تمین گر بولین	اولٹی اونکی برائیان کہولین
اپنی بیزاریان دکہاتی ہین	اوس کی بے صبریان سناتی ہین
الفت اوس کی طرف بنایا کرین	دوستی اپنی کو چھپایا کرین

الغرض باتین ان کی کیا کیا کہون
خیر بہتر یہی ہے چپ ہی رہون

اور ہر اہل علم بھی عاشق زار ؛ خوبصورتی پر ذلیل و خوار ؛ اوس کے طالب دیدار ہو روتے ہین ؛ اوسکی حصول مواصلت پر جان کہوتے ہین ؛ پر اتنا فرق ہے چونکہ وے سمجھ دار ہین اپنے عشق کو چھپاتے ہین ؛ اپنا اصل مطلب نہین بتاتے ہین اون کے صدہا فرقے ہین ؛ گوناگون درجے ہین ؛ بعضون نے تو اپنے مذہب کی جڑہ ہمہ اوست مقرر کی ہے اونکے یہان یہہ تعلیم ہوتی ہے (کہ ہر جا پر خدا موجود ہے ہر شئی مین اوسکی نمود ہے ؛ ہمہ اوست کا کلمہ پڑھا کر وہی اپنا عین ایمان ہے ؛ جو ہمہ از وست کہے وہ بڑا نادان ہے ؛ پر یہہ راہ اون کے ہاتھ آتی ہے جو خوبصورتون پر مرتے ہین ؛ حسن پر جو اپنی جان فدا کرتے ہین ؛ عشق مجازی عشق حقیقی کی اول سیڑہی ہے ؛ جس نے عشق مجازی نہین کیا اوس نے خدا کو نہین پایا ؛)
اونہون نے تو اپنی خواہش نفسانی کو اسطور پر چھپایا ؛ اور مریدونکو بھی سکہایا

مثنوی اثر

آہ اپنی ہی ساری غفلت ہی
ورنہ ہر جا خدا کی قدرت ہی

چہرہ افروز ہے ظہورِ حق
منبسط ہر طرف ہے نور حق

گلرخون مین بہار اوسکی ہے
سب پھبن میرے یار اوسکی ہی

خوبرویون مین اوسکی ہے خوبی
ورنہ پائی کہانسے محبوبی

عشق مین ہی اوسیکا جوش خروش
حسن مین ہے وہی تو جلوہ فروش

جلوہ سازی سب اوس جمال کی ہی
عشقبازی سب اوس کمال کی ہی

سب جہان جلوہ گاہ اوسکا ہے
سارا عالم گواہ اوسکا ہے

جلوہ گر ہے اوسی کی جلوہ گری
عشوہ پرداز ہے وہی تو پری

جو کہ ہے اوسکا ظل ہستی ہے
اوس کے سایہ مین خلق بستی ہی

سب اوسی سی نمود مین آئے
دعوی ہست و بود مین آئے

اور جب مجلسین مقرر کرکے قوال لوگ یہہ غزلین گاتے ہین ؛ تو ایسے لوگونکو خوبصورتی کی یاد آکر حال آتے ہین

غزل

یار کو ہمنے جا بجا دیکھا
کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا

کہین ہے بادشاہ تخت نشین
کہین کاسہ لئے گدا دیکھا ؛

کہیں واجب بنا کہیں ممکن — کہیں فانی کہیں بقا دیکھا

کہیں زاہد بنا کہیں عابد

کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا

بعضوں کو جب یہ رتبہ بھی نصیب نہوا ۔ اور قوت حیوانی نے زور کیا تو تکیے بنائے بانوا یا مداری فقیر کہلائے ۔ بھیک مانگ کر پیٹ بھر لینا ۔ اور دن بھر بھنگ گھوٹ کر پینا ۔ لوگوں کو تمام دن جھوٹے دم دینا ۔ عورتوں کو بازیان دیتے ہین ۔ ہزاروں دولتمندوں کو بہکاتے ہین ۔ کسیکو تعویذ دیتے کسیکو منتر سکھلاتے ہین ۔ بدی کی راہ سمجھاتے ہین ۔ راہ راست سے موڑ کر گمراہی پر لاتے ہین ۔ خدا کی راہ بھلاتے ہین ۔ پر جب بھنگ کے نشے خوب چڑھ جاتے ہین ۔ لوگوں کو یہ اشعار پڑھ کر سناتے ہین اپنی کرامات دکھاتے ہین

بقول انشا

حضرت عشق ادھر کیجے کرم یا معبود — بال گوپال ہین بھیاں آپکے ہم یا معبود

بندہ خانہ مین ابھی لائی تشریف شریعت — آگے رکھہ دیجو ان انکھوں پہ قدم یا معبود

نفی اثبات کے شاغل جو قلندر ہین سو دو — اپنی گرد انکو نہیں کرتی ہین خم یا معبود

اپنی دانا کی حقیقت کی ہین جو یہی تم ہیرو — لمعہ نور تجلے کی قسم یا معبود

جلد بھنگار ئی سبزی کے نشہ کو گوڑا — کھینچیرا اور کوئی سلفہ کا دم یا معبود

آپ ہی آپ ہین وہ آپنے سچ فرمایا — یون بھی کچھ ہو کے سی تھی نا مکو ہم یا معبود

واہی بوتی سی اپنی لٹا بیٹھے جو آنکھ — کیون خودی ہی کی کرتی ہے یہ ہو وہم یا معبود

آنکھ کو کہتے عرب عین ہین سو عین اگر
دم بہ دم آجاوے تو ہو عین عدم یا معبود

رت تریاک نشہ نے تو اولٹ ڈالا وا
کوئی کہولا تو وہ تہا کاسۂ سم یا معبود

سدرہ تک آن تو پہنچا ہوا لیکے قصد ہے
کہ بڑہون اور بہی دو چار قدم یا معبود

چار زانو ہوا اب نشا بہی زمین سے اونچا
یک جب رہنے لگا سادہ کے دم یا معبود

اودہر خوبصورتونکی کچھ نہ پوچھو فاقے کرتے ہین ۔ بہوکے مرتے ہین ۔ بابا اونکے
پاس نہین جو تدبیر بتلاوے ۔ دولت آنکہونسے اندہی ہے اوسے راہ نہین سوجہتی
جو اونتک جاوے ۔ اور کامیابی کے درتک پہونچاوے ۔ غرضکی کہ تینون قسمون کے
لوگونکو بڑے تکلیف ہوئی لاچار ہوکر تینون فریق نے ملکہ کیخدمت مین نالش کی ہر ایک
فرقہ اپنی تکلیف کا دادخواہ ہوا ۔ ملکہ نے حکم دیا کہ بہوی تدبیر انکا فیصلہ کردیوے
اور ایسی طرح انفصال مقدمہ کا کرے کہ انکا نقصان بہر دیوے ۔ پہر کبہی جہگڑا
بکہیڑا نہو ۔ دنیا کے لوگ باامن وامان بسین ۔ ایکدوسرے پر نہ ہنسین ۔ بہمن نے
اپنے دلمین یہہ تجویز کی کہ اولابدلی کی ٹھراؤن یعنے دولت والے روپیہ خرچ
کرکے بدیا اور خوبصورتی حاصل کرلیا کرین اور اہل علم بدیا دیکر دولت اور خوبصورتی
لیا کرین ۔ اور خوبصورت لوگ اپنی خوبصورتی کے عوض علم اور دولت لین ۔
بشرطیکہ اپنی خوبصورتی اوسکے عوض دین ۔ مگر خوبصورتی ایسی وفادار نکلی کہ اوسنے
ہرگز نہ مانا کہ اپنے آقا کو چہوڑکر دوسرے کے پاس جاؤن ۔ اور بیوفا کہلاؤن

بلکہ اوسکو ایسی ضد آئی ؛ کہ اوس نے قسم کہائی ؛ کہ اگرچہ کتنی ہی منتین میری
کیون نہ کرین ؛ اور کتنا ہی مال میرے سامنے کیون نہ دہرین ؛ مین اپنے آقاکو
ہرگز نہ چہوڑونگی ؛ اوسکی رفاقت سے ذرا موتہ نہ موڑونگی ؛ جہان مین جاؤنگی
اپنی سرکار کے ساتھ آؤنگی ؛ اور بدیا اور دولت نے میری تجویز منظور کرلی ؛
میری بات اپنے سر پہ دہرلی ؛ اسی باعث سے دنیا مین یہ بات مشہور ہوگئی
کہ دولت اندہی ہے ؛ خوبصورتی وفادار ؛ بدیا رحم شعار ؛ کیونکہ جس نے محنت
اوٹہائی ؛ اور ہماری مجلس کی صحبت پائی ؛ فوراً اوس کے پاس دولت آئی
جس نے دل لگاکر علم پڑہا اوس کے پاس بدیا بسبب اپنی رحم دلی کے آجاتی ہے
اور عقلمندی اوس کے دماغمین آکر سماجاتی ہے ؛ اور اون لوگونکے پاس تو کیا تہا
اوہنون نے صرف بخت و اتفاق کی بدولت ایک کور باطن کنیز پائی ہے اون
کے مزاجمین شیخی کس بات کی سمائی ہے ؛ اور تیرے دلمین گہمنڈ کیا آئی ہے ؛
جو تو نے اون سے دوستی نبائی ہے ؛ شاید ملکہ کی ملازمت جو بے محنت تجہکو
حاصل ہوئی ؛ اس لئے بخت و اتفاق نے تیری عقل کہوئی ہے قطع نظر اسکے
تو نے میرا کہانہ مانا ؛ مین نے تجہکو منع کیا تہا کہ تو وہان ہرگز نہ جانا ؛ تو نے
مجکو کچہہ نہ جانا ؛ بہلا دیکہہ تو سہی اسکا بدلا کیا لیتی ہون کیسا تجہکو نافرمانی کا
مزا دیتی ہون ؛ مین نے بہت منت اور سماجت کی کہ میرا قصور معاف کرو ؛
اب مجہپر نظر الطاف کرو ؛ پہر ایسا قصور نہ کرونگا ؛ جیتے جی آپکے حکم سے نہ پہرونگا

کچھہ نہ بولی نہ چالی سو مونھہ بنائی ہوئے تقدیر کے گھر کی راہ لی ؛ وہان جاکر تقدیر کو تنہا پاکر یہہ فقرہ سوجہایا ؛ کہ یہہ شخص جو آپکا عاشق صادق سے کہلاتا ہے یہہ تو صرف باتین بناتا ہے ؛ دل سے تو یہہ ہرگز آپکو نہین چاہتا ہے ؛ اسکے ثبوت کی کئی دلیلین ہین اول تو یہہ آپکو ہرجائی بتلاتا ہے ؛ آپکے حق مین یہہ شعر پڑھہ کر لوگونکو ہمیشہ سناتا ہے ؛

شعر

سنتا ہون شب و روز تمھین غیر کے گھر مین	کیونکر نہو تاریک جہان میری نظر مین
ہر روز تو ای مہر درخشان ہو کہین اور	ہر رات تو ای شمع شبستان ہو کہین اور

یہہ اثر بخل کا ہے کچھہ جذبہ عشق سے اسکو نسبت نہین ہے ؛ اسکا بس چلے تو بندی کو بھی حضور تک نہ آنے دے ؛ دنیا کے معاملات کی کوئی بات بھی نہ سنانے دے ؛ دوسری یہہ کہ ہمنے عاشقونکو دیکھا ہے معشوق کے دروازہ کا کتا بھی دیکھہ پاتے ہین تو اوسکی بھی بڑی عزت کرتے ہین ؛ ہر وقت عشق کا دم بھرتے ہین ؛ چہ جائے کہ بندی حضور کی ممتاز خواص ہے اور سب سے زیادہ منظور نظر ہے ؛ کیا خواص کیا عوام الناس ہے ؛ اس نے بہلول شاہ اور جمعوق کی صحبت مین بیٹھہ کر بندی پر قہقہے کئے ؛ اون احمقون کے ہمراہ بیہودہ باتین بناکر بڑے چھچھے کئے ؛ اسکو آپکی محبت کا بھی دھیان نہ آیا ؛ حضور کو ذرا بھی خاطر مین نہ لایا ؛ یہہ بھی تو نہ سوچا کہ بوہی تدبیر اگر اور کچھہ نہین تو حضور کے ہم صنعت تو ہی

بھلا ہمجنس نہی ہونے کے سبب بندی کو معاف رکھتا ؛ اون بیہودہ لوگون کے ہمراہ
نہوتا بندی سے نظر صاف رکھتا، اگر حقیقت مین غور کیجے تو یہہ بندی پر نہین ہنسا
حضور کی ہجو اوس نے کی کیونکہ جبکہ سبکو معلوم ہے کہ منتظم کار ملکہ کی تدبیر ہے ؛ اور جب
ایسے لوگون کی باتین سنین گے تو وے یہہ سمجھین گے کہ وہ بڑی بے تمیز یا حقیر
ہے تو سب لوگ سمجھین گے کہ ملکہ تقدیر نے جو انتظام اسملک کا اتنی مدت لا انتہا سے
اوسکے سپرد کر رکھا تھا ملکہ نے پہلے سے اوسکو نہ جانچ لیا تھا کہ وہ لایق اس کام کے
ہے یا نہین اگر نہ جانچا تھا تو لفظ تقدیر پر اعتراض ہوگا پھر بھی حضور کے نام پر اوس نے
بٹا لگایا + یہہ ایسا نامعقول عاشق آیا ؛ اگر جانچ لیا تھا اور اب تدبیر کام کی نہین
رہی ہے تو وہ تدبیر ہی نہین ہو سکتی اوسکو تغیر کہتے ہین اسمین بندیکا نام خراب
ہوا اور حضور پر یہہ اعتراض ہوا کہ حضور کی جانچ ناقابل اعتبار دنیا مین ٹھہری گی پس
اب آپہی انصاف کرین + بندیکا قصور معاف کرین + وہ بھٹھ پڑے سونا جس سے
ٹوٹے کان ؛ بندی کی نظر مین تو قابل دوستی کے ہرگز نہین یہہ جوان ؛ یہہ حال سنکر
ملکہ تقدیر نے فرمایا کہ تدبیر نے سچ بتایا ؛ اس سے دوستی کیا کی گویا نامکو بٹہ لگایا ؛ بہتر
یہہ ہے کہ اسکو کچھہ سزا ملے ؛ اور چونکہ بغلول شاہ اور بسنق تدبیر سے پھرے ہوئے
ہین اونکو بیوی تدبیر خود سمجھ لے ؛ نہین تو رفتہ رفتہ دنیا کے لوگ مفسد ہو جاوینگے
تقدیر اور تدبیر دونونکو بھول جاوینگے ؛ تدبیر نے جب دیکھا کہ اوس کی مرضی کے موافق
ملکہ نے حکم دیا ہے وہ تو کھل گئی ؛ آگ لگا کر وہ تو سٹک گئی ؛ بندو کی جو شامت

آئی اور تقدیر کے بھی گردش کہائی ؛ حسب معمول اپنی محبوبہ کا جمال دیکہنے کو دربار مین آیا ملکہ کے کانون غضب کو خفگی کے شعلہ سی بھڑکا یا ہوا پایا **شعر**

وہ مہر و الفت وہ محبت ہی نہین ہے	یا طبعین الطاف تھی یا بر سر کین ہے
بیہودہ سدا ابروی خمدار مین چین ہے	بیوجہ شب و روز شکن زیب جبین ہے

انکہو مین اندہیرا آیا ؛ غم کا بادل نظرون کے آگے چھایا **شعر**

کہا مین نے ابھی ٹک منہ سی بولو ہای مرتا ہون

تو کیا کہتے ہین چل جھوٹے ارے یہ سب بناوٹ ہے

یہ فرما کر تیوڑی مین بل ڈالکر بندہ کیطرف سی مونہہ پہیر لیا اوسوقت غم والم کی سپاہ نے بندہ کو آکر گہیر لیا ؛ بہتیری واویلا کی نقارخانہ مین طوطی کے آواز کو کون سنتا ہے ؛ رو رو کر اپنا حال حضار دربار کو سناتا یہ شعر ظفر کے زبان پر لایا

غزل

دیکھ محکو بے پیر نے مونہہ پہیر لیا	آج مجھ سے بیری تقدیر نے مونہہ پہیر لیا
عقل نے ہوش نے تدبیر نے مونہہ پہیر لیا	بس پہر آہ سے تاثیر نے مونہہ پہیر لیا

مین تو تڑپا بھی دم قتل نہین اے قاتل
کیا سبب جو تیری شمشیر نے مونہہ پہیر لیا

آپ جانتے ہین کہ بخت برگشتہ کو پہر کون مونہہ لگاتا ہے ؛ بلکہ پاس بھی نہین بیٹھاتا ہے ؛ قضا و قدر نے فوراً ہاتھ پکڑ کر باہر نکالدیا ؛ دشت ادبار کی راہ بتا کر وہان سے

ٹالدیا۔ خفت نے خوب گت بنائی ۔ ذولت نے خواری کی راہ بتائی ۔ اوس وحشت ادبارمین چارطرف ٹکرین مارتا پھرتا تھا ۔ جو جو واہیات ٹکرنی تھی سو کرتا تھا ۔ پرمین نے اپنے جیسے اور بھی کئی ایک اس مرض کے مبتلا پائیے ۔ بے قدری نے سب کو ایک جگہ اکہٹے کرد کہلائے ۔ اس تدبیر کی جا نکو وے بھی روتے ہے روتے تھے ۔ تقدیر کے دربارمین ایکدفعہ حاضر ہونے پر جان کہوتے تھے چپ بیٹھے اور اونکا بھی اپنا ہی سا حال پایا ۔ تب یہہ دلمین آیا ۔ کہ دنیا مین یون ہی ہوتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے ۔ پر رہ رہ کر یہہ دلمین آتا ہے کہ مین تو بے تقصیر تھا ہرگز بھی نہ مستوجب تعزیر تھا ۔ یہہ کیا تقدیر کے جی مین آیا ۔ کہ مجھے یکایک موبنہ بنایا ۔ یہہ کہتا پھرتا اور یہ اشعار اکثر کے پڑہتا تھا شعر

میرے احوال پر نہین ہی نگاہ	کچھ بھی تقصیر میری کچھ بھی گناہ
دوستی کے سوا کچھ اور گناہ	ہو تو مجھ کو بتاو بسم اللہ
بے گناہو نسے دلکو صاف کرو	ہمنےین تقصیر پر معاف کرو
اندنون ہے تیرا مزاج کچھ اور	کل جو تھا سو کچھ اور آج کچھ اور
دل ودین عقل وہوش باختہ ام	بعد از ینہا ترا شناختہ ام

غزل

اے بتو اولٹی ہی خدائی ہے	باوفاؤن سے بیوفائی ہے
دشمنی بھی ہے جسکے آگے گرد	یہان وہ کہنی کو آشنائی ہے

بات میری جواب نہین سنتی   کچھ کسو نے مگر سنائی ہے

غم تیرا ملک دلکو لوٹ کیا
کچھ نہ چھوڑا تیری دوہائی ہے

گرچہ تیری طرف سی نا انصاف
پر میرے دلکی سادگی و صفا
توھی بیرحم توھی ظالم ہے
نفع تو ہے میرا ضرر تو ہے
خوشی تجھ سی ہے اور غم تجھ سے
با وفا تو ہے بے وفا تو ہے
گر بھلا ہے و گر برا تو ہے
کیا کہون آہ کہ نہین سکتی

ہی سبھی باتکا جواب صاف
کرنے دیتی نہین سوا روفا
بیخبر تو ہے توھی عالم ہے
خیر تو ہے ہزار شر تو ہے
شکر و شکوہ ہے و مبداء تجھ سی
جو کہون اوس سے مدعا توہی
دوست و دشمن جو ہی سبھی توہی
بن سلے دل تورہ نہین سکتا

نہین بنتی ہے کچھ تدبیر
نکرے جب تلک مدد تقدیر

اودہر تدبیر کا یہ حال ہوا جب اوسنی بچشم خود دیکھا ؛ کہ میری ناراضگی اور مجھ سے بے اعتباری کرنے کا بدلہ طالب تقدیر سے ملکہ ظل اللہ نے خوبطرح کے لیا ؛ ایسی خوشی منائی کہ کپڑو نمین پھولی نہ سمائی دربار سی باہر آکر ایک مکلف کرسی پر جلوس فرما کر اپنے فخر مین یہ شعر انشا کے پڑھے حضار محفل سیا

سُن ہو گئے جو جو وہاں تھے کھڑے **شعر**

کیا چیز بھلا قصر فریدون میری آگے — کانپے ہے پڑا گنبد گردون میری آگے

مرغان اولی اجنحہ مانند کبوتر — کرتے ہین سدا عجز سے غلغون میری آگے

مطلق متوجہ نہون ہر چند گذرجائین — صد قافلۂ لیلی و مجنون میری آگے

سونہ دیکھو تو نقارچی پیل فلک بھی — نقارہ بجا کر کے دون دون میری آگے

ہون وہ جبروتی کہ گروہ ملک سب — چڑیون کیطرح کرتے ہین چونچون میری آگے

بولے ہی یہی غلغلہ کہ کس کسکو مین باندہون — بادل سے چلے آتے ہین مضمون میری آگے

عجز یکو میرے خسرو پرویز ہو حاضر — شیرین بھی کہے آکے بلالون میری آگے

وہ مار فلک کاہکشان نام ہے جسکا

کیا دخل جو بل کھاکے کرے فون میری آگے

بعد ازان چوبداران شاہی کو حکم ہوا کہ بیوی ہوشیاری بیوی آمدنی بیوی کفایت شعاری اور میان خرچ جلد حاضر ہون فوراً حکم ہوتے ہی چارون بلائے گئے حسب مراتب اپنے اپنے رتبہ سے بٹھلائے گئے بیوی تدبیر نے ارشاد کیا کہ بغلول شاہ اور ہمین حق پر اگر تم لوگ کچھ نالش رکھتے ہو تو پیش کرو آچکے روز ہم انصاف فرماوینگے ملکہ تقدیر کے دربار سے انکو ہم نکلوائینگے یہہ سنتے ہی بیوی آمدنی سامنے آئی اور سنے رو رو کر اپنی نالش اسطور پر سنائی خدا آپ جیسے حاکم کو سلامت باکرامت رکھے جو اسطرح مصیبت زدونکو بلا کر انصاف چکاوے

آچکے رقمہ بندی اپنا انصاف پاوے   بغلول شاہ اور ہبنق نے بندیکا بڑا
ناک مین دم کیا ہے ایسا پریشان اور تتر بتر بندیکو کر رکھا ہے کہ جسدن
سے بخت و اتفاق نے یہ حکم دیا تھا کہ بندہی اونکے حوائج ضروری رفع کیا
کرے اور کار خیر مین اونکے کام آیا کرے ۔ جب کوئی مشکل دنیا کی
آگر اڑے یا پانچ بیوپار مین روپیہ کی ضرورت پڑے اوسوقت بندہی اونکی
حاجت روا کرے   پس جس دنسے بغلول شاہ کا دادا یا غوشو جو ناز پروردہ بخت
تھا مر گیا اوس دنسے اوسکے پوتے نے آجتک میری شکل بھی نہین دیکھی
میری آمد کے وقت معین کے پیشتر ہی مجھ کو قرضدارون کے حوالہ کر دیتا ہے
اس لئے وقت ضرورت کے میری ملاقاتکو ترستا ہے ایسے ناقدر کو ملی
ہون کہ اوسکی شکل دیکھنے کو مین بھی ترستی ہون وہ میری دشمن قرضدار
سے مارہتا ہے رات دن اوسکی خدمت کیا کرتا ہے یہ میرا انصاف حضور چکاوین
میری مخلصی کی تدبیر فرماوین ۔

تدبیر نے فرمایا کہ کوئی تیرا گواہ ہے اوسنے عرض کی کہ بیوی کفایت شعاری
جو حضور کے سامنے بیٹھی ہے اس سے حضور دریافت فرماوین پر آج میرا
فیصلہ چکاوین کفایت شعاری نے عرض کی کہ حضور جو کچھ آمدنی عرض کرتی
ہے سب درست اور بجا ہے اور اسکی دلیل پوچھنے کی بھی حاجت کیا ہے
کیونکہ اگر بیوی آمدنی اونکے گھر مین صبح و شام آیا کرتی تو اوسکی خدمت کیواسطے

بندی کی بھی اونکو ضرورت پڑتی سو بندیکو تو اونہون نے اس مدت العمر مین
کبھی بہولے سے بھی یاد نہین کیا جسطرح آمدنی کو ناراض رکھا ویساہی بندیکو
کوبھی شاد نہین کیا ہوشیاری نے عرض کی کہ جناب عالی یہہ دونو چونکہ
بچے ہین اس لئے عرض کرنے مین کچے ہین کہل کر بات نہین کرتین حقیقت
مین دیکہئے تو دونو بچے ہین بندی نے تو بغلول شاہ اور ہنتق یہہ دونو
نام حضور ہی کی زبا نے سنے ہین کچہ اجنبی سے نام معلوم ہوتے ہین بندی نے
تو اون ہو ؤنکا کہر بھی نہین دیکہا نہ کبھی نام اونکا سنا حضور میان خرچ
سے اسکی تصدیق فرماوین اوسوقت اس فیصلہ کی روبکار لکہواوین خرچکا دعوے
سچا ہے اسکے برخلاف جو قیاس کرے وہ خام اور کچا ہے حکم ہوا کہ خرچ سامنے
آوے وہ بھی اپنی داستان سناوے یہہ سنتے ہی میان خرچ بڑا سا
مونہہ کہول کر جناب تدبیر کے سامنے آئے کفایت شعاری اور آمدنی الگ کو
کہڑی ہوگئین کہ کہین ایسا نہو ہمکو بھی نگل جائے تدبیر نے سوال کیا کہ
کیا حال ہے اجی تم بہت خوش رہتے ہوگے کفایت شعاری نہونے کے
باعث دعائین کرتے ہوگے یہہ سنکر خوش ہوا اور دعا دی کہ حضور کا رتبہ
اعلے ملک تقدیر کا بول بالا ہو اچہی سرکار مجہہ بندہ کو دی ہے بندہ کے
حسب خواہش مراد ملی ہے برسون کے بعد مراد کی کلی کہلی ہے میان بغلول شاہ
اور میان ہنتق کو بھی خدا سلامت رکہے اونکے گہر بندہ پیٹ بہر کر کہاتا ہی

اپنی حسب مراد خواہش پاتا ہے بلکہ جو کوئی اور شخص بھی اونکے گھر پر کماتا
ہے سب کی کمائی تن تنہا بندہ ہی چٹ کر جاتا ہے جبدن سے حضور کی
ناموافقت اون دونو سے ظہور مین آئی ہے اور نااتفاقی نے صورت
دکھائی اوسدنسے بندہ بہت خوش رہتا ہے اور دل سے یہہ تمنا کرتا ہے
کہ خدا کرے اونکے گھر پر یہہ بیوی ہوشیاری کبھی نہ آوے کفایت
شعاری بھی اپنا مونھ وہان نہ دکھلاوے نہین تو بندہ بہوکہا رہا کریگا
کبھی پیٹ بھر کر نہ ٹکڑا ملے گا اور اب وے دونو حضور کی عنایت سے میری
بڑی خدمت کرتے ہین آمدنی سے دوگنا تگنا روپیہ ہمیشہ قرض لیکر خرچ کر
دیتے ہین غرضیکہ بندی کی بہوک بھر دیتے ہین بندہ پر تو بڑا احسان کرتے
ہین یہہ بات سنکر تدبیر بہت ناراض ہوئی کہ افسوس اگر وے دونو ہماری
درگاہ سے مطرود ہوتے تو آجکے روز ملکہ تقدیر کے دربار سے مردود ہوتے
لاچار حکم دیا کہ جو شخص اونسے راضی ہے وہ اونکے پاس رہے اور جو
ناراض ہے وہانسے چلا آوے ملکہ تقدیر کے اور لوگ بہت سی ہوا خواہ
ہین اونکے گھر کی رونق بناوے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوسیدنسے آمدنی
نے اونکے گہر آنا چھوڑدیا کفایت شعاری نے اودہرسے اپنا مونھ موڑ
لیا خرچ نے وہان لوٹ کر خوب گت بنائی کارندون نے جسکے ہاتھ جو دولت
لگی صاف اوڑائی سب اسباب و مال و متاع اونکا بکواکر بہیک منگوائی

اون لوگونکا یہہ حال دیکھ کر بندہ کو یہہ شعر سودا کے یاد آئے حسب حال لوگونکو سنائے

شعر

ہے چرخ جب سے ابلق ایام پر سوار
رکھتا نہیں ہے دست عنانکا ایک قرار

جنکے طویلہ بیچ کوئی دن کی بات ہے
ہرگز عراقی و عربی کی نہ تھی شمار

اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانہ کے ہاتھ سے
موچی سے کفش پا کو گٹھاتے ہیں وہ ادہار

ساتوین سیر

اسمین یہہ دکھلایا ہے کہ انسان کے دلپر جو خدا کیطرفسے فیضان ہوتا ہے وہ انسانکو برائی سے بچنے کی درست تدبیر بتلاتا ہے

ای تندخو آجا کھینچ تیغ کمر سے باندہ کر
کن مدتون سے ہم کفن پھرتے ہیں سر سے باندہ کر

یا وہ دن تھے کہ زمین پا ہم ٹھوکر دیوین فلک
آجائے تو روتی ہیں ہم شرط ابتر سے باندہ کر

آجا کہ تو بھی تو کہیں پیدا کیسی ٹکٹکی
بیٹھے ہوئے ہیں وزن دیوار در سے باندہ کر

دیوانہ نازک ہو مند فصاحت گان نشستہ
فقیر ہاتھ کرتا نظر سے باندہ کر

جنابعالی ایکروزکا ذکر ہے کہ بندہ رنج مفارقت اوٹھا کر جانسے مایوس وحشیون
سے مانوس مجنون وار بے قرار اپنی شاہزادی کی یاد مین ایکدرخت کے
نیچے لب نہر بیٹھا ہوا رو رہا تھا اوسکی جدائی مین رو رو کر جان کھو رہا تھا
دلھی دلمین منصوبے بناتا تھا جب کبھی کچھ حال یاد آتا تو ہرنون اور وحشیونکو حسب
حال اپنے غزلین سناتا تھا ۔

غزل

نہ کیونکر بس ہوا جاؤن کہ یاد آتا ہی رہ رہ کر
کہان لخت جگر ہین سیل گریہ مین چڑہا دریا

وہ تیر امسکرانا کچھ مجھے بھولتا نہین کھ کھ کر
چلے آتے ہین بہتے ڈوبے ہوؤنکے لاشہ بہ بہ کر

نوید اے دل کہ رشک غیر سے چھوٹے او ہمنے
ستمگار کو یا خوگر جفا و جور سہ سہ کر

کبھی یہہ کہتا تھا کہ دریا مین ڈوب جاؤن تاکہ اس آتش فرقت کو بجھاؤن شاید
مرکر تو نجات پاؤن کبھی یہہ سوچتا تھا کہ ملکہ کے روبرو جاکر اگر مر جاؤن تو اوسکو
عاشقونمین نام تو کر جاؤن بڑی اودھیڑ بن لگی تھی جان بیتاب مین بہت ہی
بیکلی تھی اسی اثنا مین غشی آگئی جان سخت پر دیوانگی چھاگئی میان فیضان
مجکو ڈہونڈتے ہوئے وہان آنکلے فرمانے لگے کہ ہوش مین آؤ اتنا بھی نا امیدی
جائز اوسوقت تو اپنی خوشی کے ترنگ مین آپنے تدبیر کا کہانہ مانا بھلا ابتو تقدیر
ہو بچانا ہیچ ہے آرام کا لطف وہی پاتا ہے جو بھلے کچھ مصیبت اوٹھاتا ہے

میرے مونھ سے بے اختیار یہہ غزل مومن کی نکلی

غزل

قہر ہے موت ہے بلا ہے عشق
سچ تو یون ہے بری بلا ہے عشق

اثر غم ذرا بتا دینا
وہ بہت پوچھتے ہین کیا ہے عشق

آفت جان ہے کوئی پردہ نشین
کہ میرے دلمین آچھپا ہے عشق

بوالہوس اور لاف جانبازی
کھیل کیا سمجھ لیا ہے عشق

وصلمین احتمال شادی مرگ
چارہ گر درد بے دوا ہے عشق

کس ملاحت سرشت کو چاہا
تلخکامی پہ بامزا ہے عشق

دیکھ حالت میری کہین کافر
نام دوزخ کا کیون دھرا ہے عشق

دیکھئے کس جگہ ڈبووے گا
میری کشتی کا ناخدا ہے عشق

ابتو دل عشق کا مزا چکھا
ہم نہ کہتے تھے کیون برا ہے عشق

ہین وہ مجنون وحشت آرا ہولے
نام سے میرے بھاگتا ہے عشق

قیس و فرہاد و وامق و مومن
مرگئے سبھی کیا وبا ہے عشق

یہہ سنکر میان فیضان بولے کہ یہان پڑے ہوئے کیون جان کھوتے ہو اس صحرا بے پایان مین کیون بیٹھے ہوئے روتے ہو میرے ہمراہ چلو

بیوی تدبیر سے چلکر صفائی کرو ملکہ تقدیر سے پہہ آشتائی کرو یہہ سنتے
ہی میری جان مین جان آگئی مین نے اونکے قدم پکڑے اور کہاکہ اپنے تو
میرے جینے کی تدبیر بتائی برائے خدا مجکو ملکہ تک کسیطرح پھر پہونچاؤ
اوسکے عوض میرے چمڑے کی چاہو تو جوتیان بناؤ جبتک دنیا مین جیتا
رہونگا آپکی جان و مالکو دعا دیدے پانی پیتا رہونگا غرضکہ بیوی تدبیر
کیخدمت مین لے گئے قصور معاف کرایا اونکے دلکو صاف کروایا
بی تدبیر نے میان فیضان کے کہنے سے اس مشتاق سے ظاہرا صفائی کرلی
پر کدورت باطنی نہ گئی فرمانے لگے کہ مین تو نہ اس سے رنجیدہ اور نہ کچھ
خاطر کشیدہ ہون پر یہہ شخص جاہل ہے اسکو کچھ علم نہین آتا ایسا نادان
آدمی ملکہ کو نہین بھاتا اگر ملکہ کا سچا عاشق ہے اور دل سے اوسکی
ملازمت کا شایق ہے تو علم سیکھکر رتبہ پیدا کرے جب لیاقت اسمین آئیگی
اور یہہ دیوانگی اسکی جاویگی تو بندی دربار مین اسکو لے پھرے گی
اور عفو تقصیر کی سفارش بھی کرے گی مینے کہاکہ اگر بندہ تمام دنیا کے
علوم پڑہا ہے ابتک بھی کیا نادان ٹہہا ہے تیوری چڑہا کر بولین کہ اپنے
مونہہ سے میان مٹھو اچھا اسبات کا اثبات بہت آسان ہے کل کے روز
تیرا امتحان ہے

آٹھوین سیر

فوایدِ علم کی کیا وجہ ہے جو ہندوستانی لوگ
یورپ والون کے برابر علم یا ہنر مین نہین
ہو سکتے - انگریزی سیکھنے کی ترغیب
سفر کرنا تعصب سے بچنا
چاہئے
تا کہ جلد تر روشندل ہو جاوین فقط

امتحان کے لئے جفا کب تک	التفات ستم نما کب تک
دیکھئے خاک مین ملاتی ہے	نگہ چشم سرمہ سا کب تک
نہ بلائینگے وہ نہ آئینگے	جوش لبیک و مرحبا کب تک
ہوش مین آ تو مجھ مین جان نصیر	تغافل جرأت آزما کب تک
تمکو خو ہو گئی [illegible]	[illegible] کب تک

علی الصباح کاغذ وقلم ہاتھہ مین لیے ہوئی تدبیر کیچند ست مین بندہ حاضر ہوا
امتحان دینے کو مستعد ہو گیا کسی بات مین نہ قاصر ہوا اونہون نے ارشاد کیا کہ
پہلے ہم تمسے ہرایک علم کی حقیقت اور غرض اور اصول زبانی دریافت فرماوینگے
پہر چند سوالات کے جواب لکہوا وینگے اگر تو نے ان سوالات کے جواب
پورے دئے تو تیرا دعوے سچا ہوا ہمارا خیال کچا ہوا اگر پورا نہ نکلا تو پہر مین
تیری سفارش نکرونگی جاہل کا بوجہہ اپنے ذمہ نہ دہرونگی چنانچہ تو نے علم وغیرہ
اشیا مین جسکا ذکر اسجگہ کرنا موجب تطویل ہے خوب گفتگو ہوئی بندہ نے پورے
جواب دئے بعد ازان لکہنے کا سوال دیا اور فرمایا کہ پہلا سوال ہمارا یہہ ہے
کہ علم سے کیا فایدہ ہوتا ہے اسکو مختصر طور سے سمجہاو ملانون کی طرح اگر مگر نہ
ملاو میںنے عرض کی بہت بہتر حضور دہیان لگا کر سنین متوجہ ہو کر بیٹھہ جاوین
بندہ عرض کرتا ہے ۔

سوال

علم سے کیا فایدہ ہے

جواب

علم سے یہہ فایدہ ہے کہ عقل کو روشنی اور ذہن مین تیزی آتی ہے تیرگی
ذہن کی جاتی ہے ۔ بے علم اکثر دہوکہا کہا جاتا ہے ۔ بعضی دفعہ بے ایمان

بیت

پئے علم چون شمع باید گداخت   کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

جسکو علم نہین وہ خدا کو نہین جانتا برائی اور بھلائی کو نہین پہچانتا۔ علم کے فخر کے لئے یہہ کتنی بڑی بات ہے کہ علم خدا کی صفت پڑتا ہے یہانپر سبکی شیخی ماتی ہے خداتعالے اپنے تئین علیم فرماتا ہے علم کو اپنی صفت بتاتا ہے جتنے نبی اور ولی گزرے ہین سب علم کی تحصیل کرتے رہے ہین علم ہی کے ذریعہ اونکو حیات ابدی ملی شقاوت سرمدی سے نجات پا کر سعادت اخروی کی سراہ اونپر کھلی علم کے روبرو دولت کیا مال ہے اوسکا تو یہہ حال ہے علم انسانکی جان بچاتا ہے دولت کمانے کی راہ بتاتا ہے اگر انسان دولت کو خود نہ بچاوے تو اوسکا مال لحظہ بھر مین لٹ جاوے پھر وہ کھاتے پادی برخلاف علم کے کہ جتنا خرچ کرتا ہے اتنا ہی وہ بڑھتا ہے علاوہ ازین علم حاکم ہے دولت محکوم دیکھو جب کچہری ہوتی ہے اور مستغیث اکر فریاد کرتے ہین تو اونکے جھگڑے عالم لوگ ہی چکاتے ہین مستغیثون کے حق علم ہی کے ذریعہ کے معلوم کرکے دلاتے ہین دولتمند مرجاتے ہین عالم لوگ دنیا مین نام کرجاتے ہین۔ افلاطون نے لکھا ہے کہ اگر انسانکو علم ہوگا تو خواص لوگ اوسکی عزت کرینگے اگر مال ہوگا تو صرف عوام الناس اوسکو چودھری جی یا سیٹھ جی کہین گے پس وہ شے جسکی عزت خواص کرین بہتر ہے اوس شے سے جسکی عزت صرف

عوام ہی کرین جبتک انسانکو علم نہین ہوتا وہ حیوان ہے اور جب علم آیا تو
انسان ہے پھر اوس کی سبکے نزدیک عزت ہی اور شان ہے ایک ہوٹی
سی بات مین تمکو بتلاتا ہون دیکھو دنیا مین بہت سے ایسے کتے ہین کہ اونکو کوئی
مفت بھی نہین لیتا بلکہ موسم گرما مین اونکے مار ڈالنے کا حکم ہوتا ہے
جو کتا کہ شکار کرنا سیکھ جاتا ہے وہ بڑی قیمت پاتا ہے پس اوس نے
صرف اسیواسطے اتنی قدر پائی اور پانسو روپیہ تک اس لئے قیمت اپنی
بڑھوائی کہ اوسکو بہ نسبت اور کتون کے کچھ علم آگیا ہے ذرا سا یہ تو علم
کا وہ پاگیا ہے صرف علم ہی کا نور اوسپر پڑا ہے جب اوسکا مول بڑھا
ہے ورنہ اوس کی ذات برادری کے کتے بندوقون لاٹھیون پتھرون
سے مارے جاتے ہین اور اوس کے واسطے بسبب علم کے مکان بچھونے
صندلیان پٹے سنوارے جاتے ہین علم وہ فضیلت ہی جو نفس ناطقہ انسانی
مین ہوتی ہے اور نفس ناطقہ یعنے بولتا انسانکا بدن سے شریف ہی کیونکہ
اگر نفس ناطقہ نہو تو انسان جیفہ ہے اور مثل مشہور بھی ہے کہ جی ہے تو جہان
ہے اور بولتا ہی فقط انسان ہے پس جبکہ نفس ناطقہ علم کا گھوڑا ہوا تو یہ کیا فخر
علم کا تھوڑا ہوا علم وہ روشنی ہے جس کے سبب انسان نے اپنے فوائد اور خلق
اللہ کے آرام کے لئے ایسی ایسی باتین نکالین ہین کہ جنکو سنکر جاہل لوگونکو
حیرت آتی ہے [illegible] علم ہی کا [illegible] اور اوس کے اور

اور تاربرقی کی ڈاک اور لوہے کی سڑک دخانی گاڑیان جنسے یہہ آرام ہوا کہ ایک گھنٹہ مین ۵۰ میل جا سکتے ہین اور جتنی دور کی شے چاہین جلد لا سکتے ہین ؛

سوال

کیا سبب ہی کہ باوجود ہونے اتنے علوم کے ہندوستان کے لوگ اس زمانہ مین نہ تو ایسے عقلمند ہوتے ہین جیسے زمانہ سابق مین بڑے بڑے عقیل گزرے ہین اور نہ کوئی نئی بات نکالتے ہین اور نہ کوئی نیا علم ہی بناتے ہین اور نہ کوئی نیا ہنر ہی اختراع کرتے ہین ؛ جناب مخدومی مکرمی جناب حیدر شاہ

جواب

وجہ اسکی یہہ ہے کہ زمانہ سابق مین لوگونکو تحصیل علم کا اتنا شوق تہا کہ نہایت تکلیفین اپنے اوپر اوٹھاتے ایک ملک سے دوسرے ملک کو واسطے علم کے سفر کر کے جاتے اور بڑی کوشیش کرتے اور علم کو صرف حصول معاش ہی کا ذریعہ نہ جانتے تھے بلکہ کمال انسانی حاصل کرنے کا وسیلہ مانتے تھے اور اونکا ارادہ یہہ ہوا کرتا تھا کہ جہانتک ہو سکے اور جتنے علم ہمکو مل سکین ہم حاصل کرین اور بعد حصول فہام اور انواع علوم و فنون کے ہم بھی کوئی نیا علم یا ہنر ایجاد کرین بلکہ یونانمین تو یہہ دستور تہا کہ ابتدا مین بچونکو کتاب اقلیدس کی سکھلا کر اونکی طبیعت کا امتحان کیا کرتے جب لڑکے کی طبیعت کسی خاص علم کیطرف زیادہ مایل پاتے اوسکو وہی علم زیادہ سکھلاتے اور اوسکے سوا اور علمونسے بھی واقف

کرتے تاکہ کسی بات مین دہوکہا نہ کہا جاوے اور نئی بات نکالنے مین اوسکو
غفلت نہ آجاوے پس اسواسطے وے لوگ بڑے طاق ہوجاتے تہے
نئی بات کے نکالنے مین شہرۂ آفاق ہوجاتے تہے برخلاف ہندوستان کے
کیونکہ یہانپر جسطرف سنتے ہین یہی آواز کانمین آتی ہے کہ ہم تو صرف معاش پیدا
کرنے کے لئے علم پڑہتے ہین پس جسوقت کچھ تہوڑا سا لکھنا پڑہنا آجاتا ہے
وہ طالبعلم تحصیل علم چہوڑ کر نوکری پا جاتا ہے دنیاوی فکرونمین پہنس جاتا ہے
پہر اوسکو نہ تو اسقدر فرغت ہوتی ہے کہ علم کے درپے رہے اور اوس کی
ترقی کرے نہ اسقدر حوصلہ ہوتا ہے کہ نوکری چہوڑ دے اور علم مین کمال
پیدا کرے یہہ تو غربا کا حال ہے امرا کو باوجودیکہ فرغت ہے پر بچپن سے
چونکہ لذایذ نفسانی اور خواہش انسانی کیطرف ایسی توجہ ہوجاتی ہے اور عیش
وعشرت کی خوبی اوس کے دلمین اتنی سما جاتی ہے کہ اوسکو کبہی اسطرف کا خیال
بہی نہین آتا کہ علوم سیکھ کر اور اوسکو درجہ کمال تک پہونچا کر اپنے ملک کا نام
پیدا کرون بلکہ اس زمانے کے لوگونکا چونکہ خیال اسی بات پر منحصر پاتے ہین
کہ غربا لوگ اپنی اولاد کو صرف معاش پیدا کرنے کے واسطے علم سکہاتے ہین
تو یہہ لوگ یہی صاف یہہ جواب سناتے ہین کہ ہم علم پڑہ کر کیا نوکری کرینگے
خدا کا دیا سب کچھ ہمارے پاس موجود ہے اس لئے امرا بہی اپنے اوپر مشقت تحصیل
علم کی برداشت نہین کرتے یہہ مقام افسوس ہے یہہ لوگ اتنا نہین سمجہتے

اگر پرانے وقتون مین صرف یہی خیال ہوتا کہ علم صرف وجہ معاش پیدا کرنے کو
سیکھتے ہین اور غرض اوس سے حصول کمال انسانی کی نہوتی تو آجکے روز یہہ ہزارہا
کتاب ہر ایک علم و فن کی تصنیف کی ہوئی جو تم دیکھتے ہو کبھی بھی دیکھنی نصیب
نہوتی سوچنے کی جا ہے کہ مولوی جامی و شیخ سعدی و مولوی نظامی کیتنے
بڑے مصنف گزرے ہین اور امیر خسرو دہلوی جسکی تصنیف سے ۹۹ کتاب
ہندوستان مین موجود ہے اونہون نے کیون نام پایا اور اونکی کتابونکو ہزارہا
آدمیون نے کیون اپنی اولاد کو پڑہایا اونکے اگلے زمانے کی کتابین کہان گئین
اور وے کیون نہین پڑہائی جاتی ہین صرف اسکا سبب یہی ہے کہ وے ایسے
بڑے عالم ہوئے اور اونہون نے ایسی تحفہ کتابین تصنیف کین کہ لوگون نے
اونسے اگلے زمانے کی کتابین چھوڑ دین اور اونکی کتابین پڑہنے لگے پس
اسطرح ہر ایک زمانے مین نئے نئے عالم ہوتے آئے اور اونہون نے اسیطرح
نام پائے ہین اگر وے لوگ صرف علم اسیواسطے پڑہتے کہ ہمکو نوکری کرنے
کو کافی ہو تو ایک کتاب بھی اونکی تصنیف سے ہم لوگ ہرگز نپاتے اور اگلے علوم ہرگز ترقی
نپاتے اور یہہ خیال بھی غلط ہے کہ علم سے کوئی بڑا رتبہ دنیا کا یا بڑی نوکری ملتی ہے
اگر ایسا ہوا کرتا تو یہہ مصنف مذکورہ بالا اپنے وقتمین بادشاہ ہوتے یا کوئی بڑا رتبہ
دنیاوی پاتے حالانکہ وے لوگ نہ تو امیر تھے اور نہ اونکو اتنی فراغت دنیا کی حاصل
تھی وے لوگ صرف مشتاق علم کے حاصل کرنے اور لوگونکو سکھلانے اور اپنے وطن

مین علم وفنون کے پھیلانے کے تھے تب اونھون نے اتنا بڑا نام پایا اور علم کو

ایسے درجے پر پہونچایا کہ ہم سب متاخرین اونکے ثناخوان ہین اور سب لوگ

اونسے واقف ہین کیا خورد کیا کلان ہین پس اس ملک مین افسوس یہ شوق کم ہوگیا

اگر یہہ اسیطرحکا شوق یہان کے باشندونکو ہوجاوے تو اسمین کوئی شک نہین

کہ یہہ ملک بھی بڑا نام پاوے اور یہہ لوگ متقدمین پر بڑہ جاوین بہت ملکون کی

زبانین اور علوم پڑہ جاوین

دوسری وجہ یہہ ہے کہ پہلے وقتون مین یہہ دستور تھا ایک قوم کے لوگ دوسری قوم

کی زبان سیکھنے مین تعصب نہ کرتے تھے بلکہ اپنے ملک سے سفر کرکے اوس ملک مین جہان علم

نیا پاتے تھے زبان وہان کی سیکھہ کر اپنے ملک مین وے علوم لے آتے تھے

چنانچہ افلاطون باوجودیکہ یونانی تھا ہندوستان مین آیا اور حساب سیکھہ کر اپنی ملک

مین لے گیا نوشیروان کے وقت برزویہ نے اگر سنسکرت سیکھی کرٹک ومنک کا ترجمہ

فارسی کرکے ایران مین لے گیا جسکا ترجمہ ملاحسین واعظ نے فارسی مین کرکے انوار سہیلی

نام کیا اور مامون بادشاہ نے اوسکو عربی مین ترجمہ کرایا اور اسیطرح عربون نے یونان

مین جاکر زبان یونانی اس خیال سی سیکھی کہ اوس زبان مین بہت علمون کی کتابین تصنیف

ہوگئی تھین پھر وہانسے بہت کتابین اپنے ملک مین عربی زبان مین ترجمہ کرکے لائے

اور اپنے وطنیونکو لاکر سکھلائے اونھون نے کبھی کسی غیر زبانکے سیکھنے مین

تعصب نکیا تھا پر اکثر لوگ تعصب کرتے ہین ہمارے وقتمین انگریزی زبانمین بیشمار کتابین

ہر ایک علم اور فن کی بڑی فصاحت کے ساتھ تصنیف کی ہوئی موجود ہین اگر تھوڑی
سی محنت اپنے اوپر ہمارے وطندار لوگ گوارا کرین تو علمون کے ڈھیر کے ڈھیر
ذخیرے کے ذخیرے اونکو جمع کئے ہوئے ملین پھر اپنے ذہن سے اور اور باتین
نکالین بہت آسانی سے ابھی چاہین تو اپنا نام بڑھا لین ٭

ایک اور قباحت یہہ ہے کہ جسطور پر اونکے پڑھا تھا اوسیطرح پڑھنا چاہتے اسکو
بھیڑیا چال کہتے ہین اگر یہہ طور دنیا مین جاری رہتا تو بڑی قباحت یہہ تھی کہ ایک
ہی طور کی عقل سبکو حاصل ہوتی متاخر کو متقدم پر کبھی فوقیت نہوتی توضیح اسکی
یہہ ہے کہ حال کے زمانے کے لوگ یہہ سوچتے ہین کہ ہمارے باپنے گلستان بوستان
انشا خلیفہ پڑھکر فارسی زبان سیکھی تھی اگر کوئی استاد اونکو یہہ تجویز تبلاوے
کہ تم عالمگیری انوار سہیلی ظہوری وغیرہ مثلاً پڑھکر زبان فارسی سیکھو تو ہرگز
نہ مانینگے بلکہ اس ترکیب کو برا جانینگے پس جبکہ حصول عقل اور علم کے واسطے ایک
ہی طور مقرر کر لیا جاوے تو اوس آدمی کو بھی اسیطرحکی عقل اور ویسا ہی علم پیدا
ہوگا جیسا کہ اوس کے باپکو تھا نیا ڈھنگ نہ آیا اور نہ کوئی نئی بات معلوم ہوئی
حالانکہ یہہ دستور خراب ہے بلکہ نئی عقل پیدا کرنے کے واسطے نئی نئی کتابین انسان کو
پڑھنی چاہئین اور نئی نئی زبانین بھی سیکھنی ضرور ہین - انگریزون مین جو ترقی علم یا ہنر
کی ہوئی ہے تو وے صرف انکی طرح پر نہین سیکھتے بلکہ جس زمانے مین نئی کتاب
نئے مصنف نے جاری کی اور جنہون عقلمندون نے اتفاق کرکے اوس کتابکو بہت

ہمیں اوسکو داخل تحصیل کی اور پرانی کتابونکو فورًا چھوڑدیا چنانچہ ایکصدی کی تعلیم
کو دوسری صدی سے مقابلہ کرکے اگر ہم دیکہین تو کبھی مطابقت نہ پاوینگے
پہلی صدی کے لوگون کے طور تعلیم اور عقل مین پچہلی صدی کے آدمیون سی بہت
فرق پاوینگے تہوڑے دنونکا ذکر ہے کہ کہرباے ایجاد ہوئی اوس سے ایسی
ایسے کام لئے گئے کہ انسان اپنے ہاتہہ سی کبھی نہین کرسکتا ہی چنانچہ ملمع کرنا
ٹائپ تاربجلی ان کامون نے کیسی ترقی پائی۔ اور سڑک آہنی۔ دخانی گاڑی
جہاز دخانی یہہ سب پچہلی اختراع ہین اگر اگلے لوگونکی اوران پچہلونکی یکسان عقل
ہوتی تو یہہ چیزین کبھی ایجاد نہوتین پس متاخرین کی عقل اور متقدمین کے عقل مین
بڑا فرق ہوا اگر یہہ قوم بھی اوسی بہیڑیا چال کو پسند رکہتی تو کبھی ایسی ایسی مفید باتین
نہ نکال سکتے اسیطرحکا تعصب ابتدامین درمیان یورپ کے بھی بہت تہا چنانچہ گلیلیو نے
جب علم ہیئت کو اصلاح دی اور نئے نئے چاند مشتری وغیرہ سیارات کے
دریافت کئے اور بطلمیوسی انتظام اوس نے باطل کیا تو پادریون نے جمع ہوکر
اوس پر حکم کفر کا دیا اور یہہ فتوے دیا کہ اسکو قتل کرنا چاہیئے وجہ اسکی یہہ تھی
کہ تعصب زور پر تہا وے لوگ یہہ نہین جانتے تھے کہ اگلا علم چھوڑکر نیا علم جو اونسے
نکلا سیکہین بلکہ ایک پادری نے تو یہانتک تعصب کیا کہ جب اوس نے یہہ
سنا کہ گلیلیو یہہ کہتا ہے کہ دوربین مین تمکو مشتری کے چارون چاند دکھلا سکتا ہون
جب تم لوگ اپنی آنکھہ سے دیکھہ لو تب میرا کہنا مانو اوس پادری نے قسم کہالی کہ

کہ مین ساری عمر دور مین نہ دیکھونگا پس آخر کو اون ایام جہالت مین بڑی بیقدری سے وہ مارا گیا اوس کی تصنیفات جو اوس کے شاگردون نے روم اور اٹلی وغیرہ مین چھپاکر اپنے اپنے گہرونمین رکھ چھوڑی تہی متاخرین کے ہاتھ جب آئی اور زمانہ بھی پلٹ گیا اور عقل بھی لوگونمین زیادہ پیدا ہوئی تب اونکو معلوم ہوا کہ اوسکا بیان راست تہا سب نے وہ علم جو اول تہا چھوڑ کر یہہ نیا علم اختیار کیا اور بہت پچتائے کہ ایسا عالم ناحق اون ایام جہالت مین مارا گیا پس وے لوگ اگر وہی تعصب قایم رکہتے اور ایکہی قسم کے علوم اور تصانیف پڑہا کرتے تو کبھی نئی عقل نہ آتی اور اس رتبہ کو نہ پہنچتے جو کہ اب اونکو حاصل ہے *

سفر کرنے سے بھی انسانکو نہایت زیرکی آتی ہے اور تجربہ حاصل ہوتا ہی دیکھو جو لوگ اپنے گہر سے باہر نہین نکلے ہین اونکو صرف اپنے ہی گہر کی خبر رہتی ہے باہر کا حال وے کچھ نہین جانتے اگرچہ اونکی دیوار کے باہر ہی کچھہ واردات گزرا کرے وہان اگر کسینے اونکو خبر دی تب اونہون نے بھی مثل عورتون کے سُن لیا اوس خبر کی صحت اور غلطی مین وے کچھ شک نہین کرسکتے کیونکہ اونکے نزدیک وہی بات سچ ہے جو اوس راوی نے اونسے بیان کی برخلاف اون لوگونکے جو ملک کی سیر کرتے ہین اور سبطرحکے حالات اور قومون کے رویہ سے واقف ہوجاتے ہین اونکو یکایک کوئی فریب نہین دے سکتا اس لیے کہتی ہین کہ علم کو رونق بدون سفر کے نہین ہوتی حضرافیہ دان اگر سفر نکرتے

تو بھی تحقیق علمی کو نہ پہونچتے صرف اتنا ہی جانتے جتنا کہ اب ہمارے ملک کے
عام لوگ قصے خوانونسے جھوٹی کہانیون مین سنکر یہہ جانتے ہین کہ سات
سمندرونکے پار پرستان ہی وہانپر جنات رہتے ہین پریان اونپر حکومت
کرتی ہین یا ایک ملک ایسا ہے کہ وہانپر گھوڑموہے رہتے ہین اونکا اوپر کا
دھڑ مانند گھوڑے کے ہے اور نیچے کا آدھا جسم موافق آدمی کے قطع نظر اس کے
اکثر عوام میانہ ہندوستان و پنجاب کے یہہ بات مشہور کرتے ہین کہ بنگالہ عورتین
ایسا جادو جانتی ہین کہ آدمی کو مکھی بنا کر ڈبیا مین بند کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑتے
ہین باوجودیکہ بنگالہ ہندوستان ہی مین ہے راہ مین کوئی سمندر بھی حائل نہین
پڑتا خشکی کا راستہ بنا ہوا موجود ہے پر کسی نے اتنی ہمت نکی کہ ذرا بنگالہ تک
جاکر یہہ تو دیکھین کہ یہہ بات سچ ہے یا جھوٹ ایسے لوگ ہر ایک بات کا جلد یقین
لے آیا کرتے ہین تہوڑے دنونکا ذکر ہے ایک خبر اس پنجاب مین یہہ اوڑی
تھی کہ ایک فقیر نے ایک عورت کو مرد بنا دیا ہزارون کو یقین آگیا برخلاف
اونکے جب یہہ کہا جاتا تھا کہ یہہ بات ناممکن ہے جہلا لڑنے کو تیار ہوتے
تھے کہ تم اولیا اللہ کا یقین نہین رکھتے پس یہہ قباحت ساری اسیواسطے برپا
برپا ہے کہ ان لوگون مین علم نہین ہے جب علم پڑہین اور اپنی طبیعت مین
تحقیق کی عادت ڈالین تب یہہ لوگ اس تیرگی سے مخلصی پاوین اسیواسطے
گورمنٹ نے رحم کہا کہ ایسی نادانی کہونے کے واسطے جابجا ہر ایک ضلع

مین مدرسی مقرر کئی ہین تاکہ سب لوگونکو علم ہو جاوے اور اونکی آنکھین کھل جاوین
ایک بہت آسان طور علم کے حصول کا سکھلاتا ہون اگر ہندوستان کے باشندی
اس میری نصیحت پر عمل کرین تو بہت عقیل ہو جاوین وہ یہہ ہے کہ اپنے آپکو خوگر تحقیق
کا کرین یعنی ایسی عادت اپنے اندر پیدا کرین کہ جو بات سنین یا لکھی دیکھین تو
اوسکو سوچا کرین کہ یہہ بات ہو سکتی ہے یا نہین اگر ہو سکتی ہے تو پھر خیال کرین
کہ ہمنی بھی اس باتکو کبھی ہوتے دیکھا ہے یا نہین اگر نہین دیکھا تو جس ملک کی وہ بات
ہے اوس ملک کے عالم باشندے سے یا کسی اور اہل علم سے دریافت کیا کرین تھوڑے
عرصہ کے بعد خود عادت تحقیق کرنے کی پڑ جاوے گی علاوہ ازین ہر ایک چیز مین
ترقی کرنے کی عادت ڈالین دیکھو ابتدا مین جب انسان پیدا ہوا تھا تو ننگا تھا تھوڑے
دنونکے بعد جب اوسمین عقل آئی تو اوس نے اپنے تئین پتونسے چھپایا پھر انسانکو
جب کپڑا بنانے کی ترکیب معلوم ہو گئی تو اوس نے دو چادرین بنا کر ایک چادر سر
پر اوڑھ لی دوسری ٹانگونکے پیٹ لی تو یہہ ابتدا دنیا کی بات تھی وہی رسم اب تک
پنجاب مین چلی آتی ہے ایک تہہ بند باندھتے ہین اور ایک چادر اوپر سے اوڑھ لیتے ہین
اور ملکو مین ہزار ہا طرح کی پوشاکین بن کر پرانی بھی ہو گئین اور اب تک ایسی ایسی
پوشاکین بن گئی ہین جنکو انسان دیکھ کر حیران رہتے ہین پس ان لوگون نے ذرا بھی
اسمین ترقی نہ کی وجہ اسکی صرف یہہ ہے کہ ترقی کرنے کی عادت نہ پڑی تھی مگر اب جیسے
اہل علم کی روشنی پھیلنے لگی ہے جسقدر علم بڑھتا ہے اوسیقدر اونکا شوق ترقی ہر ایک

شہر کا زیادہ ہوتا جاتا ہے پس جبکہ ان لوگونمین علم خوب پہیل جاوے گا اور عقل بہم کی اور عادی تحقیقات کئے ہون گے اور علم کو علم ہی حاصلکرنے کے واسطے یعنی ایک کمال انسانی حاصلکرنے کے واسطے سیکہین گے تو یقین ہر کہ یہہ بہی گلون کے سوا کتابین تصنیف کرینگے اور علوم بہی ایجاد کرینگے اور بڑے رتبہ عقل کو پہنچ جائینگے

نوین سیر

حضرت سکہ کا دربار آہمین زر کا بیان ہر کنجوسی و رخست او زہر انجوری کی برائی کفایت شعاری کی تعریف خوشی حاصل کرنے کے طور

بعد امتحان پورا ہونے کے بیوی تدبیر نے چٹھی دی سند لیاقت عطا کی پہر فرمایا کہ ملکہ تقدیر کے دربار مین حضرت سکہ کی کچہری مین جاکر کچھ وقوف حاصل کیا ہے مینے عرض کی بندہ تو وہان کبہی نہین گیا فرمایا کہ اوس کی کچہری کی بہی سیر کرو جلد جاؤ ذرا بہی دیر کرو وہ تو حاصل محنت تمام امور کا ہے اور منبع مرام تمام فکر اتکا ہے بندہ فوراً حسب الحکم داخل دربار حضرت سکہ زربار کے ہوا اوسکو واقعی مطابق اس قول شاعر کے پایا شعر

	ستار عیوب قاضی الحاجاتی		ای زر تو خدا نہ ولیکن بخدا	

دیکہتا کیا ہون کہ اوس دربار مین ہزارہا آدمی ہین ہر ایک و نمین سے مشتاق دیدار دولت خواہان حشمت ہر روپیہ اور اشرفی کے ڈہیر لگے ہین توڑے کے توڑے زمین سے چہت تک چنے ہین ایکطرف پہاڑون اور بیابانون مین بے شمار مزدور پہاوڑے

اور کدال اور بیلچین لئے ہوئے زمین کہودنے کے واسطے نکلتے ہین کہانین کہود کر
چاندی اور سونے کی ریت نکال لاتے ہین اوسکو پگلا کر میل الگ کرتے ہین زر خالص
علیحدہ دہرتے ہین پہر اوسکو دارالضرب مین سکہ ڈہالنے کے لئے بہیجتے ہین ایسی ایسی
تدبیرین حضرت سکہ کے لئے کہینچتے ہین ہر ایک بادشاہ اپنا اپنا نام اون سکون پر
کہدواتا ہے اپنی اپنی قلمرو مین اونکا رواج دلواتا ہی جو بادشاہ فوت ہوتا ہی
اپنے نام کا سکہ کہوتا ہی جو تخت پاتا ہے اپنے نام کا سکہ چلاتا ہی چاندی کے سکے کو روپیہ
سونے کے سکے کو اشرفی تانبے کے سکے پیسا بولتے ہین اوس دربار مین اونکو بڑی
بہربہر تو لیتے ہین لوگونکے دلون مین وے ایسے پیارے معلوم ہوتے ہین کہ اپنی جان تک
اون کے لینے کے واسطے کہوتے ہین مطلب اونکا صرف یہہ ہے کہ سکہ پیدا کرین
جس سے کاروبار دنیا کے چلین اور سب حوائج مہیا ملین مصیبتین ٹلین تمام جہان کا سہارا
اوسپر منحصر ہے جس کے پاس سکہ نہین وہ مختصر ہے جو چیز من بہاتی ہی عوض روپیہ کے
ہاتہ آتی ہے ٹکسال سے لاکہون سکے بادشاہی خزانون مین جاتے ہین وہان سے انواع و
اقسام کے لوگ صدہا طور پر پاتے ہین کسی کو انعام ملتا ہی کوئی تنخواہ مزدوری پاتا ہے
بیشمار دنیا مین کارخانے ہین اونکا اسباب ان سکون کے بدلے خرید کر ملک ملک لیجاتے
ہین اوس اسباب کے ذریعہ ایک ایک کے دو دو چار چار بناتے ہین اسطرح پر لوگ روپیہ سے
روپیہ کماتے ہین جس کے یہہ سکہ بے محنت ہاتہ آتا ہے وہ بے قدری سے اوسکو جلد لٹاتا ہی
چندروز مین اپنے تئین فقیر بناتا ہے قرضخواہون سے منہ چہپاتا ہی جو محنت کر کے کماتے

ہین اور اوس کے پیدا کرنے مین خون جگر کہاتے ہین وے اونکو سوقع دفع الوقتی کے واسطے خرچ کرتے ہین باقی ایام مصیبت کے واسطے جمع کرکے دہر تے ہین بعضے ایسے بہی کنجوس دیکہنے مین آئے کہ جب کہین سی اونہون نے روپے پائے نہ کہاتے ہین نہ کہلاتے ہین اور نہ کچھ دنیا کا نفع اونسے اوٹہاتے ہین بلکہ جہانتک ہوسکتا ہی اونکو چہپاتے ہین کسیکو اونکی شکل نہین دکہاتے ہین ہان زمین مین گاڑتے ہین اور لوگون کے سامنے انکار کے ہاتھ جہاڑتے ہین ایسی ہی لوگ غیرونکا مال تاڑتے ہین کنجوسی اونکی یہانتک پہونچی ہی کہ دنیا مین بدنام ہین کنجوس اور بخیل اونکے نام ہین جزرسی اونسی تنگ ہی اونکو خرچ کرنے سے یہانتک ننگ ہے کہ روپیہ کو اپنا دین ایمان جانتے ہین راتدن اوسی پہ جان فدا کرتے ہین اسقسم لوگ بے ایمان ہوکر مرتے ہین اونہین کے حسب حال یہ سودا کی مقال ہے

مثنوی

ہے خدا کا وہ ایک شمۂ نور | جس سے روشن ہی آسمان کا تنور
کیا اون نے بعرصۂ ایک آن | نقل اختر سے پر سپہر کا خوان
دو کروڑون نعم کو لذت دی | ذایقہ مین زبان کے انسان کی
کس زبان سی ہو اوسکا شکر ادا | نعمتین کیا کیا اون نے کہین پیدا
میوے ہین باغین زمانے کے | واسطے کہانے اور کہلانے کے

فضل سے اوس کے کچھ نہین ہے کمی
لیک وہ کیا کرے جو ہم ہون دنی

غرضیکہ ایسا ہی خسیس ہو نا کس کام کا کہ دنیا مین بخیل نام یاد وے کس و نا کس کو اپنے اوپر
ہنساوے بعضے ایسے دیکھے کہ افراط و تفریط سے بچکر کفایت شعاری سے چلتے ہین
حاسد لوگ اونکو دیکھ کر جلتے ہین حقیقت مین یہہ لوگ ماہر و عریف ہین اور یہی سخی اور
قابل تعریف ہین میان فیضان نے اس فرقہ کی بہت تعریف کی اور نہایت اونکی
توصیف کی اور فرمایا کہ کنجوسی اگرچہ معیوب جہان ہے اور اوسکا ہاجی سب
خورد کلان ہے پر اوسمین یہہ فایدہ بہی ہے کہ اگر کنجوسی نہوتی تو دولت پریشان رہتی
کبھی سخیونکو ایکجا جمع کی ہوئی نہ ملتی اسی نے دولت کو دولت بنایا ہے تمام مال اسی نے
ہی جمعکر دکھلایا ہے حضرت سکہ کے دربار مین کنجوسی درکار ہے خست جو اوس کی بہن ہے
وہ بھی اوسی کی مددگار ہے یہہ دونو بہنین دولت کے گھر کی مختار ہین اون کی سیر دالگ
الگ کا ہے جب بیبنی بغور خست کو دیکھا تو نہایت منحوس اور بدشکل نظر آئی کنجوسی اور بہی
نہای دلمین کہنے لگا کہ وے کون کوڑ مغز ہونگے جو انسے خوش رہتی ہون گے اور
اونکو اپنا دوست کہتے ہونگے وے لوگ ایسی بہونڈی شکلون سے کس طرح نباہتی ہین اونکے
دل کیسے ہین جو اونکو چاہتے ہین غرضیکہ وہانسے نفرت کہا پس پا ہوا فیضان نے وہین فرمایا
کہ ہان خوب یاد آیا کہ جب تم ملکہ نقدیر سے پیار رکھتے تھے تو خوشنی بیگم سے بھی ملا
کرتے تھے بیگم صاحبہ کبھی کبھی حضرت سکہ کو بھی ملنے آیا کرتی ہین گاہی گاہی اوسپر
بہی احسان دہرتی ہین آتو گئے ہو اونسے بھی ملتے جاؤ گھڑی کی گھڑی تم بہی دل
خوش کرتے جاؤ پر افسوس جب نقدیر بپھر جاتی ہے تو پہر کوی تدبیر کام نہین آتی ہے

بلکہ انسان اندہا ہوجاتا ہے عقل وہوش سب کہو جاتا ہی اسمقام پر چند بخت آور صاحب زر
خوشی کے ہم آغوش بیٹھے ہوئے عیش کرتے کم نصیب و برگشتہ بخت پیر طپش
کرتے تھے مین توغم کا مانوس جانسی بہی مایوس تہا بیخوف اونسی پوچھہ بیٹھا کہ
خوشی بیگم کہان ہین اونہون نے فرمایا جہان دیکہو تہان ہین اس طنز آمیز گفتگو سے غم
کی گوشمالی ہوئی ہوش آیا توایک اجنبی خوش شکل کو وہان بیٹھے ہوئے پایا بقول سودا
سوال وجواب ہوا **اشعار سودا**

پوچہا مین کون ہے بولی کہ مین وہ ہون غافل
نہ لگے شوق مین جس کے کبہی شایق کی پلک
ہے خوشی نام میرا ہون مین عزیز دلہا
زندگانی کی حلاوت ہے جہان مین مجھہ تک
کہول آغوش دل اور لے مجہے جلدی نادان
پہر خدا جانے یہہ دن کب تجہے دکہلاے فلک
سُن کے یہہ مژدہ جان بخش جو مین کہولی آنکہہ
اشعۂ نور کی سی مجکو نظر آئی جہلک
انکہین مل کرکے جو دیکہون تو ہے اک بادلہ پوش
سر سے لے غرق جواہر مین وہ ہے پانون تلک
حسن ایسا کہ جسے ماہ شب چار دہم

یک بیک دیکھی تو یکچند ہی رہ جائے بھچک
چہرہ مین ایسی ہی گرمی کہ شب و روز جسے
یاد کرتی ہی رہے دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون بکھری ہوئی چہرہ پہ ناگین جیسے دل
جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالک
جعد وہ قھر کہ گتنے مین ہو جسکے ہر لھر
گھر ڈوبا دینے کو عشاق کے دریائے اٹک
جبین ایسی کہ جگر ماہ کا ہو جاوے داغ
اوس کی تشبیہ سی جب اوسکو تجاوز دے فلک
قتل کرنے کا یہہ جوہر نہو شمشیر کے بیچ
اوس کے ابرو کے مشابہ نہ بناوے جبتک
ڈشنٹ وہ تیز کہ عالم مین نہین جسکی پناہ
چشم وہ ترک کہ ہو قوم جنہو نکا ازبک
سلک گوہر کی صفا وام لے اون دانتون سی
برق دریوزہ کرے موج تبسم کی چمک
دونون عارض گویا شیشی ہین مے گلگون کے
زنخ ان دونون مین یون جیسے نمکدان مین گزک

رنگ رخسارے شرمندہ ہو کندن کی ومک
آگے غبغب کے خجالت زدہ سونے کی ڈلک
پشت پا سے روی لیلی سی مجنونکا دل
خون نشرہا وسدا شیرین سے چاہے وکفک
قامت ایسا ہے کہ ہنگام خرام اوس کے اگر
آگے آجائے قیامت تو یہہ بولے کہ سرک
زرق برق ایسی ہے پوشاک مین اوس کے کہ جسے
کونا بجلی کی کہون یا کہون شعلہ کی چمک
کیفی یہانتک کہ یہہ انداز سخن مین اوس کے
کسی کو ہشت کہہ اوٹہتا کسی کو دوے دیک

غرضکہ خوشی بیگم دلکو بہت بہائی تمام اشیای دنیاوی سے زیادہ پسند آئی تب میرزا اونسے عرض کی کہ اگر کوئی شخص آپسے ملنا چاہے تو آپ تک رسائی کیونکر ہو کوئی ترکیب تبلائیے اس اپنے والہ اور شیفتہ ملنی کا طور سمجھائیے اپکی صحبت مین ایکدم رہنا غنیمت جانتا ہون آپکی خدمت میسر آنا نہایت احسان خدا کا مانتا ہون یہہ سن کر ہنسین اور فرمانے لگین کہ سن ای شخص میرا طالب سارا جہان ہے کوئی بشر ہو یا فرشتہ مجپر اپنی جان سے قربان ہے دنیا مین جو لوگ زندے ہین سب ہی محبت کے بندے ہین صدہا مذاہب اور طریقہ بود و نیا میں

پیدا ہوئے ہین اونکے مخترع اور ہادی سب پیغمبر شیدا ہین ہر ایک مذہب اور ملت
کا انجام یہہ ہی کہ خوشی حاصل ہو ایسا کام کرین جس کے سبب خوشی واصل ہو جو لوگ طالب
جنت ہین وے میرے غلام بے منت ہین جو دوزخ سے ڈرتے ہین وے میرے
ہی وصل کی نیت کرتے ہین اگر وے لوگ میرے ملنے کی خواہش نہ کرتے دوزخ اور
عذاب اور عقاب سی ذرا بھی نہ ڈرتے ہر قوم مین جو صدہا فریق ہین اون کے اصول
میرے ہی ملنے کے طریق ہین عالم لوگون نے علم کو میری حصول کا ذریعہ بنایا ہے
دولتمندون نے دولت کا سہارا پایا ہے اہل ہنر اپنے ہنر سے مجھ تک پہونچتے ہین
ہزارہا تکالیف کا برداشت کرنا میرے ملنے کے واسطے اونے بات سمجھتے ہین جن لوگون
نے محبت حق کو اصل اپنے مذہب کی بنای ہی اونھون نے بھی بندی ہی کے ملنے کی ترکیب
سکھای ہے پر اس دنیا مین بندی کی ملاقات گاہے ماہے قسمت ورونکو ہوتی ہے
جو میری درگاہ سے محروم ہین اون کی قسمت کھوٹی ہے میرے رہنے کا مقام آسمان
ہے جو لوگ مجھ کو صرف دولت ہی کی سہیلی سمجھتے ہین وے بڑے نادان ہین مین
نہایت منصف مزاج ہون کہین کل کہین آج ہون تمام جہان کے بادشاہونسی لیکر گداؤن
تک ملاقات کرتی پہرتی ہون ہر ایک غریب اور توانگر پر یکسان نظر کرتی ہون یہہ جہان
جسمین تو رہتا ہے بیوی تکلیف کے جہیز مین دیا ہوا ہے یہانپر ہمیشہ متواتر ہمسی ملنا عنقا ہی
بیوی تکلیف اور اوسکا خاوند رنج اس دنیا پر مسلط ہین پر جسوقت جہانپر بندی آتی
آتی ہے وہان کے لوگونکے سب غم غلط ہین ایکدفعہ مبرا اور تکلیف کا اسباب پر

جھگڑا ہو چکا ہے اوسکا فیصلہ ملکہ جہان پناہ ظل اللہ تقدیر نے اسطور پر کیا ہو کہ خوشی جو کہ مصاحب ہماری ہے جب موقع ہو دنیا مین جاوے پر کسی سے دل نہ لگاوے نہین تو اوس کی قدر گھٹ جاوے گی پہر اتنی عزت نپاوے گی بی تکلیف کی حکومت مین زلل ہوگا ہمارے حلم سے رم مین خلل ہوگا چونکہ ہمکو یہہ منظور ہے کہ دنیا کے لوگ خوشی کا دم بہرتے رہین اسی لئے تکلیف کو اس دنیا کا حاکم کیا ہے تا کہ خوشی کو یاد کرتے رہین کیونکہ الاضداد تتبین بالاضداد مشہور ہے اس لئے بندی ہر روز کے ملنے سے معذور ہے پر جس کے تم طالب ہو اوس کی مین ایک کنیز ناچیز ہون مجھ جیسی صدہا لونڈیان اوس کی خدمت مین حاضر رہتی ہین آپکا کدہر خیال گیا ہو ہوش مین آؤ یہہ میلا پن بندی کو نہ دکہاؤ یہہ بات خوشی بیگم سے سنکر اپنی ملکہ تقدیر کی یاد مین بندہ نے یہہ شعر بنایا

مری جہان کے اپنی نظر مین خاک نہین — سوائے خون جگر سو جگر مین خاک نہین

اور بے اختیار یہہ غزل معروف زبان پر آئی خوشی بیگم کو مکرر سکر سنائی **غزل**

خرابی مین پڑا ہے سینے والا جیب و دامان کا
جو یہہ ٹانکا تو وہ اودہڑا جو یہہ اودہڑا تو وہ ٹانکا
بڑا سنتے تھے ہم روز قیامت اور روزون سے
قیامت ہی بڑا نکلا جو دیکھا روز ہجران کا
نہ سمجھ بہشت جاکے کاش نہ مین ... تو بہتر ہے

کہ حد کو پہنچا ہوا اوس پردہ نشین کے عشق پنہان کا
یہی ہے اب علاج اسکا کہ کوئی اسکو ہی دیوے
نظر آتا نہیں بن اسکے تھمنا چشم گریان کا
نہو دشمن کو بھی ہرگز گرفتاری دل یا رب
گرفتاری ہی ہوئی ہو تو ہو محبوس زندان کا

یہ اشعار سنکر خوشی بیگم بہت خوش ہوئین فرمایا کہ ملکہ تقدیر کے دربار مین
تم اپنی رسائی کرو اور جہانتک ہوسکے تدبیر سے صفائی کرو وہ ایکدن ضرور تمکو
تقدیر کی خدمتمین پہونچا دے گی خوش نصیبیان جہانسی تمکو ایک روز کرو کہلائی گی
اور میری ملاقات کے اطوار مختلف ہین اس کے سب لوگ معترف ہین اہل علم میرے
ملنے کا یہ طور ہے کہ تنہا بیٹھا ہوا تحقیق علمی مین غرق کسی مسئلہ کے حل کرنے مین مستغرق
ہو جب وہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے یا کوئی نئی کتاب بناتا ہے بندی فوراً وہان موجود ہے
پہر اوس کی ہمعصرون مین نمود ہے شاعر لوگ جب کوئی نیا مضمون باندہتے ہین
اوسوقت بندی کو پہچانتے ہین اہل ہنر جب کوئی نیا دقیقہ یا نیا آلہ ایجاد کرتے ہین
اہل دنیا کو شاد کرتے ہین مجسی ملکر ہزار ہا سنت اپنی جا پر دہرتے ہین پر جو لوگ
بے فکری سی معاش کرتے ہین اور اپنے آپ مختار ہین اور اون کے اپنے بس کے
سب کاروبار ہین اونسے زیادہ ملتی ہون مصیبت زدہ ونسے کم کہلتی ہون پر ایسی خوش
نصیب بہت کم ہین اکثر اہل دنیا مصیبت مارے بالم مین بندی کی نظر مین نظر مین بہت

دوست نہین سماتے بی تکلیف نے جتنے رفیق سیکڑے ہین اسقدر بندی
کو نہین بہاتے اگرچہ اہلدول سے بہی میری ملاقات ضرور ہی پر اونسے
ملاقات بے تکلف کرنے سے بندی مجبور ہے وجہ اس کی یہہ ہے کہ اون لوگونکے
نزدیک میری ملاقات کے کئی وسیلے فرضی ہین حالانکہ وے ذریعے میری خلاف
مرضی ہین چنانچہ بعض دولتمندون نے میری ملاقات کے لئے مےخواری سے
آشنائی کی ہے اونہون نے اپنی جانپر بہی مصیبت اوٹہائی اور بندی کو بھی تکلیف
دی ہے میخواری جو اون کے دربار کی مختار کہلاتی ہے وہ بڑی منہ پہٹ عورت
ہے جہوٹی باتونسے ہر ایک کو لبھاتی ہے اگرچہ وہ حضرت سکہ کی ایک باندی ناشاد
ہے پر بڑی نامراد ہے جسپر وہ غالب آجاتی ہے اوسکو اپنا بندہ بناتی ہے
پہلی بسم اللہ تو یہہ ہے کہ ہوش بہلاتی ہے پہر بری طرح اوس سے پیش آتی ہے
بڑی بڑی بیہودہ حرکات کراتی ہے آپ نیکو نپر ہنستی ہے عقلمندونکو اپنے یارونپر
ہنسواتی ہے وہ مجکو ہرگز نہین بہاتی ہے جنسے وہ بڑی محبت پیدا کرتی ہے اون کے
دماغ اور عصبات سست کر کے آخرکو مار دہرتی ہے دایم الخمر لوگ کہین نہین قدر پاتے
بہتیرون کے نعوذ بااللہ اسی سبب سے ہین سٹرجاتے یہی نصیحت تیرے حق مین سو کی
ایک ہے کہ اس قحبہ سی جسطرح ہو سکے بچنا ہی نیک ہے عقلمند وے ہین کہ غیرونکا
خراب حال دیکھ کر آپ اوس شی سے احتراز کرین اور جہانتک ہو سکے خلق کو اوس
سے ناراض کرین اگر میخواری بہت خوب ہوتی تو خلق کو وہ زیادہ موافق بھی

اونکو ہر وقت مرغوب ہوتی حالانکہ برخلاف اس کے ان ایام مین جبکہ انگلستان کے
عقلا نے امتحان کیا کہ میخواری نہایت خراب ہے اس لئے نصف رعایا سے زیادہ لوگونکو
اونکی صحبت سے آجکل اجتناب ہے اور جس قدر اہل علم طبیب یا حکیم ہین وے اس کے ملنے سے
احتراز کرتے ہین بلکہ میخوارونسے نہ ملکر اونکو خوب ناراض کرتے ہین اہل دول نے
جو طرح طرح کے نشے پئے ہین یہہ سچ ہے کہ اپنے نزدیک اونہون نے ہم تک پہنچنے کے
طریق ایجاد کئے ہین بہنگ گانجا چرس مدک افیون تاڑی وغیرہ تمام قسم کے نشے
سب میخواری کے خادم ہین پر بعد جاتے رہنے نشے کے ان کے پینے والے بہت دلمین
نادم ہین پس یہہ طریقے ملاقات کے مجکو نہین بہاتے مگر کئی طریق اہل دول کے واسطے
اور بھی ہین جو مجکو بھی نہایت خوش آتے وے یہہ ہین کہ اگلے زمانے مین جو دولتمندون نے
مدرسے بنائے ہین یا غریبونکو علم پڑہوائے ہین یا کوئے راہون پر مسافرون کے پانی
پینے کو کہدوائے ہین سرائین اون کے ارام پانے کو بنوائی ہین سڑکین خس و خاشاک جہاڑ
وغیرہ سے درست کرائی ہین بہت سے باغ بناکر ہبہ کر دئے ہین ہر ایک قسم کے درخت
لگاکر نئے نئے پہول اور بوٹے وہان لاکر دہر دئے ہین تاکہ ہر ایک شخص قدرت
خدا کی شناخت کرے حقایق نباتات کی دریافت کرے یا کوئی کتاب مفید بنائی ہے
جس سے خلق اللہ کو نیک راہ سجہائی ہے یا کوئی ایسا ہنر ایجاد کیا ہے کہ خلق خدا کو اوس سے
نہایت ہی شاد کیا ہے جبتک اس قسم کے دولتمند دنیا مین پہرتے چلتے رہے بندی
سے ہر روز ملتے رہے اور بعد اون کے مرنے کے ہر روز اونسے آسمانپر ملتی ہون

وے مجسے خوش رہتی ہین اونکو دیکھ کر کہلتی ہون وے ہی لوگ حضرت ملکہ کے
دربار سے کچھ کما کر لے گئے ہین اور اپنے وارثونکو خوشی وے گئے ہین اگر آپکو
میری ایک اور سہیلی دیکھنی منظور ہے تو وہ بھی کچھ نہین دور ہے اوسکو ساری
خلق گہورتی ہے اوسکا نام خوبصورتی ہے یہ دہنا کمرہ اوسکا ہے ایکجہان طالب
جسکا ہے آپ وہان کی بھی سیر کیجئے جلدی جائیے دیر نہ کیجئے ۞

دسوین سیر

خوبصورتی کا بیان شعرا کی تشابیہ

جنابعالی خوشی بیگم نے جبکہ دولت کو اپنی سہیلی نہ بنایا اور خوبصورتی کو اپنی
مصاحبہ بنایا تب بندہ بھی اوس کے دیکھنے کا مشتاق ہوا چونکہ یہہ جانتا تھا کہ
ملکہ تقدیر کے دربار مین اوسکو بھی بڑا رسوخ ہے اس لئے زیادہ اشتیاق ہوا
میان فہیمان چپار گئے اونکو رحمان اوس وقت آموجود ہوئے فرمانے لگے
کہ اے مہربان اس سامنے کے کمرے مین خوبصورتی کی نشست گاہ ایک بڑا سا ہے
دالان مگر تم پہلے اگر اوس کی حقیقت جان لوگے تو پھر خوبصورتی ہر جگہ پہچان
لوگے مینے عرض کی کہ آپ اوس کی بابت فرماوین خوبصورتی کیا شے ہے وہ بندہ
کو سمجہاوین اونہون نے فرمایا کہ خوبصورتی اوس تناسب کا نام ہے دل کا خوش
کرنا جسکا کام ہے خوبصورتی [illegible] خوشی [illegible] کا فخر کم ہے

خوبصورتی ایک کمال ہے لوگون کے زبان زد ان جمیل یحب الجمال ہے اوسکی خدمتگار آراستگی و پیراستگی اور نفاست ہیر اور وہ بجاے خود ایک لطافت ہے آراستگی کا کام یہہ ہے کہ او سکا بناؤ کرتی ہے جو شئے زاید اوس کے سنگار کو چاہیے اوس کے پاس لادہرتی ہے پیراستگی بیفایدہ اشیا کو گہٹاتی ہے ہر ایک سنگار کو موقع سے بٹھاتی ہے غرضیکہ خوبصورتی کا جوبن بڑہاتی ہے نفاست اوس کے رنگ وروپ کی کدورت دور ہوتی ہے دیکھنے والون کے دلون مین تخم محبت بوتی ہے محبت جو مدار امور دنیا ہے خوبصورتی پر بصد جان شیدا ہے جیسکی مدح مین میر یہہ کہتا ہے

محبت نے ظلمت سی کاڑہا ہی نور	نہوتی محبت نہوتا ظہور
محبت مسبب محبت سبب	محبت سی ہوتا ہے کار عجب
محبت ہی اس کارخانہ مین ہے	محبت سی سب کچھ زمانہ مین ہے
محبت سی ہے انتظام جہان	محبت سی گردش مین ہے آسمان
محبت سی لے تحت سی تا بفوق	زمین آسمان سب ہین لبریز شوق
محبت سی بارونکے ہین رنگ زرد	دلو نمین محبت سی اوٹھتا ہی درد
گیا قیس ناشاد اس عشق مین	گئی جان فرہاد اس عشق مین
ہوئی اس سے شیرین کی حالت تباہ	کیا اس سے لیلی نے خیمہ سیاہ
سنا ہی گا [illegible]	[illegible] سے ہوا

جو عذرا یہ گذرا سو مشہور ہے
وسن کا بھی احوال مذکور ہے

ہی اسکی ہر جا حکایت سنی
کھی شنکر کا ہی شکایت سنی

کوئی شہر ایسا نہ دیکھا کہ وہان
نہوا اس سے آشوب محشر عیان

پس ہر ایک قوم کے نزدیک خوبصورتی کی شرایط مختلف ہین چنانچہ صباحت سبکو
پسند ہے ملاحت کا صرف عرب اور ہندوستان خواہشمند ہے کلان چشم
نازک بدن سیاہ مو مردمک سیاہ نازک کمر قد میانہ جبیح اور کتابی چہرہ
سرخ رخسار لال ہونٹ خورد دہان ان سبکے اجتماع کو ایشیا کے لوگ خوبصورتی
کہتے ہین یوروپ والے بھی اون کے متفق ہین پر بعضے اونمین سے نیلی آنکھ
بھورے بال زیادہ پسند کرتے ہین خوبصورتی وہ شے ہے کہ ہر ایک کو بھاتی
ہے خوبصورت آدمی کو عزیز کردکہاتی ہے ایشیا کے شاعر کمر کو بال سے گردنکو
صراحی سے رفتار کو کبک سے عاشق کو بلبل پروانہ سے معشوق کو گل اور اوس کے
قد کو سرو سے آنکھ کو ہرن کی آنکھ سے بالعموم تشبیہ دیتے ہین فارسی اور ترکی
اور عربی کے شاعر بھی اوس سے متفق ہین ہندی شاعر کنول کے پھول سے اور ہرن
اور چکور سے معشوق کو اور بلبل ہزار داستان اور پروانہ سے عاشق کو تشبیہ
دیتے ہین اگر خوبصورتی دنیا مین نہوتی تو کوئی شخص قصہ و کہانی نہ لکھتا نہ کبھی کوئی
قصہ ... ہوتا ہے اوسکو

عشق کہتے ہین جس کو یہ بیماری نہایت درجہ افراط پر ہو جاتی ہی وہ مجنون کہلاتا ہی
دنیا کے کام سی جاتا رہتا ہے خوبصورت آدمی کی اوسی وقت تک قدر ہے جبتک
کہ وہ اوڑہے ہوئے بے گناہی کی چادر ہے جب گناہ کا دہبہ اوس نے اپنے
دامن پر لگایا اوسی وقت اپنے تئین بے عزت بنایا سبکی نظرون سے گرایا
پہر کسی کو نہین بہاتا بدراہ اور خراب پہر اوس کا نام ہے پڑجاتا پارسائی اور
عفت خوبصورتی کو شاندار بناتی ہے بڑے درجہ پر پہنچاتی ہے خلق مین اوس کی
عزت کروکہاتی ہے قوت بہیمی اور نفس سبعی اوس کے دشمن ہین جو خوبصورت ہوکر
گناہ سے ملوث ہوتا ہی وہ برباد کن گلشن حسن ہی بدون نفاست کے بھی خوبصورتی ایسی
ہے جیسا ہیرا مٹی مین دفن ہے حیا اوس کی گلزار سدا بہار کا باغبان ہے جہان یہ
سب جمع ہو جاوین وہان پر قدرت حق نمایان ہے بے گناہی اور حیا خوبصورتی کی شان
ہے جبتک کہ یہ وصف اوس مین ہے اوسکا مداح سارا جہان ہے نفیس اور پاک
آدمی مور د فضل رحمان ہی گندہ اور چرک آلودہ آدمی معتوب فیضان ہے آدمی کو چاہئی
کہ اپنے تئین پاک اور لطیف رکھے حتے المقدور صاف اور نظیف رکہے سرد اقالیم مین
خوبصورتی خانم کا اکثر ڈیرا ہے وہان کے باشندونکو اس شہزادی کی حکومت نے
گہیرا ہے آیشیا مین کشمیر جارجیہ سرکیشیا کے باشندون کی نمود ہے اون کی
صباحت اور سب ممالک ایشیا پر افزود ہے ترکون کی آنکھ کی تعریف ہی ایرانیون کی
نفاست کی توصیف ہی ہندوستان مین نمک پر مرتے ہین وے لوگ سبزہ رنگ کو پسند

کرتے ہین صائب کہتا ہے **بیت**

یک سبزہ بے نمک نبود در تمام ہند	گویا کہ ہند را بنمک آبداوہ اند

اسی رنگ کو گندگون کہتے ہین حبس کی تعریف شاعر یون کرتے ہین **اشعار**

یار گندم گون شیخ بی گذشت درس عقل و ہوش	خرمنم را سوخت این گندم نمای جو فروش
بہر گندم از بہشت آدم اگر بیرون فتاد	دیدہ ما در بہشت از روی گندم گون فتاد

یہ باتین سنکر میری طبیعت بھی پھڑک گئی ملکہ تقدیر کی محبت کی آگ بھڑک گئی
مینے عرض کی کہ میان فیضان بندہ کا وطن ہے ہندوستان اگر آپ غور سے سنین
تو ملکہ تقدیر کا سراپا معہ تشابیہ شاعرانہ ہند کے آپکو سناؤن ہندوستان کے لوگ
خوبصورتی مین جو جو بات پسند کرتے ہین شعرون مین آپکو بتاؤن فرمایا بہت بہتر
اس سے کیا خوشتر بندہ نے یہ اشعار اثر دار اپنی محبوبہ کے شان مین پڑھے **اشعار**

مینے تصویر تیری کھینچی ہے	تو بھی آ دیکھ کیسی اچھی ہے
بت پرستون کے بھی ہی حق بطرف	جبکہ صورت تکو یون دیا ہو شرف
آنکھین دیدار کو ترستی ہین	رات دن ایکسی برستی ہین

بال

سر کے بالون کی گھن بیان کرون	یا کہ اونکی پھبن بیان کرون
کوئی اوسے نہین ہے اور شبیہ	سخت سے اپنی دون تو دون تشبیہ
نہین ہے بال نمکو ان تیرے	ہین یہ سخت واژگون میرے

جسگھڑی اُسکے منھ پہ کھلتے ہین
رات و دن دونو وقت ملتے ہین

جسقدر شانہ اونکو سلجھاوے
اوسقدر ہی دلونکو اولجھاوے

کیا کہون کیسی لمبی چوٹی ہے
شب یلدا بہی جس سے چھوٹی ہے

کوئی جیتے ہین وس کے مارے ہوئے
سانپ کالا ہے کنڈلی مارے ہوئے

زلف

جسگھڑی زلف کا بندہی ہے خیال
آپڑے ہے کچھ اور ہی جنجال

یاد اوس کی جو مار جاتی ہے
سانپ کاٹے کی لہر آتی ہے

کیا بخوبی کہا ہے یہ واللہ
لطف اسکا تک ایک کیجو نگاہ

قصۂ زلف یار کیا کہیئے
ہے دراز اور عمر ہے کوتاہ

پیشانی

واہ رے تیری سادہ پیشانی
آینہ سے کشادہ پیشانی

چین ڈالے جو اوسمین غصہ ناز
پھر تو ہوتی ہے اور ہی پرداز

ایسی پیدا کرے ہے رنگ جھلک
جیسی کندن پہ خوشنما ہو ڈلک

ابرو

تیغ ابرو کا جب مین لون ہون نام
کام اپنا تو ہو چکے ہے تمام

گر تیرے ابروؤنکو کہئی کمان
کشش دل کمان مین یہ کہان

کونسی تیغ ہے کہ ہوگی علم
انکی خم چم کے آگے مارے دم

چشم

چشم کو دیکھ نرگس شہلا شرم کے مارے سر کو وہی جھکا

باتین انمین جو ہین سو ہین کسمین نہ ممولے مین ہین نہ نرگس مین

کسی نافہم نے جو انکے تئین دی تھی بادام سے مثال کہین

اوسکو تب اپنی آپڑے لالے پوسٹ چہید چہید کر ڈالے

تو بھی کب اوسکو خوف چھوڑے ہے اور پتھر و نستی آنکھین پھوڑے ہے

جس طرف یہہ نگاہین اڑتی ہین برچھیان ہین کہ دلمین گڑتی ہین

ڈورے سرخی کے ایسے چھوٹے ہین تارے جون آسمان سی ٹوٹے ہین

روشنی بخش دیدہ ہے یہہ سواد یہہ پہین صرف ہے خدا کی داد

خون عالم کرے ہے نوش یہی ہے وہ کافر سیاہ پوش یہی

پلک

ہینگین پلکین وہ تیز کافر کیش مار چھلنی کرین ہین صد دل ریش

آشنا جو مژہ کا ہوتا ہے اپنے حق مین وہ کانٹے بوتا ہے

جس طرف کو یہہ رخ پلٹتی ہین پھر صفون کی صفین اولٹتی ہین

کبھی سرمہ اگر لگالین ہین زہر آلودہ پھر تو بہالین ہین

ناک

ناک تیری عجب سجیلی ہے پتلی اور اونچی اور نکیلی ہے

ہوتی ایسی تیری بہڑکتی ہین
جانور وحشی جون بہڑکتی ہین

رخسارہ

تیری گالون کی کیا کرون تعریف
اونمین جسطرحکی صفائی ہے
کوئی اونکا نہوسکا ثانی
رنگ عارض نہین یہ چمکے ہے

روی گل جنکے آگے ہووے خفیف
آئینہ نے کہان وہ پائی ہے
داغ ہے گل اور آئینہ پانی
آفتاب آئینہ مین چمکے ہے

لب

یاد کرکے تیرے لب گلگون
یاد آتے ہین جب لب میگون
لعل مین بہی کہان ہے آب و رنگ
رنگ یاقوت نے اگر پایا

دیدۂ اشکبار ہین پرخون
خون دل پیکے مست ہوتا ہون
ہو سکے اون لبونسے جو ہمسنگ
لب و لہجہ وے کدہر پایا

گو کہ یاقوت آب و رنگ دکہای
ہے وہ ہانتو اسقدر ہی تنگ
ہے دہن ایک نقطۂ موہوم
کب دہن مین تیرے سمای سخن

پر تر و تازہ کی کہانسے لاے
بات نکلے ہے جس سے کرکے درنگ
ہو سکے ہے دلیل سے مفہوم
نہین تیرے دہن مین جاے سخن

دانت

دانت وہ کچھ بلا قیامت ہین
کیا کہون تجھسے کیا قیامت ہین

مسکراتے ہی ٹک جو کہین جاوین
یون تو کہنے کو جیسے موتی ہین
گوہزار آبدار موتی ہے

بجلی سی ہر طرف ہی چمکا دین
باتین موتی ہین کب یہہ موتی ہین
یہہ صفا کو ہی او سمین ہوتی ہے

ذقن

کیا غضب ماہ پارہ ٹھوڑی ہے
یاد آتا ہے جب وہ چاہ ذقن

خوبی اوسکی جو کہیے تھوڑی ہے
جی میرا ڈوب جاے ہے فورا

گردن

جب خیال آبند ہے ہے گردنکا
شمع ہوا اپنی انکہ مین رسوا

یہان ڈہلک جاے ہے میرا منکا
دیکھے ڈورا جو تیری گردنکا

حنا

ہاتہہ مہندی سلے تیرے خونریز
ہاتہہ سے دل لئے ہی لیتے ہین

قتل میری کی ہی یہہ دستاویز
پاؤن پڑ پڑ لوگ جان دیتے ہین

قد

آہ کیا قہر قد و قامت ہے
رشک طوبائے عالم بالا
ایک تو قد بلند و بالا ہے
پہنچے نالہ جو آسمان تلک

کوئی قامت ہی یا قیامت ہی
کھینچے وہان تنک نہ ہمت والا
ناز نے تسپہ سر نکالا ہے
نہین پہنچے ہے تیرے کان تلک

کیا کہون تیرے قد کی رعنائی
سرو مین تیری چال ڈھال کہان
باغ مین سرو ایک دار سا ہے
کبک جو یہان تہا ایک تیر سا

سرو نے خوبی یہہ کہان پائی
کبک مین یہہ پہبن جال کہان
تیرے آگے یہہ چوبدار سا ہے
چہپا پہرتا ہے جنگلی تیر سا

کمر

لکھی جاتی نہین کمر کی لچک
تیغ کیا بجلی ہے کہ کوندے ہے
جسکدہی جسکے دہیان پڑتی ہے

ہائی چیتے نے کب یہہ ایسی لپک
کوندنے مین دلونکو روندی ہے
جی پہ بجلی سی آن پڑتی ہے

کف پا

جب کف پا آبند ہے ہے خیال
کف پا یہہ نہین ہے مہندی لگی

جان و دل ہو چکے ہین سب پامال
پہنیے ڈالین ہین دلکو پانون ملے

جب یہہ سراپا تمام کیا میان فیضان نے سلام کیا کہ بغل مین لڑکا شہر مین ڈہنڈورا یہہ سراپا کیا بیان خوبصورتی کے لئے ہے تہوڑا اگر تم خوبصورتی کو نہ جانتے تو ملکہ کی محبت مین کیون خاک چہانتے اب دربار ملکہ مین خوب پہرتے ہو ہر ایک جگہ کی سیر کرتے ہو بیوی تدبیر سے اپنی خستگی اور پریشانی دشت نوردی اور بادیہ پیمائی اور حیرانی بیان کرو شاید اوسکو رحم آوے اور گوئی تدبیر پہر ملکہ کے سور و عنایت ہونے کی تباوے بندہ اوسیوقت بیوی تدبیر کی خدمت مین آیا

چونکہ وہ لسے صاف نہ تہی بہت مین بولا یا پوچھا کہ کیا حال ہے اب کیا گزرتی ہے دلکا کیا احوال ہے مینے اپنا حال پر ملال ان اشعار اثر دار مین سنایا

اشعار

دلکو بس اتنو مہربان کرو
بس زیادہ نہ امتحان کرو

کیا دہراؤن مین اپنے غم کی بات
رہ گئی ہے کوئی ہی دم کی بات

مجہمین باقی جواب کوئی دم ہے
کچھ دم تیغ سے نہین کم ہے

ہوچکا ہے وگرنہ کام تمام
نہین اب عرصۂ پیام وسلام

اندنون مجسے کچھ نہ کی تونے
بہول کربہی خبر نہ لی تونے

کچھ نہ تدبیر ہوسکی کی پہر
بیٹہی حسرت سے مونہ تکنے کی پہر

یہانتلک تومین احتراز کیا
سب یہ ظاہر نہفتہ راز کیا

عقل ہوش وحواس کچھ نرہا
او نہین سے اپنے پاس کچھ نرہا

مین کہان اور اب حواس کہان
عقل وتدبیر میرے پاس کہان

آہ مرتاہون کچھ علاج کرو
کل جو کرنا ہے سو وہ آج کرو

یہہ سنکر فرمایا کہ سنو جی اب مجسے کچھ نہین ہوسکتا تقدیر کا دل تسی نہین منا مین تیری حقیقت کسطرح اوسکو سناؤن ایکدفعہ براکہکر کیونکر بہلانا فانی تونے میرا کہنا پہلے ہی نہ مانا اوس محل مین تجکو ہرگز نہ نہا جانا مین اسکا علاج کیا بتاؤن تعریف کرنے کو اب کہانسے مونہ لاؤن ابتو یہہ کام بگڑ گیا

مجھے اب نہین سنوارتا تو نے کیا نہین سنا جو ایک شاعر نے کہا ہے

چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو　　　سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

اپنا تو یہی صاف جواب ہے بس زیادہ نہ کچھ گفتگو ہے اور نہ اب تجسے کچھ خطاب ہے ہان تیری
اس خستہ حالی پر رحم کہاتی ہون تب ایک پھر تدبیر بتاتی ہون اگر تم ایسے ہی طالب تقدیر
ہو اور لکیر کے فقیر ہو تو ملک خدا تنگ نیست پای مرا لنگ نیست اسی حیرانی مین کسیطرف
وطن چھوڑ کر نکل جا شاید کہین چلتے پھرتے تجکو عقل ملجا تو وہ کوتوال جہان ہے اوس کے
بسمین یہہ سب زمین وزمان ہے اوس کے سامنے سب قصہ بیان کرنا ساری حقیقت
جو گزری ہے کھول دھرنا شاید اوسکو رحم آوے اور بادشاہ تک تیرا حال پہونچاوے
اور وہان سے حکم ہو جاوے تو پھر ملکہ تقدیر کو پاوے بس اوسی دنسے بندہ بحال پریشان
سراسیمہ اور حیران جنگل جنگل خاک چھانتا تقدیر کو مانتا اپنی ملکہ کی تلاش مین حضور تک آن پہنچا ہون
اب صرف حضور ہی کا آسرا ہے اگر میرے مطلوب تک مجکو پہنچاؤ تو دنیا اور عقبی مین اسکا اجر عظیم پاؤ

بقول میر

رفتہ رفتہ ہوا ہون سودائی	دور پہنچی ہے میری رسوائی
سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد	ایک مین خون گرفتہ سو جلاد
کوئی مشفق نہین جو ہووے شفیق	بیکسی مین نہین ہے کوئی رفیق

اور یہہ ماجرا ہوا مشہور
شور رسوائیونکا پہنچا دور

یہہ حال سنکر عقل کے دلمین جوش ہوا طالب تقدیر خاموش ہوا ٭

گیارہوین سیر

بادشاہی دربار مین عقل کا جانا دلیل معقول کا لانا بلکہ تقدیر سے پھر ملوانا

چترائی نے عقل کیخدمت مین عرض کی کہ کیون خیاب بندی نے کسطرح اسکا راز کہلوایا اور سب حال اوسکا آپکو سنوایا آپکو مناسب ہے کہ اسکی کچھ فکر کیجئے اسکی جان ناشاد کو خوش کر کے ثواب اسکا لیجئے کسیطرح اسکو بھی اُسکے مطلوب سے ملا دیجئے عقل نے یہہ بات سن اور زحم کہا پہلے کچھہ سوچکر جوش مین آیا دربار شاہی مین جا وزیر اعظم حکم اللہ کیخدمتمین سب حال وسن بقرار سیماب وار کا ستایا اور یہہ بھی جتایا کہ آدمی تو لیق ہے سب کام مین ہوشیار واقف امور دربار ہی پر تدبیر کے بگر جانے سے لاچار ہے وہ تو بے تقصیر ہے صرف اوسکی دشمن تیری تدبیر ہے تدبیر نے اوسکو ایسا ستایا ہی کہ بادشاہ کی دوہائی دیتا ہوا یہانتک آیا ہی جان کھو نیکو تیار ہی پر اپنے مطلوبکا مشتاق دیدار ہے مینے فرض کیا کہ اگر وہ اسی رنج مفارقت مین مرجاویگا تو بلکہ تقدیر کا کیا نقصان کر جاویگا پر بادشاہونکا دستور قدیم ہے کہ اونکا لطف سارے جہانپر عمیم ہے خصوصاً کسی اہلعلم اور امیر کو اتنا نہین ستاتے اوسکا دم اتنا ناک مین نہین لاتے خفا بھی ہوتے ہین دشمن جان نہین ہو جاتے کیونکہ یہہ لوگ بعد مدت کے تیار ہوتے ہین بری عمر خرچ ہوتی ہی تب مستعد کار ہوتے ہین بلکہ کیخدمتمین وسن جیسے بہت خدمتگار ہونگے اور اپنے کار مین ہوشیار ہونگے ادسکو بھی اپنا خادم سمجھین اتنا رنج اوسکی جانپر نہ دہرین جبکہ ہزار عشاق تقدیر کے دنیا مین بخوشی بستے ہین اسکی کیا قسمت بد ہے کہ اسپر لوگ ہنستے ہین ایسے لوگونسے دنیا مین فایدہ ہوتا ہے کچھہ نہ کچھ نفع عوام الناس کو ہوہی رہتا ہی اگر جیتا ہا

تو ملکہ کی تعزیہ مین کتابین ہی بنایا کریگا قصہ اور کہانیان ہی بناکر سنایا کریگا اس بیچارہ نے کیا بگاڑا
ہے کہ اسکو جانسی مارا ہی اگر اوسکا واقعی کچھ قصور ہی تو بندی مجبور ہے اگر وہ بے قصور ہے تو بیشک
تدبیر کا فتور ہی انصاف سی بہہ بعید ہے اسکی رام کہانی نہ گفت ہی نہ شنید ہے بی تقدیر سی اسکی سفارش
کرو کہ اسکا قصور معاف کرین اور اپنی ہاتھہ سی اسکا انصاف کرین وزیر باتدبیر نے ملکہ تقدیر کے پاس
جاکر سارا حال وس مصیبت زدہ کا سناکر روبرو اپنے اوسکو دربار مین بلوایا ملکہ تقدیر سی ملاپ کروایا
ملکہ نے پہر اوسکو سرافراز خلق اسد مین ممتاز کیا جسطرح طالب تقدیر کو تقدیر ملی اور کلی اوسکی مراد کی
کہلی خدا کرے اسیطرح مرادمندون کی مراد ملے غنچہ مراد سبکا کہلے + آمین آمین آمین

تاریخ ختم کی

تاریخ ختم کی جو مصنف نے غور کی	ہاتف نے کیا بتائی یہہ تدبیر دیکہنا
پنڈت کو کہ بیٹھ کے مصروف ہو بدل	اقبال مین ہیرا خط تقدیر دیکہنا

۱۲۹۴

قطعہ تاریخ ختم تصنیف از نتائج طبع پنڈت شنو ناتھہ خلف الصدق دیوان پنڈت شنکر ناتھہ صاحب اس سی سنہ ہجری اور عیسوی دونو برامد ہوتے ہین +

۸	حضرت مولوی کریم الدین	۲	بہر تفریح خاطر اصحاب
۶۰۰	خوب لکہا ہے تمنے یہہ قصہ	۳	جسکے پڑہنے سے خوش ہوئی احباب
۱	اسکی تاریخ ہجری یہہ ہے	۶۰	ہر مصرعہ سے آپ کیجیے حساب
۴	دوسری منتظر نے یون لکہی	۱۰	خط تقدیر کیا عجیب کتاب

قطعہ تاریخ از طبع شمس الدین المتخلص بشمس لاہوری

عجایب گرمیست نیکو نهاد
که تدبیر و تقدیر را داد فال

مسماش باخط تقدیر کرد
هزار آفرین بر چنین نیک فال

پئے عیسوی سال او مشفقی
بمن داد فرمان و کردم خیال

دلم گفت شمسا مکن فکر و گو
باحسنت و زه خط تقدیر سال

سنه ۶۲ ء

ولہ

چونکہ تالیف باطرز جدید
خط تقدیر از کریم نکتہ سنج

داد خوش مضمون عجب ابزار وان
آفرین باد وش که زینسان پرورنج

گفت عقلم شمس اگر خواهی سنین
از خط تقدیر افگن چهل و پنج

تمام شد

